

حَسْبُنَا اللَّهُ وَفَعَلَ الْوَكِيلُ

مَالِکُ مُنْهَ قَارِی

مُصَنَّف: حضرت مولانا قاضی شمس الدین پانی پتی رحمہ اللہ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

حاشیہ: قاضی سجاد حسین

مکتب رحمانیہ

اقراسنہ غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

مالا بد مرز قاری مترجم

مصنف: مولانا قاضی شمس الدین پانی پتی رحمہ اللہ

مترجم: مفتی کھیل الرحمن نشاط عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

حاشیہ: قاضی سجاد حسین

مکتب رحمانیہ

اقراسٹر، غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الایمان

حمد و ستائش مراد لئے راست کہ بذات مقدس خود موجود است و اشیاہ بایجاد او تعالیٰ موجود

سادہ تریف اللہ تعالیٰ کے لئے کہ جس کی مقدس ذات خود موجود اور بجزئی اس کی تخلیق سے وجود میں

اندو در وجود و بقا بوسے محتاج اند و بے ہیچ چیز محتاج نیست یگانہ است ہم در ذات ہم در صفات ہم در

افعال ہیں یہ بجزئی وجود اور بقا میں اسکی محتاج ہیں اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں اپنی ذات و صفات و افعال میں

افعال ہیچ کس را در ہیچ امر باو کے شرکت نیست نہ وجود و حیات او ہم جس وجود و حیات اشیاہ

منفرد ہے کوئی شخص اس کے ساتھ کسی امر میں شریک نہیں اس کا وجود اور حیات اشیاہ کے وجود جیسا

است و نہ علم او مشابہ علم شاں و نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و

قدرت نہیں اور نہ اس کا علم ان کے علم کے مشابہہ اور نہ اس کا سنا و دیکھنا، ارادہ و قدرت اور کلام مخلوقات کے کلام قدرت ارادہ

قدرت و کلام مخلوقات و مجانس و مشارک غیر از مشارکت اسمی ہیچ مجانست و مشارکت

اور مصنفے، دیکھنے کے مانند سوائے نام کی مشارکت و مجانست کے مثلاً مخلوق کا کلام اور اللہ کا کلام تو

نہ ارد و صفات و افعال او تعالیٰ ہم در رنگ ذات او سبحانہ بے چون و

یہ صرف لفظی مشارکت ہوتی ہے اور کسی طرح کی مجانست و مشارکت نہیں اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور افعال میں

فاصلہ ملا بہ مذہب میں وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ چونکہ اس کتاب کے ساری پرسلان کیلئے جانے ضروری ہیں اس لئے مصنف نے اس کتاب کا نام یہ رکھا ہے۔

کہ کتب ہو یا نہ مصنف نے ایمان کی بحث سے کتاب کو اس لیے شروع کیا کہ یہ کہ ایمان کے بدون کوئی عبادت معتبر نہیں ہے۔ خود موجود است، یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی نے

نہیں پیدا کیا ہے۔ اشیاہ یعنی اللہ کے علاوہ تمام موجودات کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

مے محتاج نیست۔ ورنہ اللہ کی ذات ناقص ٹھہرے گی۔ یگانہ۔ یعنی اللہ کی ذات و صفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں ہے۔ ہیچ کس سے اس کی تفسیر کی

ہم نہ وجود۔ اللہ تعالیٰ کا وجود وحیت ذاتی ہے۔ و کلم۔ اللہ تعالیٰ کی خود ذات علم کا ذریعہ ہے۔ حکمت کو کلم جب حال ہوتا ہے جب کہ معلوم کی صورت یا خود معلوم صاف ہو۔

سے کما و بصر۔ اللہ کے لیے بھی سمع و بصر ہے لیکن اس کی سمع و بصر مخلوق کی سمع و بصر جیسی نہیں ہے۔

کے قیاد۔ یعنی لفظ و دونوں جگہ یکساں ہیں لیکن معنی بدلے ہوئے ہیں۔

بے چگون است مثلاً صفة العلم مر اورا سجانہ صفتہ است قدیم و

اپنی پاک ذات کی طرح الگ (اور کوئی اس کا شریک نہیں) جیسے صفت علم یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم راہی و جبرانی صفت

انکشافی است بسیط کہ معلومات ازل و ابد باحوال متناسبہ و متضادہ

اور بسیط انکشاف ہے کہ ازل و ابد کی متناسب اور متناسبہ کلی اور جزئی

کلیہ و جزئیہ باوقات مخصوصہ ہر کدام در آن واحد دانستہ است کہ زید در فلاں

احوال کے مخصوص اوقات میں ہر شخص کے ساتھ ہونے کا ایک وقت علم ہے وہ یہ جانتا ہے کہ زید فلاں

وقت زندہ است و در فلاں وقت مُردہ و لہذا و ہمچنین کلام ادیک کلام بسیط

وقت تک بقید حیات ہے گا اور فلاں وقت مر جائے گا وغیرہ اور اس طرح اس کا کلام بسیط کلام (حروف و آواز سے نہ بننے والا)

است کہ تمام کتب منزله تفصیل اوست و خلق و تکوین صفتہ است مختص بُوے

ہے کہ ساری نازل شدہ کتب میں اس کی تفصیل ہیں پسہاکن اور وجود میں لانا خاص اللہ کی صفت

تعالیٰ، ممکن چہ باشد کہ ممکن را پیدامی تواند کرد ممکنات بہ تمامہا چہ جوہر و

ہے ممکن کے بس کی یہ بات نہیں کہ کسی دوسرے ممکن کو پیدا کرے کل ممکنات جوہر و عرض اور وہ امور جو

چہ عرض و چہ افعال اختیار یہ بندگاں ہمہ مخلوق او تعالیٰ اند اسباب و وسائل

بندہ اپنے اختیار سے کرتا ہے ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اپنے کار و خلق کو اسباب و

را روپوش فعل خود ساختہ است بلکہ دلیل بر ثبوت فعل خود کردہ چنانچہ

ذراغ کہہ رہی ہو شہدہ کر دیا ہے بلکہ اپنے فعل کے ثبوت کی دلیل بنا دیا چنانچہ

عقلار از حرکت جمادات بہ محرک پئے می برند و می دانند کہ ایں حرکت فراخ و حال

عقلار جمادات کی حرکت سے حرکت دینے والی ذات کو پہنچ جاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان جمادات کی حرکت بذاتہ

ایں جماد نیست چہ ایں را فاعلے است و رائے او ہمچنین آں عقلار کہ بصیرت شاں

نہیں بلکہ انہیں اپنی مرضی کے مطابق کوئی حرکت دینے والی ذات ہے اسی طرح وہ عقلار جن کی بصیرت شریعت کے

لے مثلاً۔ یہاں سے اللہ کی صفات میں شرکت نہ ہونے کا بیان شروع کیا ہے۔ ازل و ابد یعنی اللہ کی معلومات ماضی اور مستقبل میں ختم نہ ہونے والی ہیں۔

لے آن واحد۔ ایک وقت۔ کلام بسیط یعنی اللہ کا کلام حروف و آواز سے مل کر نہیں بنا ہے۔ کتب منزله۔ جیسے توریت، انجیل، زبور، قرآن وغیرہ خلق و تکوین۔ پیدا کرنا اور بنانا۔ جوہر۔ جیسے جسم۔ عرض۔ جیسے رنگ وغیرہ۔

لے افعال اختیار یہ۔ وہ کام جو بندہ اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتا ہے۔ جیسے کھانا پینا، چلنا پھرنا، یہ بھی خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ محرک حرکت دینے والا۔ چٹے براغ۔ فراخ و ہزاروار۔ جماد۔ پتھر۔

بجمل شریعت مکمل شدہ میدانند کہ ممکن پیدا کردن ممکن دیگر گو فعلی باشد از

ساختہ میں مکمل ہو جانتے ہیں کہ ممکن کا ممکن کو پیدا کرنا چاہیے وہ افعال میں سے کون کونساں ہیں ؟

افعال یا عرضہ باشد از اعراض نمی تواند کرد آری ایں قدر فرق در افعال اختیار یہ

اعراض میں سے کون کونساں عرض ہو ممکن نہیں ہاں اس طرح کا فرق اختیار یہی افعال

و حرکت جمادات متحقق است و ایمان بدای واجب کہ حق تعالیٰ بندگان را صورت

اور جمادات کی حرکت میں ثابت ہے اس پر ایمان ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو

قدرت و ارادہ دادہ است و عادۃ اللہ بدای جاری است کہ ہر گاہ بندہ قصد فعلی

قدرت اور ارادہ کی شکل میں فرمائی اور عادۃ اللہ یہ ہے کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے

کند حق تعالیٰ آں فعل را پیدا کند و بہ وجود آرد و بنا بر ہمیں صورت ارادہ و قدرت بندہ

اللہ تعالیٰ اس فعل کو پیدا کر دیتے اور وجود میں لے آتے ہیں اور اسی ارادہ و قدرت کی شکل

را کاسب گویند و مذم و ثواب و عذاب برآں مترتب است انکار فرق در میان

عطا ہونے کے باعث بندہ کاسب اور اپنے ارادہ و اختیار سے کام کرنا کہلاتا ہے اور تعزیت و ثواب اور عذاب و ثواب اس مرتب

حرکت جماد و حرکت حیوان کفر است و خلاف شرع و خلاف

ہوتا ہے حیوان و جمادات کی حرکت میں انکار کفر اور خلاف شریعت ہے اور عقل کے

بہایت عقل و غیر خدا را خالق چیزے از اشیا دانستن ہم

خلاف ہونا ظاہر ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اشیاء میں سے کسی نے خالق جاننا بھی

کفر است لهذا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قدریہ را مجوس امت

کفر ہے لهذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ قدریہ کو مجوسی امت میں آگئی رست

گفتہ و او تعالیٰ در ہیچ چیز حلول نہ کند و چیزے در وے تعالیٰ حال نہ بود

فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی چیز اس میں حلول کر سکتی ہے

و او تعالیٰ محیط اشیا است با حاطۃ ذاتی

لے کسی ہر شے اللہ تعالیٰ احاطہ ذاتی سے ہر چیز کو محیط ہوتے ہے

یہ حقائق ممکن کسی اور کے انہیں کر سکتا کہ حرکت جمادات یعنی حرکت اعضا و اعضاء ۔ انسان میں حقیقی قدرت نہیں ہے ۔ وہ نہ ہر انسان جس وقت

چاہے کرے وہاں کھڑا ہوتا ہے ایک بات کرنا چاہتے ہیں اور نہیں کر پاتے یا انہیں انسان بہت سے کام اپنے ارادے سے کرے اور وہاں کہ جسکی حرکت کی طرف نہیں ہیں اس کا سہ

ہر کو انسان کے ارادے کے ہوا افعال و محسوسات سے اس لیے انسان کو ان افعال کا کرنا لازمی سمجھا جاتا ہے کفر است ۔ چونکہ اس محسوس قدرت الہی کا انکار لازم آتا ہے جو حیوان میں

پیدا کی گئی ہے نہ قدرت ۔ مترادف فرقہ جو اس بات کا قائل ہے کہ انسان اپنے کار بد میں عقل قدرت کا ملک ہے اور انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے چونکہ اس فرقے نے دو

خلاف ہیں لیے ایک خدا ایک خدا و انسان ۔ ایسے اس کو انہیں پرستوں کے تشبیہ دی گئی ہے جو زندان اور اہرمن دو مخالفوں کے قائل ہیں نہ مل نہ کند ۔ لہذا ان کو کفر کا عقیدہ

باطل ہے جو خدا کو کسی بشر کی طرح تسلیم کرتے ہیں ۔ محمدؐ تحریر نے والا ۔

و قرب و معیت بہ اشیار دارد نہ آن احاطہ و قرب کہ درخور فہم قاصر ما
وہ پیروں کے ساتھ اور ان سے قریب ہے البتہ احاطہ اور قرب اس نوع کا نہیں جو ہم اپنی ناقص کم

باشد کہ آن شایان جناب قدس او نیست و آسچہ بکشف و شہود معلوم
کے مطابق سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا احاطہ اور قرب ذات باری کے شایان شان نہیں کشف و مشاہدہ کے ذریعے (صوفیاء) جو

کنند ازاں نیز منزہ است ایمان بغیب باید آورد و ہرچہ کشف و
معلوم کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے غیب پر ایمان لانا چاہیئے اور جو کچھ کشف و مراقبہ کے ذریعہ

مشہود گردد۔ شبہ و مثل است آن را تحت لائے نقی باید ساخت ایں
معلوم ہووہ ذات باری تعالیٰ سے مشابہ اور مثال کوئی نہیں ہے اسے لالہ کی نقی کے تحت لانا چاہیئے۔ یہی ان (صوفیاء)

چنین حضرات فرمودہ اند پس ایمان آریم کہ حق تعالیٰ محیط اشیار
حضرات نے فرمایا ہے پس ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اشیار پر محیط اور

است و قریب و معنی احاطہ قرب و معیت ندانیم کہ چیست و
قریب ہے اور اس کے قرب و معیت کی حقیقت سے ہم آگاہ نہیں اور

ہمچنین استوائے او سبحانہ بر عرش و گنجائش او در قلب مومن و نزول
اسی طرح ذات باری تعالیٰ کا عرش پر جلوہ افروز ہونا اور قلب مومن میں اس کا سماں اور شب کے

او آخبر شب باسماں پائین کہ در احادیث و نصوص وارد اند و ہمچنین یہ
آخر حصہ میں پہنچے کے آسمان پر نزول جو احادیث اور نصوص سے ثابت ہے اور اسی طرح اس کا

و وجہ کہ نصوص ہاں ناطق اند ایمان ہاں باید آورد و بر معنی ظاہر آں حل نباید کرد و در
ہاتھ اور جہرہ جن کا ذکر نصوص (آیات و احادیث) میں ہے ان پر ایمان لانا چاہیئے لیکن ان کے معنی کو ظاہر پر عمل کرنا اور ان

تاویل آں نباید آمد و تاویل آں را حوالہ بہ علم الہی باید کرد تا غیر حق را حق ندانستہ باشی در صفات
کی تاویل کے پتھر میں نہ پڑنا چاہیئے بلکہ ان کی تاویل و توجیہ کو علم الہی کے ولی کر دینا چاہیئے تا کہ حق کو حق نہ سمجھ لیا جائے حق تعالیٰ کی صفات

و افعال الہی غیر از جہل و حیرت نصیب بشر بلکہ نصیب ملائکہ ہم نیست انکار نصوص
اور افعال کی اصل حقیقت کا علم ان کی فرشتوں کے بھی بس کی بات نہیں نصوص کا انکار کفر اور تاویل

نہ معیت است۔

کہ ذات احاطہ۔ خدا تعالیٰ کا کائنات پر جو احاطہ یا معیت ہے ہم اس کی حقیقت نہیں جان سکتے۔ بکشف۔ مراقبہ میں صوفیائے کرام کو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ ذات باری
نہیں ہے بلکہ اس سے مشابہ کوئی چیز ہے اس کو کوائف کی نقلی میں شامل کرنا چاہیئے کہ استواء۔ حضرت حق تعالیٰ کے لیے لفظ استواء یا لفظ مدبر و مآبوں اور
مدبروں میں مستعمل ہوتے ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کے ظاہری معنی نہ دینا چاہئیں اور نہ ان کی تاویل کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ علم الہی کے بہرہ کر دینا
چاہئے کہ در صفات۔ حضرت حق کی ذات و صفات کی اصل حقیقت معلوم کر لینا انہوں بلکہ فرشتوں کی بھی طاقت سے باہر ہے۔

کفر است و تاویل جہل مرکب - شعر

کفر جہل مرکب ہے

دور بیٹانِ بادگاہِ اُکست غیر ازیں پئے نبرہ اند کہ ہست

بارگاہِ ربان کے دور ہیں بھی شخص اُکست ہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہے

ویک قرب و معیت حق تعالیٰ را نوبِ دیگر است کہ بانوبِ ادل جز مشارکتِ اسمی

اللہ تعالیٰ کے قرب اور معیت کی ایک اور قسم ہے جس کی پہلی نوع کے قرب و معیت

مشارکتے ندارد و آل نصیبِ خواصِ بندگان است از ملائکہ و انبیاء و اولیاء و

سے نصیب نام میں مشارکت ہے وہ قرب و معیت مخصوصِ بندوں انبیاء ملائکہ اولیاء کا حصہ ہے

عامہ مومنان ہم ازیں نوبِ قرب بے بہرہ نیند این قرب درجاتِ غیر متناہی

عام مومنین بھی اس نوع کے قرب سے محروم نہیں قرب کے لامتناہی درجات ہیں

وارد بمعنی لَا تَقِفُ عِنْدَ حَدِّ حضرت مولوی می فرماید - بیت

یہی معنی ہے اس قرب کے بے شمار مراتب ہیں کے مولانا دوم فرماتے ہیں

اے برادر بے نہایت در گہیت ہرچہ بروئے میر سی برے مایست

اے بھائی اس کے قرب کے مراتب بیشدہ ہیں چھ جو قرب کا درجہ حاصل ہو گیا وہی اس کے حق ہے

خیر و شر ہرچہ بود می آید و کفر و ایمان و طاعت و عصیان ہرچہ بندہ مرگب

جہنم اور ایمان جو کچھ وجود میں آتا ہے اور کفر و ایمان اور فرمانبرداری و نافرمانی جس کا بھی تصور آتا ہے

آں می شود ہمہ بارادۃ الہی است اما حق تعالیٰ از کفر و معصیت راضی نیست و

ہے وہ بارادۃ الہی ہے البتہ اللہ تعالیٰ کفر و معصیت و نافرمانی پر راضی نہیں ہوتا

بر آں عذاب مقرر فرمودہ و از طاعت و ایمان راضی است و بہ ثواب برآں وعدہ

رضاء اور بارادۃ دونوں عظیمہ چیزیں ہیں مگر معصیت پر اللہ نے عذاب مقرر فرمایا ایمان و فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور اس پر

فرمودہ ارادہ چیزے دیگر است و رضا چیزے دیگر

اے ثواب کا وعدہ فرمایا ارادہ اور رضا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں

۱۔ دور نہیں - بارگاہِ خداوندی میں جزیادہ قُرب ہیں وہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکے کہ وہ ہے - است - ازل میں حق تعالیٰ نے آدم کی ذریت کو خطاب کیا کہ
فرمایا تھا کہ میں تمہارا پند و گدگاہ نہیں ہوں تو سبکے کیا تھا کہیں نہیں - ویکت قرب - یعنی حضرت حق تعالیٰ کے قرب کی ایک خاص قسم ہے جو انبیاء و اولیاء ملائکہ کو
تمام مومنین کو بھی حاصل ہوتی ہے -

۲۔ لَا تَقِفُ - اس قرب کے ہی تحت مرتبہ ہیں - اے برادر - قرب الہی کا جو مرتبہ بھی حاصل کر لو اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے - بارادۃ - رضا سے جو کچھ ایمان
یا ایمان حاصل ہوتا ہے سب اللہ ہی کے ارادہ سے ہوتا ہے لہٰذا وہ چیزے دیگر کہ جو شرف و تکریم کا کفر کرنا بھی اللہ کے ارادہ سے ہے لیکن اللہ کی رضا اس کے شامل حال
نہیں ہے - ارادہ اور رضا ہندی وہ نہاد گاہ بنیں ہیں -

و ہزاراں ہزار درود نامعذود نثار

اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہزاروں اور

نعت رسول اکرم علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیم

انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ اگر انہا مبعوث نمی شدند کہے راہ

بے شمار درود کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں بندوں کی ہدایت کے لئے نہ بھیجتا تو کسی کو راہ

ہدایت نمی دید و بہ علوم حقہ نمی رسید ہمہ انبیاء برحق اند اول شاں آدم است

ہدایت میسر نہ ہوتی اور هیچ علم تک رسائی نہ ہوتی سارے انبیاء برحق ہیں سب سے پہلے نبی حضرت آدم

علیہ السلام و افضل شاں محمد است صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و معراج پیغمبر صلی اللہ

اور انبیاء میں سب سے افضل حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم و اسرارے او از مکہ بہ مسجد اقصیٰ و از آنجا باسمان، مقسم و سدرۃ المنتہی

کا واقعہ معراج اور ان کا مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتویں آسمان پر اود سدرۃ المنتہی تشریف

حق است و کتابہائے آسمانی کہ بر انبیاء نازل شدہ توریت و انجیل و زبور و قرآن

کے جہاں حق ہے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابیں توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن مجید

مجید و صحیفہ ہائے ابراہیم وغیرہ ہمہ حق است بر ہمہ انبیاء و ہمہ کتابہائے خدا ایمان

اور حضرت ابراہیمؑ کے صحیفہ و دیوہ سب حق ہیں تمام انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر ایمان

باید آورد لیکن در ایمان عدد و انبیاء و عدد و کتابہا ملحوظ نباید داشت کہ عدد انہا از دلیل

لانا چاہئے مگر ایمان لانے میں انبیاء کی معین تعداد اور کتابوں کی مقررہ تعداد کا لحاظ نہ رکھنا چاہئے (بلکہ مطلقاً ایمان لانا چاہئے)

قطعی ثابت نیست و انبیاء ہمہ معصوم اند از صغائر و کبائر و آنچه از پیغمبر صلی اللہ علیہ

کیونکہ ان کی معین تعداد و دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہے تمام انبیاء معصوم ہیں ان سے چھوٹے اور بڑے گناہ نہیں ہوتے جو

و آلم و سلم بہ دلیل قطعی ثابت شدہ با ہمہ آں ایمان باید آورد و ایمان باید آورد کہ ملائکہ

پہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل قطعی ثابت ہو اس سب پر ایمان لانا چاہئے کہ بلا شبہ مندرجہ

لے نامعذود۔ ان نعت

مبعوث۔ یعنی اللہ اپنے انبیاء اور رسول نہ بھیجتا تو ہمیں ہدایت کا راستہ بتا دینا کوئی نہ ہوتا۔ خاتم النبیین۔ لہذا آنحضرتؐ کے بعد کسی قسم کی بھی نبوت کا

دعویٰ کرنا بالکل بھڑا ہے۔ معراج۔ آنحضرتؐ کا جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا۔ اسراء معراج کے سفر کا وہ حصہ جو غار کعبہ سے بیت المقدس تک کا ہے۔

سہ سہماٹھے۔ بیت المقدس۔ سدرۃ۔ پیری کا درخت۔ المنتہی۔ چونکہ وہ ملائکہ مقربین کی بھی پہنچ کی انتہا ہے۔ توریت۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰؑ پر نازل

ہوئی۔ انجیل وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ زبور وہ آسمانی کتاب جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ صحیفہ۔ حقیر کتاب حضرت ابراہیمؑ پر دس صحیفے نازل ہوئے۔

عدد انبیاء ہمیں اور ان کی کتابوں کی صحیح شمار کا تو ہمیں علم نہیں لیکن ان پر لکھا ایمان لانا ضروری ہے۔ سہ معصوم بہ گناہ۔ ہمیں سے چھوٹا کوئی گناہ سرزد نہیں

ہو سکتا ہے دلیل قطعی۔ وہ دلیل جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

بندگان خدا حق اند معصوم اند از گناہاں و منزہ اند از مردی و زنی محتاج نیستند با اکل و

اللہ تعالیٰ کے معصوم ہونے ہیں ان سے گناہ صادر نہیں ہوتے اور یہ مردانہ و زنانہ خصوصیات سے بری ہیں انہیں کچھ بچے کی احتیاج

مشرّب رسانندگان وحی و حاملان عرش اند و بہر کارے کہ مامور اند برآں قائم

نہیں۔ یہ وحی پہنچانے اور عرش ربانی کو سنبھالنے و اٹھانے والے ہیں اور جس کام پر انہیں مقرر کیا گیا ہے اسے انجام

اند انبسیار و ملائکہ باوجودے کہ اشرف مخلوقات و مقربان درگاہ اند مثل سائر

دیتے ہیں انبسیار اور فرشتے اشرف مخلوقات اور بارگاہ ربانی میں مقرب ہونے کے باوجود کوئی

مخلوقات یہی علم و قدرت نذرند مگر آنچه خدا آہنہارا علم دادہ است و قدرت

علم اور قدرت دوسری ساری مخلوق کی مانند نہیں رکھتے البتہ صرف اتنا ہی علم اور قدرت رکھتے ہیں جس

دادہ و ہذات و صفات الہی ایمان دارند چنانچہ سائر مسلمانان دارند و در اوراک

قدر اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ان کا بھی کل مسلمانوں کی طرح اللہ کی ذات و صفات پر ایمان ہے اس

کمنہ بدعجز و قصور محترف و در ادائے حقوق بندگی بہ شکر توفیق الہی ناطق بندگان خاص

کی کمزور و حقیقت کے ادراک سے عاجز ہونے اور وہاں تک رسائی نہ ہونے کے محترف ہیں اور بتوفیق الہی مخلوق بندگی اور

الہی را در صفات واجب شریک داشتن یا آہنہارا در عبادت شریک ساختن کفر

کہنے پر شکر گزار اللہ کے مخصوص بندوں (انبیاء و مرسلین) کو ان صفات میں شریک قرار دینا جو اللہ کے ساتھ خاص ہیں یا انہیں شریک عبادت قرار دینا کفر

است چنانچہ دیگر کفار بہ انکار انبسیار کافر شدند بچمنان نصاریٰ علیہ السلام را پسر خدا

ہے چنانچہ دوسرے کفار انہیاد پیر اسلام کی نبوت کے انکار کے باعث کافر ہو گئے اسی طرح عیسائی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا

و مشرکان عرب ملائکہ را دختران خدا گفتند و علم غیب باہنہا مسلم داشتند

اور مشرکین عرب فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہہ کر اور انہیں عالم الغیب مسترار دے کر کافروں

کافر شدند انبیاء و ملائکہ را در صفات الہی شریک نباید کرد و غیر انبسیار را

جو گئے انبسیار اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک نہ کرنا چاہئے اور انبسیاء کی صفات

در صفات انبیاء شریک نباید کرد و عصمت سوائے انبسیاء و ملائکہ دیگرے را از

میں انبسیاء کے علاوہ کسی کو شریک نہ کرنا چاہئے انبسیاء اور فرشتوں کے علاوہ دوسروں صحابہ کرام اہلبیت اور

صحابہ و اہلبیت و اولیاء ثابت نہ باید کرد و متابعت مقصور بر انبیاء باید داشت

اولیاء کو معصوم ثابت نہ کرنا چاہئے اور کلیتہاً انبسیاء کی پیروی کرنی چاہئے

سے منزہ۔ فرشتوں میں مردانہ خصوصیات ہیں زنانہ۔ اکل۔ کھانا۔ شراب۔ پینا۔

حاصلی عروسی۔ فرشتے اللہ کے حرم کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ قدرت نذرند فرشتوں میں بھی اپنی ذات قدرت و علم نہیں ہے۔ کونہ حقیقت کے صفات

واجبی و مستثنیٰ جو اللہ تعالیٰ کی ہیں مثلاً بدین و دنیا۔ انا۔ جہان۔ دیگر کفار۔ بود حضرت عیسیٰ کے کہہ ہیں۔ مشرکان عرب۔ عرب کے مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ فرشتے

اللہ کی لڑکیاں ہیں اور عجب دان ہیں نہ عصمت بے گناہی۔ اہلبیت۔ آنحضرت کے کہنے والے۔ مقصور۔ معصوم

آنچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر داده است به آں ایمان باید آورد و آنچہ فرموده است

جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اس پر ایمان لانا اور جو کچھ فرمایا اس

پر آں عمل باید کرد آنچہ منع کرده ازاں باز باید ماند و قول و فعل ہر کسے کہ سر مو از

پر عمل پیسرا ہونا اور جس کی مخالفت (معاذی اللہ) اس سے ترک جانا چاہئے اور جس کا قول و فعل سچا سا بھی

قول و فعل پیغمبر مخالفت داشته باشد آں را رد باید کرد و پیغمبر خبر داده است کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفت نہ کرے اسے رد کر دینا چاہئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سوال منکر و نکیر در قبر حق است و عذاب قبر مرکا فراں را و بعضی گنہگار را حق

فرمایا کہ قبر میں منکر و نکیر کا سوال کرنا اور عذاب قبر خاص طور پر کافروں اور بعض گنہگاروں پر ہونا اور مرے

است و بعضی بعد موت روز قیامت حق است و نفع برائے امانت و احیاء حق

کے بعد قیامت کے دن زندہ ہونا اور زندوں و مردوں کے لئے صور پھونکا جانا اور آسمانوں کا

است و انشقاق آسمانہا و ریختن ستارگان و پریدن کوہہا و برباد رفتن زمین

پھٹنا ستاروں کا بکھرد و بجز جانا اور پہاڑوں کا اڑنا اور پہلی بار کے صور پھونکنے

از نفخہ اولی و برآمدن مردگان از قبور و باز پیدا شدن عالم بعد عدم بہ نفخہ ثانیہ ہمہ

پر زمین کا درہم برہم ہونا اور مردوں کا قبروں سے نکلنا اور عالم کے فتنہ ہونے کے بعد دوبارہ پیدا ہونا (اور زندگی ملنا و

حق است و حساب روز قیامت و وزن کردن اعمال در میزان و شہادت اعضاء و گذشتن

تاقم ہونا حساب حق ہے اور قیامت کے دن حساب اور میزان (ترازو) میں اعمال کا وزن کیا جانا اور اعضاء کی گواہی اور

از صراط کہ بر پشت دوزخ باشد تیز تر از شمشیر و باریک تر از مو حق است

دوزخ کی پشت پر پھر صراط سے گزرنے کا کہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگی

بعضی مثل برق و بعضی مثل باد و بعضی مثل اسب جواد و بعضی آہستہ بگزرند

بعضی کا بھگنے کے مانند بعض کا ہوا کی طرح بعض کا تیز رفتار چھوڑے کی طرح اور بعض کا آہستہ گزرنے اور

و بعضی در دوزخ افتند و شفاعت انبیاء و اولیاء و صلحاء حق است و حوض

بعضی کا دوزخ میں گھرنا اور انبیاء و اولیاء اور صلحاء کی شفاعت و سفارش حق ہے اور حوض

لے قول و فعل یعنی سنت رسول اللہ

منقولہ دیگر۔ دوزخستے ہیں جو قبر میں کسرات کرینگے لے بٹ بعد موت یعنی اس دنیا میں رہنے کے بعد وہ کس عالم میں زندہ ہوں گے۔ پریدن کوہہا پہلا

کاؤنا۔ یعنی پہاڑوں کے کاؤں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

نظر آوی۔ پہلی مرتبہ صور پھونکنے پر تمام کائنات درہم برہم ہو جائے گی۔ نفخہ ثانیہ۔ دوسری بار صور پھونکنے پر مردے قبروں سے ہی اٹھیں گے۔ میزان۔ ترازو۔ شہادت اعضاء۔

عہد انسان کے بدن کے جو اعضاء کے کارناموں پر گواہی دیں گے۔ صراط۔ پھر صراط۔ یعنی بھلی۔ اسب۔ جواد۔ تیز و گھوڑا۔ شفاعت۔ سفارش۔

کوثر حق است آب او سفید تر از شیر و شیریں تر از عسل و برو کوزه با باشند

کوثر حق ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس پر ستاروں کے

مثل ستارگان ہر کہ ازاں بنوشد باز تشنه نشود و حق تعالیٰ اگر خواہد گناہ

مانند پہاڑے ہوں گے جو شخص بھی اس میں سے ایک بار پانی لے گا پھر پیاسا نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اگر چاہے توبہ کے

بکیرہ را بے توبہ بخشد و اگر خواہد بر صغیرہ عذاب کند و ہر کہ باخلاص توبہ کند

بکیرہ بڑا گناہ (خوفنا کاری) بخش دے اور اگر چاہے پھرنے ہی گناہ پر عذاب دیدے جو شخص غلطی کے ساتھ توبہ

گناہ او البتہ موافق وعدہ الہی بخشیدہ شود و کفار ہمیشہ در دوزخ معذب باشند و

محرمے تر دمسدہ الہی کے موافق اس کا گناہ ضرور بخش دیا جائے گا۔ کافر دوزخ میں ہمیشہ عذاب یافتہ

مسلمانان گنہگار اگر در دوزخ در آئند آخر کار خواہ جلد یا بدیر البتہ از دوزخ بر آئند و

وہیں گے اور جتنے مسلمانوں کو اگر دوزخ میں ڈالا جائے گا توبہ دیر میں یا جلد بالآخر یقیناً دوزخ سے نکل

داخل بہشت شوند و باز در بہشت ہمیشہ باشند و مسلمان بارتکاب کبیرہ کافر

کو جنت میں داخل ہوں گے اور پھر ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور مسلمان گنہگار کبیرہ کرنے پر کافر

نشود و نہ از ایمان بر آید و آنچہ از انواع عذاب دوزخ از مار و کژدم و زنجیر با و طوق با

نہیں ہوگا نہ ایمان سے خارج ہوئے اور عذاب دوزخ کی ساری قسمیں سانپ بچھر زنجیریں طوق

و آتش و آب گرم و زقوم و غلین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ قرآن ہاں ناطق است

آہل قرآن پانی زقوم (پچھے سینڈ کتے ہیں) اور پیچہ جن کے پاسے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قرآن حکیم میں

و انواع نعیم جنت از مائل و مشارب و حور و قصور وغیرہ ہمہ حق است و عمدہ ترین نعمتہائے

جن کا ذکر ہے اور جنت کی نعمتوں کی قسمیں کھانے پینے سے متعلق حوریں اور محل وغیرہ سب حق ہیں جنت کی نعمتوں میں سب سے

بہشت دیدار خدا است کہ مسلماناں حق تعالیٰ را در بہشت بے پردہ بہ بیسند بے جہت

بہترین نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ مسلمان جنت میں حق تعالیٰ کا بے حجاب بے جہت ملکات کی ہر صفت سے

و بے کیف و بے مثال ایمان کا بیان و ایمان عبارت است از تصدیق

بلا تردید و کسب گئے اور بے مثل ایمان کا مطلب یہ ہے بخوشی دل سے تسلیم

قلبی با گرویدن و تصدیق زبانی لیکن تصدیق زبانی عندا لزورۃ ساقط شود

کونا اور زبان سے تصدیق کرنا ضرورۃً زبان سے تصدیق کرنا ساقط (بھی) ہو جاتا ہے۔

نہ وطن کو روئے حوض جنت آسمان قیامت میں اپنے امتیاز کو سب کرکے۔ مسلمان کو زور دیا جائے گی سے وطن کو زبانی پیا جائے گا۔ مسلمان کی طرح مسلمان
و شفاف ہوں گے۔ فہم کو روئے گناہ ہے جس کے کئے ملکہ پر کوئی و میرا منت آئی ہو یا اس کے کرنے پر کوئی مدد دیا ہو۔ حق تعالیٰ تم کا گناہ۔ وعدہ الہی۔ غفرانے وعدہ
فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے گا۔ معذب۔ عذاب میں پناہ دے گا۔ آد۔ سانپ۔ کژدم۔ بچھر۔ زقوم۔ سینڈ۔ غلین۔ پیچہ۔ انواع۔ آسمان۔ مائل۔ کھانگی
چیزیں۔ حور۔ حوریں۔ قصور۔ جہت۔ بہشت۔ تصدیق۔ قلبی۔ دل سے کرنا۔ با گرویدن۔ یعنی اپنی خوشی سے دلچسپی سے تصدیق زبانی۔ زبان۔ زور۔ عندا لزورۃ۔ یعنی کہانہ اسل
تصدیق زبانی کہیں میں ہے۔

واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ عادل بودند اگر از کسی که حیثاً ارتکاب معصیتی

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوال عادل (غیر فاسق) تھے۔ اگر کسی سے اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہوا تو

شدہ تائب و مغفور گشتہ متواترات از نصوص قرآن و حدیث بمدح صحابہ پُر است و در

توبہ کر کے مغفرت پاب ہو گیا نص میں یعنی قرآن و احادیث بدرجہ تواتر مدح صحابہ سے بھرپور ہیں

قرآن است کہ آنہا باہم محبت و رحمت داشتند و بر کفار غلاظ و شداد بودند ہر کہ صحابہ را

قرآن کریم میں ہے کہ وہ باہم مہربان و محبت کرنے والے اور کاروں کے مقابلے میں تیز ہیں جو غرض یہ

باہم مُبغض و بے الفت و اند منکر قرآن است و ہر کہ بائہا دشمنی و غصہ داشتہ

سمجھا ہو کہ صحابہ میں محبت نہیں تھی اور ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھتا تھا وہ قرآن کریم کا منکر ہے عہدے دشمن اور کلمہ دہ

باشد در قرآن بر فی اطلاق کفر آمدہ حاطان وحی و راویان قرآن اند ہر کہ منکر صحابہ باشد اورا

قرآن مجید میں کافر کہا گیا ہے صحابہ کرام وحی و ذمہ دات باری تھے اور فرمودہ رسول کے اٹھائے والے اور قرآن کریم کی روایت کرنے والے ہیں صحابہ

ایمان و غیرہ ایمانیات متواترات ممکن نیست و باجماع صحابہ و نصوص ثابت است

کے منکر کا قرآن و غیرہ بدرجہ تواتر ثابت ہو جو اسے ایمانیات پر ایمان رکھنے والے نہیں صحابہ کا اس پر اجماع ہے اور نص میں سے

کہ ابو بکر افضل اصحاب ست پستہ ہمہ اصحاب ابو بکر را افضل دانستہ باوے

ثابت ہے کہ سب نے حضرت ابو بکر کو افضل سمجھ کر ان سے بیعت کی

بیعت کردند و ہر اشارہ ابی بکرؓ بر خلافت عمرؓ بعد ابی بکرؓ بن بر فضل او اجماع آوردند

اور حضرت ابو بکر کے بعد ان کے اشارہ و نشان ہی کے مطابق حضرت عمرؓ کی خلافت پر بالاتفاق بیعت کی گئی۔ حضرت عمرؓ

و بعد عمرؓ دوز صحابہ باہم مشورہ کردہ عثمانؓ را افضل دانستہ بر خلافت او اجماع کردند

کے بعد تین دن صحابہ نے خلافت کے متعلق باہم مشورہ کیا اور پھر حضرت عثمانؓ کو افضل سمجھ کر بالاتفاق ان کی

باوے بیعت نمودند و بعد عثمانؓ ہمہ اصحاب مہاجرین و انصار کہ در مدینہ بودند ہر

بیعت خلافت کر لی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد مدینہ منورہ میں موجود کل مہاجرین و انصار رضی اللہ

عنہ صحابہ۔ وہ مسلمان جنہوں نے آنحضرت کو مسلمان ہو کر دیکھا اور مسلمان ہوئے۔ عادل۔ ایک۔ انہیں معصیت میں نہ کرنا۔ تائب۔ توبہ کرنے والا۔ مغفور۔ بخش ہوا۔ متواترات۔ وہ باتیں جن کو نقل کرنے والے ہزار ہائے سال میں تمام ائمہ اور کسان کا معقول پر تحقیق ہونا اتفاقاً ممکن ہو غلاظ و شداد۔ کلمہ اور سخت۔ مُبغض۔ بغض کرنے والا۔ اطلاق کفر قرآن میں منکر ہے کہ کفار کو صحابہ پر غصہ آتا ہے لہذا صحابہ سے بغض رکھنے والا کافر کہا جائیگا۔ راویان۔ نقل کرنے والے۔ ممکن نیست۔ جب کہ قرآن اور دیگر ایمانیات کے بر سبب تواتر نقل کرنے والے صحابہ ہی ہیں۔ جو شخص میں یہ کو نہ مانے گا ان کا ہر چیزوں پر کیسا ایمان ہو سکتا ہے۔ بیعت کردند۔ آنحضرت کے وصال کے بعد توفیق یعنی سامعہ میں صحابہ کا اجماع ہوا اور سب بالاتفاق حدیث ابو بکر کو افضل مان کر بیعت کی تہ خلافت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ نے وصال کے وقت حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا چنانچہ سب بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عثمانؓ حضرت عثمانؓ نے وفات کے وقت خلیفہ منتخب کرنے کے لیے ایک جماعت کا ہر دو کا جسکی حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنایا اور سب بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ مدینہ میں جس قدر مہاجرین و انصار تھے سب نے حضرت علیؓ کو اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ علیؓ غدا کا عہدہ فدا کر ایمانیات پر اجماع ناقص ہو سکتی وجہ سے کہ قرآن کے ساتھ ایمان کا ہر چیز میں وہ سب ہم کوں کو صحابہ کے واسطے سے علیؓ ہیں پس اگر صحابہ کو مساندہ فاسق و فاجر کہا تو ان کی روایات اس کے نزدیک اتفاقاً قابل استناد نہ ہوں گی۔ جب صحابہ کی مدد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا اتنا اور اس کا برقی ہونا کس طرح ثابت ہو گا؟ منظر احمد ۱۶

علی رضی بیعت کردند کہے کہ با او نماز عت کردہ مخطی است لیکن سورن با صحابہ بنیاد کرد

لے حضرت علیؑ کی بیعت کی برکتیں علیؑ سے جھکاؤہ نقلی ہر ہے مگر صحابہ سے بدظن نہ ہونا چاہئے

و مشاہیرت آنہا را بر محل نیک فرد باید آورد و با ہر یک محبت و عقیدت باید داشت

اور ان کے باہمی اختلاف کی کڑائی اچھی ناول کرینی چاہئے اور اہل حق کے عقائد میں سے ہے کہ ہر صحابی کے ساتھ

این است عقائد اہل حق۔

محبت و عقیدت رکھی جائے

فصل در اہتمام نماز۔ بعد تصحیح عقائد عمدہ ترین در عبادات نماز است در صحیح مسلم

نعم نماز کے اہتمام میں محبت عقائد کے بعد عبادتوں میں سب سے عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم شریف

از جابر مروی است کہ فرمود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ وصلہ در میان بندہ و در میان کھنہ ترک

میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھنہ کے درمیان "وصلہ" نماز ترک کرنا ہے

صلوٰۃ است یعنی ترک صلوٰۃ بخیر میرساند و احمد و ترمذی و نسائی از بریدہ از آل حضرت روایت

یہی نثار ترک کرنا کھنہ تک پہنچا دینا ہے مسند احمد، ترمذی اور نسائی میں حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ

کردہ اند کہ عہد در میان ما و مردم نماز است ہر کہ ترک کند آل را کافر شود و ابن ماجہ از

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان عہد درمیان اور نماز ہے جس نے نماز ترک کی وہ کافر ہو جائیگا ابن

ابوالدواء روایت کردہ کہ وصیت کرد بن خلیل من صلی اللہ علیہ وسلم کہ شرک بخدا نہ کنی اگرچہ

ماہر میں حضرت ابوالدواءؓ سے روایت ہے کہ میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک قرار نہ دینا

گشتہ شوی و سوختہ شوی و نافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و سر زنہ

چاہے بار ڈالا اور آگ کی نذر کر دیا جائے اور والدین کی نافرمانی نہ کر چاہے وہ اہل و عیال اور پہلے مال سے دست بردار

و مال خود بدرشو نماز فرض را عمداً ترک مکن ہر کہ نماز فرض عمداً ترک کند ذمہ خدا از

ہونے کا علم کہیں اور قصداً فرض نماز مت چھوڑ۔ جس شخص نے قصداً نماز ترک کی اللہ تعالیٰ اس سے

دے بریشت و احمد و دارمی و بیہقی از عمرو ابن عاصؓ ازاں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام

بری اور ہے۔ مسند احمد، دارمی اور بیہقی میں حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نماز فرض محافظت کند اور انور و حجت و نجات باشد روز

نے فرمایا کہ جو شخص منہ نماز کی محافظت (پابندی) کرے قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور اور وسیلہ

نہ ملے۔ اختلاف۔ عبادت میں وہ عبادتیں جو جہل سے ادا ہوتی ہیں صحیح مسلم حدیث کی مشہور کتاب "صلہ چہ نہ نہ نماز" میں صحیح مسلم حدیث میں حضرت علیؑ

علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز فرض میں دو ستر کو شریک نہ کرنا۔ والدین، ماں باپ، پدر شوہر۔ یعنی اگرچہ ماں باپ یا پدر شوہر کی کو اپنی بری اولاد مان کر پھینکے کہ اگر وہ توبہ بھی

والدین کی اولاد نہ کرے توبہ ہیست۔ جو شخص نماز قصداً چھوڑے گا اس کا ہرگز اجر نہیں۔ محافظت یعنی نماز پابندی کو اگر کسی نے حجت یعنی ایمان کی دلیل یعنی خدا اس کا نور اور نہیں۔

قیامت و ہر کہ محافظت نہ کند نہ اور انور باشد و نہ بُرہان و نہ نجات باشد او با

ایمان اور باعث نجات ہوگی اور محافظت نہ کرنے والے کے لئے نہ بُرہان نہ وسیلہ اور نہ سبب نجات اور

فرعون و ہامان و قارون و اُبی بن خلف و ترمذی از عبد اللہ بن شعیب روایت کردہ کہ

اس کا حشر فرعون ، ہامان ، قارون اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن شعیب سے

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ چیز را نمی دانستند کہ ترک آں موجب کُفر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نماز کے علاوہ کسی چیز کے ترک کو باعث کفر نہیں

باشد مگر نماز را بنا بریں احادیث احمد بن حنبل تارک یک نماز را عمدًا کافر

سمجھتے تھے انہیں احادیث کی بنیاد پر امام احمد کے نزدیک ایک نماز بھی عمدًا و قصیداً چھوڑنے

می دانند و شافعی بروئے حکم بہ قتل می کند نہ بکفر و نہ ذمہ امام اعظمؒ اور اجماع واجب

دعا کافر ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ ایسے شخص کے لئے کفر کا تر نہیں مقل کا حکم فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تاؤ فیکہ

است تاکہ توبہ کند واللہ اعلم بس باید دانست کہ نماز را شرائط و ارکان است چنانچہ

وہ واجب نہ ہو جائے اسے مس قیدیں بکھڑی ہے واضح رہے کہ نماز کی شرائط و نماز سے قبل کی جائز و ناجائز ارکان و دوران نماز ضروری امور

ذکر کردہ شود انشاء اللہ تعالیٰ از شرائط نماز طہارت بدن است از نجاست حقیقی و

پرکی جائز و اشبار ہیں جن کا انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ نماز کی شرطوں میں سے بدن کا حقیقی اور علمی نجاست (ناپاکی) سے

نجاست علمی و طہارت پانچہ و طہارت مکان - پس اول مسائل طہارت باید آموخت

پاک ہونا اور پکڑے ، نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا ہے پس پہلے پاکی کے مسائل سمجھ لے جائیں :-

کتاب الطہارۃ

فصل در وضو۔ ہدائے فرض در وضو چہار چیز است۔ شستن رواز موی سر تا زیرِ ذقن

فصل وضو کے بیان میں وضو میں چار چیزیں فرض ہیں (۱) پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھڈی کے نیچے تک

و تا بہر دو گوش و ہر دو دست با ہر دو آرنج و مسح چہارم حصہ سر و شستن ہر دو

اقد و دون کاٹن کی فریمک پہرہ و دھونا (۲) دونوں ہاتھ کہیں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں

پائے با ہر دوشتانگ و اگر ریش گنجان باشد رسانیدن آب زیر موی ریش ضرور نیست

پاؤں گنجان سمیت دھونا اگر ڈاڑھی گنجنی ہو تو ڈاڑھی کے بالوں کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

لہٰذا نہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک ایک وقت کی ہی نماز قصداً چھوڑنا گنہگار ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نماز چھوڑنے والے کی سزا قتل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تہہ جب تک

توبہ نہ کرے نہ مشرک نہ عینی وہ چیزیں جن کا نہانہ سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ ارکان۔ وہ چیزیں جن کا دوران نماز کرنا ضروری ہے۔ نجاست حقیقی۔ وہ نجاست جو نیچے نہیں آئے۔

نجاست علمی۔ وہ نجاست جو نکلے آئے۔ پانچ یعنی نماز کے پکڑے۔ مکان۔ یعنی نماز کی جگہ۔ موی سر یعنی وہ بال جو پیشانی پر ہیں۔ ذقن۔ ٹھڈی۔ آرنج یعنی شتانگ۔ ٹخنہ۔ موی ریش

و ڈاڑھی کے بال۔ باقرق۔ یعنی بے نماز کا حشر کھانا اور منافقین کے گمراہ میں ہوگا۔ متوجہ۔ سبب

اگر ازیں چہار عضو مقدار ناخن ہم خشک ماند وضو درست نباشد و نزد امام شافعی واحد و

اگر ان چہار عضو میں سے ناخن کے برابر بھی خشک رہ گیا تو وضو درست نہ ہوگا اور امام شافعی امام احمد

مالک نیت و ترتیب ہم فرض است و نزد مالک پے در پے بشستن ہم فرض

ام مالک کے نزدیک نیت اور ترتیب دے دینا بھی فرض ہے اور امام مالک کے نزدیک پے در پے دھونا بھی فرض

است و نزد احمد بسم اللہ گفتن و آب در دہن و بینی کردن ہم فرض است و

ہے اور امام احمد کے نزدیک بسم اللہ پڑھنا اور ناک و منہ میں پانی دینا بھی فرض ہے اور

نزد مالک واحد مسح تمام سر فرض است پس احتیاط در آن است کہ ایں ہمہ بجا آورده شود

ام مالک و امام احمد کے نزدیک ہر دے سر کا مسح فرض ہے لہذا احتیاط اس میں ہے کہ وضو ان سب کی رعایت کے ساتھ کیا جائے

مسئلہ۔ نیت در وضو آنست کہ اول ہر دو دست تا بندہ دست سدہ بار بشوید

دھویں سنو یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ

و بسم اللہ الرحمن الرحیم گوید و سدہ بار آب در دہن کند و سدہ بار آب در

اور بسم اللہ پڑھے اور تین مرتبہ پانی منہ میں ڈالے (کیا کہے) سوا کہے اور تین بار ناک میں

بینی کند و بینی پاک کند و سدہ بار تمام سر بشوید و سدہ بار ہر دو دست با ہر دو آرنج بشوید و مسح

پانی ڈالے اور ناک پاک و سر پر مسح صاف کرے تین بار پھر دھوئے اور تین تین بار دونوں ہاتھ کھینچ کر دھوئے پھر

تمام سر کند یک بار دھو دو گوش را ہم ہمرا و سر مسح کند آب جدید شرط نیست و

سر اور دونوں کانوں کا بھی سر کے ساتھ مسح کرے نیت پانی لینا شرط نہیں ہے اور

ہر دو ہاتھ را با شالنگ سدہ بار بشوید اگر در پا موزہ داشته باشد و موزہ را بعد طہارت

دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے اگر پاؤں میں موزے ہوں اور موزے کھل چلے (دھوئے) کے

کامل پوشیدہ باشد مقیم را یک شبانہ روز و مسافر را سه شبانہ روز از وقت حدث جائز

جدید پہنچے ہوں تو وقت حدث (وضو ڈھنے کے وقت) سے لے کر مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تک اور مسافر کے لیے تین دن

است کہ موزہ از پا نہ کشد و مسح بر موزہ کردہ باشد و اگر موزہ پاریدہ باشد بہ

تین رات موزہ نہ اتارے اور انھیں پر مسح کرنا جائز ہے اور اگر موزہ ایسا چھٹا ہو جو کہ

نہ چھٹا ہو یعنی اتار کر دوسری وہ مقدار فرض ہے۔ نیت۔ یعنی دل سے وضو کا ارادہ کرنا۔ ترتیب۔ یعنی پہلے بائیں ہاتھ پھر برائے ہاتھ پھر برائے پاؤں کا وضو کرنا ہے۔ پے در پے

یعنی اس طرح کہ ہر ناک پہا ہر خشک ہوئے پائے کدھر دھو دیا جائے۔ آب در دہن۔ یعنی گانہ لونا گانہ میں پانی دینا۔ منہ۔ یعنی جواہی دوسرے احوال کے نزدیک فرض ہیں

کہ سنت و وضو غسل میں واجب نہیں ہیں۔ نوکٹن کے بعد سنتیں ہیں۔ بندہ دست۔ یعنی۔ یعنی پاک کند۔ یعنی ہاتھ کے ناک صاف کرے۔ آرنج۔ یعنی۔ آب جدید یعنی کانوں

کے پاس پانی لینا ضروری نہیں ہے۔ سدہ بار۔ ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے کہ کی حالت ڈال کر ہے۔ زیادہ مرتبہ دھونا بھی بیکار ہے کہ طہارت کامل۔ یعنی

پورا دھو کر کے کہ ہر موزہ پہنا ہو۔ پاریدہ۔ چٹا ہوا۔ علی امام مالک کے ہیں یہ سب افعال سنت ہیں۔

قسمیکہ در رفتار مقدار سہ انگشت پا ظاہر شود مسح بر آن روا نباشد و اگر شخصے با وضو باشد

چھتے ہوئے تین انگلیں ظاہر ہو جائیں تو اس پر مسح جائز نہ ہوگا اور اگر کوئی با وضو شخص ایک

ویک موزہ را از پانچ شیدہ بخشد یکہ اکثر یا از موزہ بیسروں آید یا وقت مسح موزہ تمام شد

موزہ پاؤں سے لھینے اور پاؤں کا اکثر حصہ موزہ سے باہر آ جائے یا موزے پر مسح کر لے کا وقت بدلوا ہوگا

در ہر صورت ہر دو موزہ کشیدہ ہر دو پا بشوید و اعادۃ تمام وضو ضرور نیست مگر نزد

ہر دو موزوں میں دو موزوں موزے نکال کر صرف پاؤں دھریئے چاہئیں ہر سے دھو کر کوئی ضروری نہیں ہے

مالک و فرض در مسح موزہ مقدار سہ انگشت است بر پشت پا و سنت آنست کہ از ہر

تمام انگشت کے نزدیک بلوا وضو کرنا ضروری ہے۔ موزوں پر مسح تین انگلیوں سے پاؤں کی پشت پر مسح کرنا فرض ہے۔ سنن یہ ہے

بیخ انگشت دست از سر انگشتان پا تا ساق بخشد و اس نزد احمد فرض است و احتیاط

کہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پاؤں کے سرے سے ہنڈی تک لھینی جائیں اور یہ امام احمد کے نزدیک فرض ہے احتیاط

دریں است و بعد تمام وضو بگوید۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ

اکی پر عمل کر لیں اور وضو کے بعد کہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور

اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ سُبْحَانَكَ

شہوت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے اللہ مجھے تائبین اور پابندوں میں سے بنائے اے اللہ تو پاک

اَللّٰهُمَّ وَ بِحَسَنِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَ دُوْكَانِ نَزْكَارَد۔

ہے تیری شان کے واسطے سے مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیرے آگے توبہ کرتا ہوں اور دو رکعت نماز حیرت افروز کرے

فصل۔ شکنندہ وضو ہر چیز است کہ از پیش یا پس بر آید و نجاست سائلہ کہ از

پیشاب کے یا پاخانے کے راستے سے نکلنے والی ہر چیز سے وضو کرنا چاہئے اور ایسی دھنوں والی نجاست سے

تمام بدن بر آید و رواں شود بمکانے کہ شستن آں لازم شود و قے کہ بہ پُری دہن طعام

بھی وضو کرنا چاہئے کہ بہ کر ایسی جگہ پہنچ جائے جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے وہ ۲ جو نہ بھر کر ہو خواہ کھلے

باشد یا آب تلخ یا خون بستہ سوائے بلغم و نزد ابی یوسف اگر بلغم از

کی ہر باقی نجاست یا بھ ہوئے خون کی ہو اس سے وضو کرنا چاہئے البتہ بلغم کی قے وضو نہیں فرماتا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک اگر

نہ جگہ کہ کسی اگر دم کا اکثر حصہ خون کی ہنڈی میں مل کر آجکاپہ تو ہر مسح جائز ہے گا۔ مگر جو کہ امام مالک پہلے دھوے وضو کر لے کوڑھ نہایت ہی اسلحہ وضو کا زمرہ ذکر نے کا حکم دیا ہے۔

سہ اشہد اسلام میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے ہیں اور رسول۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنا اور پاک کرنا

کرنے والوں میں سے بنائے۔ اے اللہ تو پاک ہے تیری حمد و شان کے واسطے سے مجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ دو گانہ۔ دو رکعت تہ پیش۔ یعنی پیشاب نکلنے کی جگہ۔ پست۔

یعنی پانچاں نکلنے کی جگہ۔ سائکر۔ بھلے والی۔ لازم شود۔ یعنی واجب ہو کہ بدن کے اس حصہ پر پہنچ جائے جس کا وضو یا غسل یا وضو میں وضو ہے۔ پُری دہن۔ یعنی اس مقدار میں

جس کو بلا تکلف منہ میں دو گانہ پڑھ سکے۔ تلخ۔ صغیر

شکم و پُری دہن برآید وضو بشکند و اگر خون در آب دہن برآید اگر رنگ آب دہن را
اگر نہ بکھلے و لا غم بیٹ سے آیا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر ٹھوک میں خون کی اتنی آہیز مثل ہو کہ ٹھوک اس کی دھبہ سے

سُرخ سازد وضو بشکند اگر قے اندک اندک چند بار کرد نزد امام محمد اگر غشیان متحد است
سُرخ ہو جائے اور خون کا رنگ اس پر غالب آجی ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر چند مرتبہ صفوی صفوی نے ہوا امام محمد کے نزدیک اگر منہ

جمع کردہ شود و نزد ابی یوسف اگر مجلس متحد است جمع کردہ شود و خفتن بر پشت یا بر پہلو
ایک ہو تو ٹوٹنے کا اندازہ لگایا جائیگا۔ امام یوسف کے نزدیک اگر ایک ہی مجلس و نشست میں ہو تو جمع کی جاتے گی اور اندازہ لگایا جائے گا بیٹھ

یا تکبیر زدہ پکیزے کہ اگر کشیدہ شود بیفتہ شکنندہ وضو است و خفتن استادہ یا
پاہلو یا تکبیر یا اور کسی چیز کی ایک ٹکڑا کہ اس طرح سنا کہ اگر اسے کھینچ لیا جائے تو گر پڑے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر

نشستہ بدون تکبیر یا در حالت رکوع یا سجود بر ہیئت مسنونہ شکنندہ وضو نیست و دیوانگی و
جنگ لگاتے بغیر سنا۔ یا رکوع یا سجود میں مسنون ہیئت پر جوئے جوئے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا عہ اور دیوانگی و

سستی و بیہوشی در حال کہ باشد شکنندہ وضو است و قہقہہ بالغ در نماز صاحب رکوع
سستی و بیہوشی سے بہر صورت وضو ٹوٹ جاتا ہے رکوع اور سجود والی نماز میں بالغ قہقہہ لگاتے تو وضو

و سجود شکنندہ وضو است و مباشرت فاحشہ شکنندہ وضو است و دست رسانیدن بہ
ٹوٹ جاتا ہے۔ مباشرت فاحشہ اس میں بڑی اور بڑی شرمگاہ کا ٹکڑا دیکھنا کہڑا حاکم میں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کسی حاکم و پردہ کے بغیر اپنی شرمگاہ کھینچنا یا

شرمگاہ خود بدون پردہ و دست مرد اگر زن رابے پردہ رسد نزد امام اعظم وضو نمی شکند و
پہنچانے سے باہر کے عورت کی شرمگاہ کو بے پردہ ہونے سے امام حنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا دوستوں اماموں کے نزدیک وضو

نزد دیگر ائمہ وضو بشکند و خوردن گوشت شتر نزد امام احمد شکنندہ وضو است و
ٹوٹ جائے گا۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے امام احمد کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور

اعتیاد از میں ہر ہمہ اولی است۔

ان سب صورتوں میں اعتیاد زیادہ بہتر ہے

فصل در غسل شستن تمام بدن و آب در دہن و در بینی کردن فرض است

غسل کے بیان میں ہوا بدن و دھونا کا کرنا اور ناک میں پانی دینا فرض ہے

لہ شرف تہذیب یعنی کون کا رنگ غالب ہو جائے غشیان مثل جس میں ایک جگہ بیٹھ بیٹھے چنداقتی بقیہ یعنی اگر کسی چیز کا ایسا سہارا لے کر کہ اگر وہ سہارا توڑ دیا جائے تو یہ
گر پڑے۔ بر ہیئت مسنونہ یعنی جس طرح رکوع و سجود کی سنت ہے۔ سستی یعنی نشہ کی حالت۔ بالغ یعنی جس پر نماز فرض ہو چکی ہے۔ نہ صاحب رکوع جس نماز میں رکوع اور
سجدہ نہیں ہے اس کی جگہ رکھنے سے وضو نہ لگے گا جیسے جنازہ کی نماز یا سجدہ کلاوت۔ مباشرت فاحشہ۔ شہوت کی حالت میں روکی شرمگاہ کا عورت کی شرمگاہ سے ملائی شکنندہ یعنی
عورت یا شرمگاہ کو کھینچنے سے امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا و شستن غسل سے تمام بدن و دھونا کا کرنا کہ ناک میں پانی دینا فرض ہے عہ اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹے
گا لیکن رکوع اور سجود سنت کے طور پر ہونا شرط ہے کہ بیٹھ رات سے دُور ہو اور دونوں بازو زمین سے ٹھہرا دیں مگر ایسا نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

و سنت آں است کہ اول دست بشوید و نجاست حقیقی از بدن پاک کند پستر وضو کند

سونے ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور نجاست حقیقی سے بدن پاک کرے اس کے بعد وضو کرے

لیکن اگر در جائے کہ آب غسل جمع می شود غسل می کند پائے بعد غسل بشوید و سہ بار

اگر ایسی جگہ پر غسل کرے کہ غسل کا پانی اکٹھا ہو رہا ہو تو غسل کے بعد پاؤں دھوئے اور تین مرتبہ سارا

تمام بدن بشوید و بر زن رسانیدن آب در پنج مویہائے بافتہ فرض است و شگافتن مویہائے

بدن دھوئے حرمت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کی جھڑوں تک پانی پہنچانا فرض

ہافتہ ضرور نیست و بر مرد اگر موی سر داشتہ باشد شگافتن موی و شستن تمام آں از

سے بالوں کا کھنکھنا ضروری نہیں ہے اور مرد کے سر کے بال خواہ گندھے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں کھونٹ اور سروں سے

سر تا بن نہ فرض است۔

لیکن ہر ایک سب کا دھونا فرض ہے

فصل۔ مویجات غسل جماع است در قبل باشد یا در دبر مرد یا زن اگر چہ انزال نشود

غسل کر واجب کرنے والی چیزوں میں جماع (معتب) ہے چاہے پیشاب گاہ میں ہو یا باغنا کے راستہ میں مرد کے

دیگر انزال است بجمہنگی و شہوت در بیداری یا در خواب و از خواب دیدن، بعدون انزال

ساتھ باغنا کے راستہ میں یا بجمہنگی کے ساتھ خواہ انزال نہ ہو و سکر انزال سے غسل واجب ہو جاتا ہے جو کوڑ کر اور شہوت کے ساتھ ہو چاہے بیدار

غسل واجب نشود و دیگر حیض یا نفاس چوں منقطع شود غسل واجب گردد

بیداری ہو یا خواب میں یکہ دیکھنے پر بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوتا (۳) حیض و نفاس کے ختم ہونے پر غسل واجب ہوگا

مسئلہ۔ اقل حیض سہ روز است و اکثر آں دہ روزہ و اکثر نفاس چہل روز است

تین روز حیض کی سنے کم سے کم مدت ہے اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے نفاس اقل

واققل آں بعد سے نیست دریں مدت بہر رنگ کہ باشد سوائے سفیدی خالص خون

کے بعد آئے والا خواہ ان کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز ہے اور اس کی کمی کی کوئی حد نہیں اس مدت میں خالص سفیدی

نہ دست بشوید۔ ہاتھ دھوئے اور آب دست کرے خواہ نجاست دلی ہو۔ بر زن۔ حرمت کے سر کے بال اگر گھٹے ہوتے ہیں سب کو دھونا فرض ہے اگر میں گندھی ہوئی ہوں

توصیف بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ بر مرد۔ مرد کے بال خواہ گندھے ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں تمام بال دھونا فرض ہے۔

نہ مہجہات غسل۔ وہ حالتیں جو غسل کا فرض بناتی ہیں۔ در قبل۔ شرگاہ کو کسی شرگاہ میں داخل کر دینا خواہ مٹی خالص نہ ہو۔ انزال۔ مٹی کا ٹھکانا۔ بجمہنگی۔ کوڑ کر۔

از خواب۔ یعنی سوتے ہیں اگر چہ اپنے آپ کو جماع کرتے دیکھا جب تک مٹی نہ لکھے غسل واجب نہیں۔ حیض۔ حرمت کا چاروں خون۔ نفاس۔ وہ خون جو حملت کو بچھ پیرا

ہونے کے بعد آتا ہے تے اقل حیض۔ حیض کی کہ سے کم مدت تین دن ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ نفاس کی کم مدت معین نہیں۔ زیادہ سے زیادہ چالیس

دن ہے۔ حیض و نفاس کے دنوں میں جس رنگ کی بھی طہارت آئے اس کو حیض و نفاس تصور کیا جائیگا سفیدی کے علاوہ۔

عہ اس مدت کے اندر جس رنگ کا خون ہو خالص سفید کے سوا وہ خون حیض کہے۔

حیض و نفاس انگاشتہ شود و اقل ۱۲ روزه پانزدہ روز است آنچه از سہ روز گسترده از دہ روز

کے علاوہ جس رنگ کا بھی خون ہو وہ حیض اور نفاس خندہ ہوگا۔ ہر پاکی کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے حیض میں تین دن سے کم اور دس

زیادہ در حیض دیدہ شود و آنچه از چہل روزہ زیادہ در نفاس دیدہ شود خون استحا ضہ باشد کہ

دن سے زیادہ اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ جو نظر آئے وہ خون استحا ضہ دیکھائی کا شمار ہوگا اور اس کی

مانع نماز روزہ نیست اگر نئے را حیض زیادہ از عادت شود تا دہ روز مرض نہ گفتہ شود و

و اگر نماز روزہ منع نہیں ہوتے اگر عادت کو عادت (مقررہ) سے زیادہ دس روز تک حیض آئے تو اسے مرض قرار نہ دیں گے اور

اگر دہ روز زیادہ شود پس آنچه از عادت زیادہ باشد ہمہ آں استحا ضہ است و مبتدئہ را

دس دن سے زیادہ آئے جو عادت سے زیادہ ہوگا وہ سب استحا ضہ دیکھائی کا خون ہے وہ عورت میں

زیادہ از دہ روز استحا ضہ گفتہ شود و پاکی کہ در میانہ مدت حیض یا نفاس یافتہ شود

کو پہلی بار حیض آتا ہو دس روز سے زیادہ آئے یہ استحا ضہ کہا جائیگا اور وہ پاکی جو حیض یا نفاس کی مدت کے درمیان

حیض و نفاس است۔

بالا جانے مثلاً ایک دن در میان میں حیض نہ آئے وہ بھی حیض و نفاس ہی میں شمار کی جاتی ہے۔

مسئلہ۔ از حیض و نفاس نماز ساقط شود قضائے آں واجب نیست و روزہ را حیض و

حیض و نفاس کی وجہ سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور اس کی قضا واجب نہیں حیض و نفاس کی حالت

نفاس مانع است لیکن قضا واجب شود و جماع در حیض و نفاس حرام است نہ در استحا ضہ

میں نہ در استحا ضہ ہے نہ قضا واجب ہوگی اور حیض و نفاس میں جماع (بہترینی) حرام ہے استحا ضہ میں

و حیض اگر پیش از دہ روز منقطع شود بدون غسل کردن زن وطی را حلال نشود مگر آنکہ وقت

حرام نہیں حیض اگر دس روز پہلے ختم ہو جائے تو بوجہ غسل کے بغیر اس سے بہترینی حلال نہیں ہوتی البتہ اگر اس

نماز کے بغیر روزہ در انقطاع بعد دہ روز بدون غسل ہم وطی حرام است نزد امام اعظم و

ہر ایک نماز کا وقت گزر چکا ہو تو بلا غسل کے بھی حرام ہے دس روز کے بعد حیض ختم ہوا ہو تو امام ابو حنیفہ

نزد اکثر ائمہ بدون غسل حرام است۔

کے نزدیک بغیر غسل کے بھی بہترینی جائز ہے۔ اکثر ائمہ کے نزدیک غسل کے بغیر جائز نہیں۔

لہذا اگر عورت حیض کے دوران میں پاک کی کہ وہ دن میں پاک ہو جائیگا وہ کم از کم پندرہ دن کی پاکی ہے۔ اگر ستر روز سے بھی کم سے کم مدت حیض ہے کہ اور زیادہ سے زیادہ مدت

حیض ہے تو یہ حیض نہ ہوگا بلکہ استحا ضہ ہوگا اسی طرح انسانی مدت نفاس سے زیادہ نفاس نہ ہوگا بلکہ استحا ضہ ہوگا۔ اس حالت میں عورت روزہ نماز اور کی گئی گئی

مثلاً کسی عورت کو پندرہ روز حیض آئے اس ماہ کو دن خون آیا تو سب دن حیض کے خاتمہ کے ہونے تک اگر گیارہ روزہ پاکی تو پھر چار دن حیض کے اور پھر دن استحا ضہ کے

ہونے کے۔ جتنی مدت عورت میں کچھ نہیں آتا شروع ہوا ہے۔ پاکی۔ یعنی حیض و نفاس کے ایام میں اگرچہ خون نہ آئے ہو پھر بھی وہ پاکی کہ گئی ہوگی۔ یعنی نفاس کے

زمن میں نماز صاف ہو جاتی ہے۔ روزوں کی اجازت نہیں ہے عین وہ قدر کہ کہنے میں گت وقت نماز سے۔ مثلاً اگر عورت طہر کے دن کی وقت میں پاک ہو گئی تو اور طہر کا وقت

آجائے تو وہ دن غسل کے جماع جائز ہوگا اور اگر طہر کے آخر وقت میں پاک ہو گئی تو طہر کا آخر وقت بھی باقی تھا کہ وہ غسل کے پہلے سے پاک نہ کی نیت باندھ سکتی تو عورت

وقت شروع ہونے پر وہ دن غسل کے جماع جائز ہوگا۔

مسئلہ۔ بے وضو راست رسائیدن بمصحف طے پرودہ جائز نیست و خواندن متراکن

بے وضو بغیر حالت اور پرودہ کے (مشائیک دوماں کے بغیر) متراکن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں اور قرآن شریف

جائز است و در حالت جنابت و حیض و نفاس خواندن قرآن ہم جائز نیست نہ در آمدن

پڑھنا (زبان یا ہاتھ لگانے بغیر) جائز ہے۔ (ناپاکی غسل کی ضرورت) کی اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا اور

مسجد و نہ طواف کعبہ۔

مسجد میں آنا اور طواف کعبہ کرنا بھی جائز نہیں۔

فصل۔ در نجاسات۔ بول جانور کے کہ گوشت احوال است و بول اسب و پس افگندہ

نجاسات کے بیان ہیں۔ ایسے جانور کا پیشاب جس کا گوشت حلال ہو اور گھوڑے کا پیشاب اور ان پرندوں کی بیٹ

پرندگان حرام گوشت نجس است بہ نجاست خفیفہ کمتر از ربع پارچہ عفو است

جن کا گوشت حرام ہو ناپاک ہے۔ نجاست خفیفہ (بھلی) کے ساتھ اس کا حکم یہ ہے کہ جو حقیقی سے کم کرے

یعنی از چہارم حصہ تختہ یا دامن یا تریز یا استین اگر کمتر از ایلاید نماز را مانع نہ باشد

پرنگی جوئی جو نہ معاف ہے یعنی تختہ کا جو حقیقی یا دامن یا تریز یا استین کا جو حقیقی حصہ سے کم کرے اور نماز پڑھنا ممنوع نہ ہوگا مگر

لیکن آب را فاسد کند و پس افگندہ پرندگان حلال گوشت سوائے ماکیان و بلط پاک است و

پانی طراب ہو جائے گا اور مرغی و بیل کے علاوہ ان پرندوں کی بیٹ جن کا گوشت حلال ہے ناپاک ہے اور

بول آدمی اگرچہ طفل صغیر باشد و بول خر و جانوران حرام گوشت و پس افگندہ آدمیاں و چہار

آدمی کا پیشاب چاہے وہ چھوٹا (کعبہ) کیوں نہ ہو اور گدھے کا اور ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حرام ہے اور انسانوں کا پاخانہ

پایگاں نجس است بہ نجاست غلیظہ و ہچنین خون سائل ہر جانور و شراب انگوری و منی۔

اور چوہوں کا پاخانہ نہ نجاست غلیظہ (گاڑھی ناپاکی) سے ناپاک ہے۔ اسی طرح ہر جانور کے پینے والے خون اور مرغی شراب آدمی کا حکم ہے

مسئلہ۔ در نجاست غلیظہ۔ مقدار در ہم یعنی مساحت عرض کف در دقیق و مقدار چہار و نیم

نجاست غلیظہ اگر چستی ہو تو ہاتھ کی پھینکی کی چوڑائی کے بقدر اور گاڑھی جو تھوڑے چار ماشہ

ماشہ در غلیظ عفو است لیکن آب را فاسد کند۔

کی مقدار معاف ہے مگر اس سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ و پس خوردہ آدمی اگرچہ کافر باشد و اسب و جانوران حلال گوشت و عرق

آدمی کے کھانے جوئے دکھانے وغیرہ) کا پانی مانہ خواہ وہ کافر ہو اور جانور حلال گوشت کی حلال گوشت کا پانی

نہ ہے پر وہ جو کھلا انسان پینے کے لئے یا قرآن پڑھنے کے لئے اس کو پڑھنا جائز ہے۔ بے وضو کے لئے خدا قرآن پڑھنا جائز ہے۔ بے وضو کے لئے قرآن پڑھنا جائز ہے۔ بے وضو کے لئے قرآن پڑھنا جائز ہے۔

پس ہاں کہ ہے، و طواف کعبہ کر سکتے ہیں بول چیشاب۔ پس انگہ وہی بیٹ۔ حرام گوشت جن کا گوشت کھانا حرام ہے نہ نجاست۔ گندہ خفیفہ۔ بھلی۔ تریز کی سبکیاں وہی یعنی

مرغیہ بلط کی بیٹ ناپاک ہے مگر جو غلیظہ نہ ہو۔ سائل پینے والا شراب انگوری انگور سے بنی ہوئی شراب مدہم۔ روپے ڈالنا چاندی کا ایک سکہ تھا۔ قریبی۔ یعنی نجاست غلیظہ۔ گاڑھی۔

در مسند احمد

مسئلہ۔ منی غلیظ خشک اگر از پارچہ تراشیدہ شود پارچہ پاک گردد و شمشیر و مانند

کڑھی منی خشک اگر پکڑے ہر سے خرمن دی جائے تو پکڑا پاک ہو جائے گا۔ تلوار اور اس کے مانند

آں از مسح کردن پاک شود و زمین نجس اگر خشک شود و اثر نجاست باقی نہ ماند برائے

دوسری چیزیں ہر سے اگر نجاست ہلچلے اور صاف کردی جلتے تو پاک ہو جاتی ہیں۔ ناپاک زمین اگر صاف چلتے

نماز پاک شود نہ برائے تیمم و همچنین دیوار و خشت مفروش و درخت و گیہ غیر مقطوع و

اور ناپاک کا اڑیانی ہے۔ کردہ نماز کے واسطے پاک شمار ہر گی کریم اس سے ہمار نہیں۔ اسی طرح دیوار اور فرش میں لگی ہوئی پختہ اینٹ اور

مقطوع بدون شستن پاک نشود۔

درخت اور غیر کاٹی ہوئی محاس اور کاٹی ہوئی محاس دھوئے بغیر پاک قرار نہ دیں گے۔

مسئلہ۔ نجاست کہ نمودار باشد بہ شستن مقدارے کہ عین اوزائل شود نزد امام اعظم پاک

نظر آئے والی نجاست اتنی مقدار میں دھوئے سے کہ نجاست کے اجزاء باقی نہ رہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک پاک

شود و نزد بعضے بعد زوال عین سہ بار باند شست و ہر بار اگر ممکن

کاظم ہوگا۔ بعض کے نزدیک نجاست کے اجزاء زائل ہونے کے بعد تین بار دھونا چاہئے اور ہر مرتبہ اگر پکڑنا

باشد باید افشرد و الا خشک باید کرد تاکہ تقاطر نہ ماند و نجاست کہ نمودار نہ باشد آں را

لمکن ہو پکڑا جائے ورنہ اس خشک کرنا چاہئے کہ قطرے پگھلے بند ہو جائیں اور نظر نہ آئے والی نجاست کو تین بار یا

سہ بار یا ہفت بار یا بد شست و ہر بار باید افشرد و سرگیں اگر سوختہ خاکستر شود نزد امام

سات بار دھونا اور ہر مرتبہ پکڑنا چاہئے اور حریر کو اگر مسدا کر داکھ کر دیا گیا ہو تو امام

محمد پاک شود نہ نزد امام ابی یوسف و همچنین خراگر در نمک سارافت و نمک شود پاک

محمد کے نزدیک پاک ہے امام ابو یوسف پاک قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر کھانک کی کان میں گزرا نمک بن جائے تو امام

شود نزد محمد نہ نزد ابی یوسف و پوست مردار بد باغت پاک شود

محمد کے نزدیک پاک اور امام ابو یوسف کے نزدیک ناپاک ہے۔ مزار کی کھال و باغت و مسالہ لگانے اور بچنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ آب جاری و آب کثیر از افتادن نجاست در آں یا گزشتن آں بر نجاست

جاری یا کثیر پانی میں اگر نجاست گر جائے یا اس پر سے گزر جائے تو پانی اس وقت تک ناپاک

نہی غلیظ کڑھی منی مانند آں۔ یعنی ہر وہ چیز جو صحت اور ہوا اور اس میں نجاست کے اجزاء دھس سکیں جیسے کچے برتن وغیرہ۔ نہ ہلکے تیمم ساس طرح کی زمین پر نماز جائز

ہوگی تیمم جائز ہوگا۔ خشک مفروش۔ یعنی کئی اینٹ جو فرش پر لگی ہوئی ہے اگر جڑ ہے تو پھر دھسنے سے پاک ہوگی۔ مقطوع۔ یعنی ہلکی چیز نہ نمودار باشد۔ یعنی دیکھنے میں آئے۔

مقدارے۔ یعنی اتنا دھوا ضروری ہے کہ اس نجاست کے اجزاء زائل ہو جائیں۔ دھونے کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے۔ مہ یا پختہ۔ پکڑنا چاہئے۔ تقاطر قطرے

چنانچہ ہوا ضروری ہے۔ ہفت بار مسح ہے۔ سرخس۔ گزرا۔ کھانک۔ نمک کی کان کے باغت کھل کی رگھائی۔ رہنماست۔ پانی کے تین وصف ہیں۔ نمک۔ مردہ۔ بڑا اگر نجاست

کے گرنے سے کوئی ایک صف چل جائیگا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

نجس نه شود مگر وقتیکه از نجاست رنگ یا مزه یا بود در آن ظاهر شود.

نہیں ہوگا جب تک کہ **نماست** کا رنگ یا مزہ یا بو پانی میں ظاہر نہ ہو جائے۔

مسئله اگر گ در جدول آب جاری نشسته باشد یا مردارے در آن افتاده

اگر کت چار دی پانی کی نالی میں بیٹھا ہوا ہو یا اس میں مڑوا کر جاسے یا

باشد یا متصل میزب نخواست افتاده باشد و آب سقف در باران ازاں میزب رواں

پر نالہ کے قریب نہایت گر مٹی ہو اور بارشوں میں چھت کا پانی اس پر نالے سے

شود پس اگر اکثر آب به سنگ و نخواست رسیده روان می شود نجس باشد و الا

بچے کے پس از پائی کا زیادہ حصہ جتنے اور نہایت تک پہنچ کر بہرہ ور رہا ہو تو پائی ناپاک دھن

پاک باشد۔

پاک جو کا -

مسلمہ آپ قلیل باندک نجاست نجس شود۔

تھوڑا پانی تھوڑی نجاست سے ناپاگ ہو جاتا ہے۔

مسئله قلّیتین که پنج مشک آب باشد هر مشک مقدار صد رطل که یک من و پنج

”مٹے پاں جہیں باغِ مشک پاں ہو ہر مشک میں سہوِ رطل کی مقدار پاؤں ہو جس کے ہندوستان

سیر ایل دیار باشد مجموع پنج من و بست و پنج آثار نزد ائمه کثیر است و نزد امام اعظم

حساب سے ایک من پچیس سیر ہوتے ہیں۔ اہم ان کا مجموعہ پانچ من پچیس سیر ہوتا ہے اکثر اترے کے نزدیک پانی کی

آب کثیر که آن است که از حرکت دادن یک طرف طرف دوم متحرک نشود و متاثر نماند

فقار کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے عزیز کے نزدیک مشیر پانی دو ہے کہ ایک کنارے کے پانی کو پلانے سے دوسرے کنارے پر

آل را به ده ذراع در ده تفتد بر کرده اند.

مالی نہ ہے۔ مافیہ (بجائے نقد) نے شہر کی مقدار دس ہاتھ لبا اور دس ہاتھ چڑھا کر دی ہے۔

مسئلہ درجہ اگر جانورے اُفتد و نبرد پس اگر آسانیدہ شود یا پاره پاره شود

گھڑی میں اگر چاند گر کر جلتے پھر پھٹل جاتے ٹکڑے ٹکڑے ٹوٹے ہو گیا ہر

ہے کہ وہ دل پانی کی نالی پر تڑپتا ہے۔ سفوف چھت۔ دواؤ پاک۔ یعنی وہ پانی سے زیادہ ہے۔ نہایت کوٹھ کر گڑا ہے تو سب پانی ناپاک ہے مگر اب قیلیل

فدائین۔ فدا کا ستیہ ہے۔ فدا۔ پانی کے تھے کہ کہتے ہیں۔ دو تھے پانی ہندوستان کے حساب چاہی میں میر جو تھے۔ اکثر ان پانی کی اس مقدار کو
 فیکٹر کہتے ہیں اور اس سے کم کہ کہیں۔ احاف اس شخص کے پانی کو فیکٹر کہتے ہیں جس کے ایک کنارے پر غسل کر کے باوجود کرنے سے دوسرے کنارے کا پانی نہ بڑے متاثرین

تہ جاہ کنواں۔ آنا سیدہ شود۔ پھول جائے۔ بارہ بارہ شود۔ چٹ جائے۔

تمام آب آن چاہ کشیدہ شود و اگر نہ پس اگر جانور کلان است مثل گڑبہ یا کلاں تر

توس کنویں کا تمام پانی نکالو جائے گا اور اگر سب زرد کر پھولا پھٹا نہ ہو تو سارا پانی نہیں نیچے گا پس اگر بڑا

اڑاں نیز تمام آب چاہ کشیدہ شود و ہچنین اگر سہ جانور متوسط باشند مثل کبوتر

جانور شلا بلی یا اس سے (بھی) زیادہ بڑا ہو تب بھی سارا پانی نکالو جائیگا۔ اس طرح اگر تین اور درجہ کے جانور ہوں مثلاً بکڑ

و اگر جانور خرد است مثل موش و عصفور از مردن آن بست دلو کشیدہ شود تاسی و

نوسارا پانی نکالیں گے اگر جانور پھرنا ہے مثلاً بواہ جسٹیا تو ان کے مرنے پر جیس سے تیس ذول تک لگائے جائیگے

از مثل کبوتر چل دلو کشیدہ شود تا شصت و سہ عصفور حکم یک کبوتر دارد۔ واللہ اعلم

اور کبوتر کی مانند مرنے پر چالیس سے ساٹھ تک نکالیں گے تین جزیں کا حکم ایک کبوتر کا سا ہے۔ واللہ اعلم

فصل۔ در تیمم۔ اگر مصلیٰ بر آب قادر نباشد بہ سبب دوری آب یک کردہ و کردہ

تیمم کے بیان اگر نہ پڑھنے والو پانی کے ایک کردہ دوری ہو چار ہزار قدم کا ہوتا ہے

چار ہزار قدم یا بہ سبب خوف حدوث بیماری یا درنگ در شفا یا زیادت

کے باعث پانی پر قادر نہ ہو یا بیمار پڑ جائے یا دیر میں شفا پانے ہوئے کا

مرض یا خوف دشمن یا درندہ یا خوف تشنگی یا میسر نہ شدن و دیار کسن اور اجازت

اندیشہ یا مرض کی زیادتی یا دشمن یا درندہ یا پیاس کے خوف سے یا ذول باری میسر نہ ہونے

کہ عوض وضو غسل تیمم کند بر جنس زمین خاک باشد یا ریگ۔ یا چونہ یا گچ یا سنگ مرخ

کی ہنٹ پر قادر نہ ہو تو اس کے لیے وضو اور غسل کے عوض تیمم جائز ہے تیمم زمین کی ہنٹ سے کیا جائے وہ مٹی جو

یا سیاہ یا مرمر بشرطیکہ پاک باشد۔

یاد رہے یا چونہ یا گچ یا مرخ سیاہ یا مرمر یا سنگ مرمر بشرطیکہ پاک ہو۔

مسئلہ۔ اول نیت تیمم کند و ہر دو دست بر زمین زدہ یک بار بر تمام روئے بمالد و باز بر

پہلے تیمم کی نیت کرے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مار کر ہلوسے چھروسے پڑے پھر دونوں

زمین زدہ بر ہر دو دست با آرنج بمالد ایں سہ چیز در تیمم فرض است اگر مقدار

ہاتھ زمین پر مار کر کمینوں سمیت دونوں اعضاء پڑے۔ تیمم میں یہ تین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ہاتھ یا ہیرے

سے واگرتہ یعنی جانور گر پھولا پھٹا نہیں ہے۔ گڑبہ بلی۔ کلاں تر۔ جیسے انسان۔ بکری۔ متوسط۔ درمیانہ۔ موش۔ بواہ۔ عصفور۔ چھڑیا۔ دگر۔

یعنی وہ فعل جس سے عام پر پانی پھر جائے۔ مصلیٰ نماز پڑھنے والا۔ کردہ۔ چار ہزار قدم کا فاصلہ ایک میل۔ حدوت۔ پیدائنا۔

سے دست دسی جیسی زمین۔ جو چیزیں کر دکھو جاتے۔ جیسے کرکڑی وغیرہ یا پھلنے سے پھل جاتے۔ جیسے سنا۔ چاندی۔ یہ جس زمین سے نہیں ہیں۔ نیت۔ یعنی کسی

ایسی مقصود ہدایت کے واسطے سے تیمم کرے جو بدون ہدایت کے ادا ہو سکتی ہو۔ آرنج۔ کوئی۔ سہ چیز نیت۔ ہیرہ کا سح۔ اعضاء کا سح۔

و باکی از حیض و نفاس فرض می شود۔

فرض بر حال ہے۔

مسئلہ۔ اگر وقت بقدر تحریمہ باقی باشد کہ کافر مسلمان شد یا طفل بالغ گشت یا مجنون

اگر وقت بجز تحریمہ کی مقدار باقی ہو کہ کافر مسلمان ہو جائے یا مجنون بالغ ہو جائے یا دیوانہ

عاقل شد نماز بروئے فرض شد و بعد انقطاع حیض و نفاس بقدر غسل و تحریمہ اگر

ماکول ہو جائے تو سب از اس بر فرض ہر گز نہ اور حیض و نفاس ختم ہونے کے بعد نماز کا وقت اگر اتنا

وقت نماز باقی باشد نماز فرض شود۔

باقی ہو کہ غسل کرے یا بجز تحریمہ کرے تو نماز فرض ہر گز نہ۔

فصل۔ وقت نماز فجر از طلوع صبح صادق است تا طلوع کناہ آفتاب و وقت ظہر بعد

نماز فجر کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے آفتاب کا کناہ طلوع ہونے تک ہے اور ظہر کا

زوال است تاکہ سایہ ہر چیز بچند او شود سوائے سایہ اصلی و آل یک نیم قدم

وقت زوال کے بعد سے اس وقت تک رہتا ہے کہ سایہ اصلی کے علاوہ ہر شے کا سایہ اس کے برابر برقرار رہے وہ

در ساون باشد و پس و پیش آل چہار ماہ یک یک قدم بیفزاید و بعد ازاں در ہر ماہ

ساون میں سایہ اصلی ڈیڑھ قدم ہوتا ہے اور اس سے پہلے اور بعد کے چار ماہ میں ایک ایک قدم بڑھ جاتا ہے اور اس کے

دو دو قدم بیفزاید تاکہ در ماہ ماہ وہ نیم قدم باشد و قدم عبارت از ہشت ہر چیز

بعد ہر ماہ دو دو قدم بڑھتا ہے یہاں تک کہ دائرے کے محیط میں سایہ اصلی ساڑھے دس قدم کا ہوگا قدم سے مراد ہر چیز کا ساون

است ایس قول امام ابو یوسف و محمد و جمہور علماء است و از امام اعظم ہم روایت است

حکم امام ابو یوسف امام محمد اور جمہور علماء میں فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت

ایں چنین و روایت مفتی بہ از امام اعظم آل است کہ وقت ظہر باقی ماند تاکہ سایہ ہر چیز

اسی طرح ہے امام ابو حنیفہ کا جس قول پر اتنی ہے کہ ظہر کا وقت اس وقت تک باقی رہے گا کہ سایہ

دو چند آل شود سوائے سایہ اصلی و بعد گذشتن وقت ظہر بر ہر حصہ دو قول وقت

اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دو گنا باقی رہے ظہر کا وقت ختم ہونے پر دونوں قول کے مطابق حصہ کا

نہ صحت صحت۔ صبح کا ذب وہ سفیدی کہلاتی ہے جو کہ طوائف نوردار ہوتی ہے جو کہ اس صبح کی افق تعیین نہیں کرتا ہے۔ اس لیے اس صبح کو کاذب کہاجاتا ہے۔ اس کے

بعد ایک سفیدی آسمان کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے جس کے ساتھ افق بھی روشن ہو جاتا ہے تو گویا افق کی سفیدی سے اس صبح کی تعیین کر دی ہے لہذا اس کو صادق کہا

جاتا ہے نہ ملتی ہے۔ امام صاحب اور صاحبین کے اقوال کی بری تشریح صوفی پر ملاحظہ فرمائیں۔ کہ وقت عصر۔ صبح پہلا پٹنہ سے پہلے نماز عصر کا رکعت درست ہے

اس کے بعد کا وقت مکروہ ہے۔ وہ یعنی اس نماز کی قضاء اس پر لازم ہوگی اور اگر وقت میں اس قدر گنجائش نہیں ہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض نہ ہوگی وہ ہر چیز

کے ساتھ اس کے بڑھنے میں مددگار اصلی کو شمار نہیں کرتے ہیں

عصر است تا کہ آفتاب زرد و بے شمع نشود و بعد ازاں وقت عصر مکروہ اسبت تا

وقت ہے یہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سورج پھیلا اور بے نور و بے شمع نہ ہو اس کے بعد غروب آفتاب تک

غروب آفتاب در آل وقت عصر ہماں روز بکراہت تحریمی جب از است و دیگر نماز

عصر کا وقت مکروہ ہے اس وقت میں اسی دن کی عصر کی نذر بکراہت تحریمی جائز ہے اور دوسری

فرض و نفل جائز نیست و بعد غروب آفتاب وقت مغرب است تا غروب شفق سرخ

درم و نفل نماز جب از نہیں آفتاب غروب ہونے کے بعد سرخ شفق کے غائب ہونے

نزد اکثر علماء و نزد امام اعظم بر قولے تا شفق سفید وقت مغرب باقی ماند

تک اکثر علماء کے نزدیک مغرب کا وقت ہے امام ابوحنیفہ کے ایک قول کے مطابق مغرب کا وقت سفید

لیکن بعد انہو ستارگان نماز مغرب مکروہ باشد بہ کراہت تنزیہی و بعد گزشتن

شفق کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے اگر ستارے زیادہ نکل آئے کے بعد نماز مغرب کا مکروہ وقت ہوگا لیکن یہ کراہت تنزیہی

وقت مغرب بر حد و قول وقت عشاء است تا نصف شب نزد جسمہ و نزد امام

اعظم (اولی) ہے مغرب کا وقت ختم ہونے پر دوڑوں قیوں کے مابقی عشاء کا وقت شروع ہو کر نصف شب

اعظم تا صبح بہ کراہت تحریمی و وقت وتر بعد اذانے عشاء است تا طلوع صبح و

تک جسمہ (اکثر علماء) کے نزدیک باقی رہتا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک نصف شب کے بعد صبح تک بکراہت تحریمی

تاخیر ظہر در گراما تاخیر عشاء تا ثلث شب و در روشنی روز خواندن صبح بہ حدیک بقراءت

وقت باقی رہتا ہے و ترا وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد صبح کے طلوع ہونے تک ہے عری کے موسم میں نماز ظہر (اچھا) تاخیر سے پڑھاوا

مسنون نماز ادا کنند و اگر فساد و ظاہر شود باز بقراءت مسنون ادا کنند مستحب است و در و گ

عشاء کو نماز رات تک اور صبح کی نذر اچھاے در روشنی میں پڑھاوا اس حد تک کہ اگر نماز فاسد ہو جائے تو مسنون طریقہ کے ساتھ

نماز یا نزد فقیر تعجیل اولی است۔

ا) اس کے مستحب ہے اور دوسری نمازوں میں کہ مصنف کے نزدیک تعجیل (جلد پڑھاوا) زیادہ بہتر ہے۔

لے وہاں وقت غروب آفتاب کے وقت صرف اس روز کے عصر کی نماز ہو جائے وہ بھی کراہت تحریمی کے ساتھ۔

شفق غروب آفتاب کے بعد ابتداء افق پھر قرآن ہے اس کے بعد وہ پھر سفیدی آتی ہے امام صاحب شفق سے سفیدی مارتی ہے۔ دیگر امام شری کی شفق کہتے ہیں۔

لے اتوار کثرت۔ ہر دو قول یعنی مغرب کا آخری وقت شرفی کو کہا جائے یا سفیدی کو۔ نزد جسمہ۔ اس سے حکم ہوتا ہے کہ مصنف کے نزدیک عشاء کے آخری وقت میں اختلاف

ہے لیکن فقہی دیگر مہر کتابیں اختلاف کو ظاہر نہیں کرتی ہیں بلکہ سب کے نزدیک ایک تہائی شب تک وقت مستحب ہے اور نصف شب تک مباح اور نصف شب کے بعد حرام کہنا

تہ بعد اذانے عشاء۔ یہ صاحبین کا قول ہے۔ امام صاحب کے نزدیک قرآن عشاء کا ایک ہی وقت ہے۔ البتہ عشر پہلے اور پھر میں پڑھاوا واجب ہے۔ در روشنی یعنی صبح

کی نماز اس قدر اچھاے کہ پڑھاوا مستحب ہے کہ نماز مسنون قراءت کے ساتھ پڑھی جائے اور پھر بھی اس قدر وقت باقی رہ جائے کہ اگر فساد کی وجہ سے نماز کا نا انصوری ہو جائے تو

مسنون قراءت سے اس کو روکا جائے۔

سایہ اصلی کی بخش سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ حسب ذیل اصطلاحیں سمجھ لی جائیں۔

۱۔ قدم۔ ہر شے کے قدم کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں جو ساتھ دقیقہ کا ہوتا ہے۔

۲۔ دقیقہ ساتھ آن کا ہوتا ہے۔

۳۔ آن۔ جس میں گیارہ بار اللہ کہا جاسکے۔

۴۔ ساعت یا گھڑی ساتھ پل کی ہوتی ہے۔

۵۔ پل ساتھ دینے کی ہوتی ہے۔

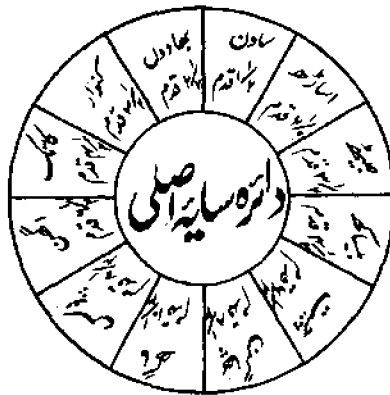
۶۔ ریزہ۔ وقت کی وہ مقدار جس میں دو حرفی لفظ مثلاً "آن" کہا جاسکے۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں سات مہینوں کا حساب اس طرح دیا ہے کہ سادوں کا سایہ اصلی ڈیڑھ قدم بتایا ہے۔ پھر اس سے پہلے تین مہینوں اور بعد کے تین مہینوں میں ایک ایک قدم کا اضافہ ہونا بتایا ہے۔ جس کو اس طرح ملاحظہ کیا جائے۔

بیگناکھ	جینٹھ	اساڑو	سادوں	بھاڈوں	کنوار	کاکھٹ
۴/۴	۳/۴	۲/۴	۱/۴	۲/۴	۲/۴	۲/۴

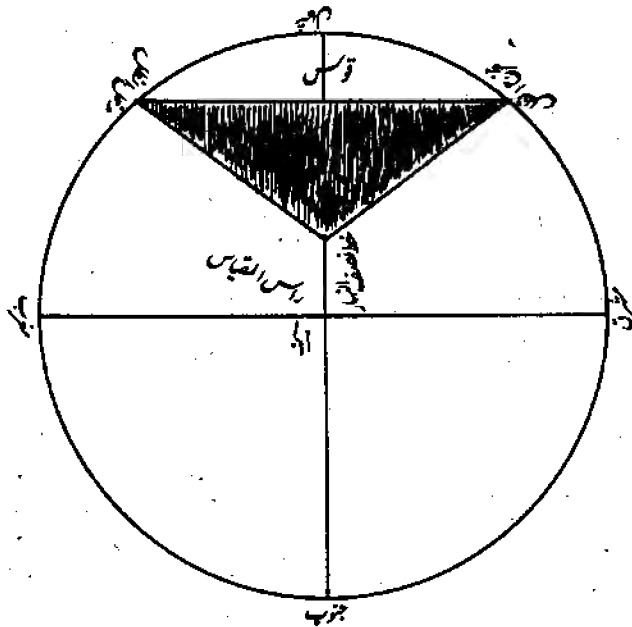
ان سات مہینوں کے علاوہ باقی ماندہ مہینوں میں دو دو قدم دونوں طرف زیادہ بڑھائے جائیں۔

چیت	چھاگن	اگھ	پلوہ	اگھن
۶/۴	۸/۴	۱۰/۴	۸/۴	۶/۴



ام صاحب کے ایک قول کے مطابق اور صاحبین کے نزدیک ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ اس چیز کے برابر رہے۔ بڑھنے پر وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ام صاحب کا مفتی یہ قول یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہر چیز کے سایہ اصلی کے علاوہ دو گنا سایہ ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سایہ اصلی کے پیمان کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بالکل ہموار زمین پر ایک دائرہ بنا لو اور دائرہ کے بالکل بیچ میں قطر دائرہ کے جو خطائی سے بڑی نوکیلے سر کی ایک کھڑی گاڑ دو۔ جب سورج طلوع کرے گا تو اس کھڑی کا سایہ دائرہ سے باہر نکلا ہوا ہوگا جو ان سورج چڑھے گا سایہ کم ہوتا ہوا دائرہ کے اندر داخل ہونا شروع ہو جائے گا۔ دائرہ کے محیط پر جب یہ سایہ پہنچے اور اندر داخل ہونا شروع ہو تو محیط پر اس جگہ ایک نشان لگا دو۔ جہاں سے سایہ اندر داخل ہو رہا ہے۔ پھر دوپہر بعد یہ سایہ بڑھ کر دائرہ کے محیط سے نکلنا شروع ہوگا۔ جس جگہ محیط سے یہ سایہ باہر نکلے اس جگہ بھی محیط پر نشان لگا لو۔ پھر ان دونوں نشانوں کو ایک خط مستقیم کھینچ کر ملا دو۔ اب محیط دائرہ کے اس قوسی حصہ کے نصف پر جو کہ ان دونوں نشانوں کے درمیان ہے ایک نشان قائم کر کے اس کو خط مستقیم کے ذریعے جو مرکز پر دائرہ پر سے گزرے محیط تک پہنچا دو یہ خط نصف النہار کہلائے گا اور جو سایہ کہ اس خط پر پڑے گا وہ سایہ اصلی کہلائے گا۔



جدول اقدار سایه اصلی

طول البد	عرض البد	۱۲ مرت	۱۱ دو	۱۰ جدی	۹ قوس	۸ مقرب	۷ میزان	۶ سنبله	۵ اسد	۴ مطران	۳ جوزا	۲ ثور	۱ حمل	نورال آفتاب در بروز
		۱۰۵	۱۰۰	۹۵	۹۰	۸۵	۸۰	۷۵	۷۰	۶۵	۶۰	۵۵	۵۰	نصف الشمس
قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	قدم دقیقه	استقام دقیقه
۴۲	۱۹	۴	۵	۹	۵	۴	۲	۵۵	۲۰	۲۲	۲۰	۵۵	۲۵	احمد نگر (بستی)
۴۵	۱۹	۴	۴	۹	۴	۲	۲	۴	۰	۲۱	۰	۴	۲	الک آباد
۴۲	۲۱	۲	۴	۹	۴	۲	۲	۴	۸	۱۲	۸	۱۲	۴	سارست
۵۲	۱۲	۲۳	۱۲	۰	۱۲	۲۳	۲۵	۱۳	۸	۱۲	۸	۱۲	۴	گلکت
۸۸	۲۲	۲۹	۲۱	۴	۲	۲۹	۵۰	۱۸	۱۲	۱۱	۱۳	۱۸	۵۰	احمد آباد محنت
۴۲	۲۳	۴	۴	۴	۴	۳	۳	۲	۲	۱	۲۲	۲	۲	مرشد آباد
۳۸	۲	۵	۳	۲	۲	۵	۱	۲	۲	۱	۲۲	۲	۲	الک آباد
۸۸	۲۳	۱۱	۵	۴	۴	۵	۱۵	۱۸	۲۲	۱۲	۲۲	۲۲	۲۵	بنارس
۸۱	۲۵	۵	۴	۴	۴	۲	۲	۲	۲	۱۹	۲۲	۲۲	۲۵	پشند
۵۲	۲۸	۲۲	۱۹	۱۲	۱۹	۲۳	۲۵	۲۹	۲۲	۱۹	۲۲	۲۲	۲۵	جون پلور
۸۲	۲۵	۲۴	۲۲	۱۴	۲۲	۲۴	۲۶	۵۱	۲۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۶	گفتو (دیش آباد)
۸۵	۲۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	آگره
۱۲	۲۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	بدرین
۸۲	۲۵	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	سنبل
۴۲	۲۴	۲۶	۲۳	۱۴	۲۲	۲۶	۲۸	۵۱	۲۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	دلی
۸۰	۲۴	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	پانی پت
۵۹	۵۵	۲۹	۲۶	۲۰	۲۶	۲۹	۳۰	۵۳	۲۴	۲۲	۲۲	۵۲	۳۰	هر دور
۴۸	۲۶	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	سر پند
۵	۱۰	۳۱	۲۹	۲۲	۲۹	۳۱	۳۲	۵۵	۲۸	۲۲	۲۲	۵۱	۲۸	لاهور
۴۹	۲۸	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	کابل
۱۰	۲	۳۰	۲۲	۲۰	۲۲	۲۴	۲۸	۳۸	۲۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۴۸	۲۸	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۳۶	۲۵	۵۲	۵۹	۵۲	۵۹	۵۲	۳۸	۵۹	۲۸	۲۶	۲۶	۵۹	۲۸	
۴۴	۲۸	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۱۲	۲۸	۵۲	۵۹	۵۲	۵۹	۵۲	۳۹	۴۰	۲۸	۲۶	۲۶	۵۹	۲۸	
۴۴	۲۹	۵	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۱	۲۳	۵۸	۴	۹	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۴۸	۲۹	۹	۴	۸	۴	۵	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۱۳	۵۸	۱۵	۳۱	۳۵	۳۱	۱۵	۴	۲۳	۱۲	۵۰	۱۲	۲۳	۴	
۴۴	۲۰	۴	۸	۹	۸	۴	۲	۱	۲	۲۱	۲۲	۵۱	۲۸	
۴۹	۲۸	۱۸	۳۵	۳۵	۳۵	۱۸	۲	۲۵	۱۵	۵۱	۱۵	۲۵	۸	
۴۳	۳۱	۴	۹	۹	۹	۴	۲	۲	۲	۱	۲۴	۲۴	۲	
۲۴	۲۶	۳۴	۰	۱۰	۰	۳۶	۲۲	۳۶	۲۴	۱	۲۴	۲۴	۲	
۴۹	۳۴	۴	۹	۹	۴	۴	۳	۳	۱	۱	۱	۳	۴	
۱۸	۳۰	۱۵	۵۵	۱۲	۵۵	۱۵	۳۹	۰	۲۶	۲۰	۲۶	۳	۴	

مگر برائے انتظار جماعت و در وقت طلوع آفتاب و میانہ روز و وقت غروب سوائے

البتہ انتظار جماعت کی خاطر تیر میں مسافرت میں سونہ طرح ہونے نصف النہار اور سورج غروب ہونے کے وقت اس دن

عصر آں روز دیگر میچ نماز جائز نیست و نہ سجدہ تلاوت و نماز جنازہ و

کی عمر کے علاوہ نہ کرتی اور نماز جائز ہے اور نہ سجدہ تلاوت و نماز جنازہ قر کے وقت

در وقت فجر سوائے سنت فجر و بعد عصر پیش از زردی آفتاب و پیش از مغرب نفل

میں قر کی سنتوں کے علاوہ اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب پھیلنا ہونے اور مغرب

کروہ است و قضا جائز است۔

سے پہلے نفل کروہ ہے البتہ قضا جائز ہے۔

فصل۔ اذان و اقامت برائے ادا و قضا مسنون است و صفت آں معروف

اذان اور قضا دونوں کے لیے اذان و اقامت مسنون ہیں ان کی حریمت معروف و مشہور ہے

است و مسافر را ترک اذان کروہ است و ہر کہ در خانہ نماز گزارد اذان مصر

اور مسافر کے لیے اذان ترک کرنا مکروہ ہے اور محضر میں نماز پڑھنے والے کے لئے

اور ا کافی است۔

عمر کی اذان کافی ہے

فصل۔ در شروط نماز۔ شروط طہارت بدن مصلی است از نجاست حقیقی و عکسی

نماز کی شرطوں میں نماز پڑھنے والے کے بدن کا حقیقی اور عکسی نجاست سے

چنانچہ بالا گذشت و طہارت پارچہ و طہارت مکان و استقبال قبلہ و ستر

پاک ہونا ہے بیسہ کہ اوپر بیسہ کیا جا چکا ہے اور جسکے کا پاگ ہونا اور قبلہ رخ ہونا اور اس حدت

عورت مرد را از زیر ناف تا زیر زانو و همچنین کمینہ را با زیادت شکم و پشت

بدن کا چھونا ہے پر مشیدہ رکھنا نماز میں ضروری ہے مرد کے لیے یہ ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہے اور عورت کے لیے اس کے علاوہ

نہ وقت طلوع۔ طلوع آفتاب نصف النہار اور غروب کے وقت کئی نماز جائز نہیں اگر کسی بدن کی عمر کے مکروہ غروب کے وقت بھی کراہت نوری کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے۔ فقہاء ہر است۔

نوری نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے عصر کی نماز کے بعد آفتاب کی زردی سے پہلے قضا نمازیں پڑھنا جائز ہے نہ اور اعتقاد میں فرض نماز وقت میں دکانی جہاں جہاں وقت کے بعد

دونوں صورتوں میں اذان و تکبیر کا ضروری ہے۔ تاویج عیدین۔ در کے لئے مسنون نہیں ہیں نہ نجاست حقیقی۔ یعنی اگر نماز کے بدن پر حقیقی نجاست کی وہ مقدار لگی ہو جو مسحات

نہیں ہے نہ نماز درست نہ ہوگی۔ عکسی۔ یعنی ہر غسل مہیہ و خون نماز نہ ہوگی۔ جلدت۔ یعنی وہ جگہ جس پر نماز پڑھنی ہے۔ عفت۔ بدن کا وہ حصہ جس کا چھونا ضروری ہے مرد کے

لیے ہر حصہ کے گھٹنوں تک چھونا ضروری ہے۔ ہادی کے لئے پیٹ اور پیچ کا بھی چھونا ضروری ہے۔ آراو عفت کو اگر ہر دو کھن دست و قدم کے پائا تا ہون چھونا ضروری ہے

نہ یعنی ان کے وقت نہ قبلہ کی طرف ہر اور دونوں شہادت کی انھیں دونوں کانوں میں رکھ کر اور حقیقی علی التسلوۃ کہنے کے وقت نہ بائیں طرف پھرے اور حقیقی علی

التقلوۃ کہنے کے وقت نہ بائیں طرف پھرے اور ہر کی اذان میں حقیقی علی التقلوۃ کہے اور دو مرتبہ ائتقلوۃ خیر یق الیکم کہے اور اذان کے اعلان کے بعد پڑھ کر کہے۔

وزن عجزہ را تمام بدن مگر رُو و دھرد کف دست و دھرد و قدم مسئلہ۔ ہر عضو از

پیش اور پیچھے کا چھنا اور آزاد عورت کے لئے سائے بدن کا چھنا بہتر ہے اور وہ لوہوں تھیلوں اور زیناؤں اس سے سختی میں ہے مرد یا عورت کے ان

اعضائے عورت مرد یا زن اگر چہ ارم حصّہ آں برہمنہ شود نماز فاسد گردد و

اعضا پر چھنا کا چھنا ضروری ہے اگر کوئی عضو جو عطا رکھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی عورت کے لیٹے

مویہائے سر زن کہ فرومشتہ باشند عضوے است علیحدہ۔ اگر چہ ارم حصّہ آں

ہونے سر کے بال ایک ایک عضو ہے اگر ان کا جو عطا حصّہ

برہمنہ شود نماز فاسد گردد مسئلہ۔ در نوازل گفتہ کہ آواز زن ہم عورت

مکمل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی نوازل میں ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (چھانے کے

است۔ ابن ہمام گفتہ کہ بریں تقدیر اگر زن بقراءت بجہر خواند نمازش

قابل ہے ابن ہمام کہتے ہیں کہ قرآن کے مطابق اگر عورت زور سے قراءت کرے تو اس کی نماز فاسد

فاسد شود۔ مسئلہ۔ ہر کرپا چہ برائے ستر عورت نباشد نماز او برہمنہ جائز

ہو جائے گی جس کے پاس ستر عورت ضروری اعضا کو چھاننے کے لئے پھرا نہ ہو تو اس کے لئے

است۔ مسئلہ۔ اگر جانب قبلہ معلوم نہ شود تحرّی کردہ موافق تحرّی نماز گزارد و

برہن نماز پڑھنا جائز ہے اگر قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو تحرّی (دھرد و کف) کر کے تحرّی کے مطابق نماز پڑھے۔

بدون تحرّی نمازش جائز نیست۔ مسئلہ۔ ہر کہ بسبب خوف دشمن یا عدم

تحرّی کے بغیر اس کی نماز حجاز نہیں جو شخص دشمن کے خوف یا مرض کی وجہ سے

قدرت بسبب مرض رد بقبلہ نتواند آورد ہر سو کہ ممکن باشد نماز گزارد۔ مسئلہ۔

سے قبلہ رخ ہونے پر قادر نہ ہو تو جس طرف ممکن ہو نماز پڑھ لے مسئلہ

نماز نفل در صحرا بر چار پایہ ہر سو کہ چہار پایہ رود جائز است۔ مسئلہ نیت

صحرا (جنگل) میں چار پایہ پر سوار ہونے کی حالت میں نماز جس طرف کرے جائز ہے نماز

شرط نماز است مطلق نیت برائے نفل و تراویح جائز است

کی شرط نیت ہے لیکن نماز پڑھنے کی نیت سنت اور نفل اور تراویح کے لیے جائز ہے فرض اور وتر کے واسطے مجبّر

نہ نفل۔ فقہ کی کتاب ہے۔ ابن ہمام۔ فتح القدیر فقہ کی مشہور کتاب کے معنی ہیں۔ جائز است۔ نفلے آدمی کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ بیٹھ کر رکوع سجدے کی حالت سے

نماز پڑھے نہ تحرّی۔ نفل سے کام لینا۔ ہر کہ ایسی کسی منزل وجہ سے قبلہ رو ہو کر نماز ادا کر سکے۔ نماز نفل۔ نفلوں جو پائے پر سواری کی حالت میں پڑھ لینا جائز ہیں

اگرچہ قبلہ رو نہ ہو۔ لیکن فرض اگرچہ ضروری بشرطیکہ آخر پڑھنا ممکن ہوئے مطلق نیت۔ لیکن نفلوں کے لیے صرف نماز کی نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت میں یہ

متعین کرنا ضروری نہیں ہے کہ کس قسم کی نفلوں اور کس وقت کی نفلوں پڑھ رہا ہے۔ فرضوں میں یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ کون سے وقت کے فرض پڑھ رہا ہے

اور اگر امام کے پیچھے پڑھ رہا ہے۔ اس کی بھی نیت کرے۔

عہ کہ ان کا دھانچا ضروری نہیں۔

و برائے فرض و ترتیب نیت متصل تحریمہ و دانستن آنکہ نماز ظہری خوانم یا عصر

تحریم کے ساتھ ہی متعین طور پر نیت کہ عصر کی نماز پڑھ رہا ہوں یا عصر کی

شرط است و نیت اقتدا بر مقتدی لازم است و نیت عدد رکعات شرط نیست

شرط ہے مقتدی پر۔ امام کی اقتداء کی نیت ضروری ہے۔ تعداد رکعات کی نیت شرط نہیں ہے۔

فصل۔ در ارکان نماز۔ از فرائض نماز کہ داخل نماز اند یکے تحریمہ است کہ

نماز کے ارکان کے بیان ہیں۔ نماز کے فرائض جو داخل نماز ہیں (کہ ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی)۔

شرط است برائے تحریمہ آنچه در سایر ارکان شرط است از طہارت و ستر

ان میں سے ایک تحریمہ تحریمہ ہے۔ تحریمہ کے واسطے وہی شرطیں ہیں جو تمام ارکان کے لیے ہیں یعنی

عورت و استقبال قبلہ و وقت نماز و نیت و دو رکعت و قعدہ اخیرہ و در فجر و چہار

پاکی ستر عورت اور استقبال قبلہ نماز کا وقت اور نیت دو رکعت اور قعدہ اخیرہ نماز فجر میں دن

رکعت و قعدہ اخیرہ در ظہر و عصر و عشاء و دو رکعت و قعدہ اخیرہ در مغرب و در

ہیں اور چار رکعت اور قعدہ اخیرہ ظہر و عصر و عشاء کی نماز میں دن و رات ہے۔ تین رکعتیں اور قعدہ اخیرہ نماز مغرب اور

و دو رکعت و قعدہ اخیرہ در نفل و خسروج از نماز بہ فعل مصلی ہم فرض است نزد

و تہیں اور دو رکعت اور قعدہ اخیرہ نفل میں اور نماز پڑھنے والے کا اپنے گھر کے درپے نماز سے خارج ہونا اور

امام اعظم و فرض در ہر رکعت قیام و رکوع و سجود است باتفاق علماء و قراءت

نہا بھی فرض ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر رکعت میں قیام رکوع اور سجود باتفاق علماء و قراءت میں امام

نزد شافعی و احمد در ہر رکعت از رکعات فرض و نفل فرض است و

شافعی اور امام احمد کے نزدیک فرض اور نفل کی رکعات میں سے ہر رکعت میں قراءت فرض ہے اور

نزد امام اعظم قراءت در دو رکعت از رکعات فرائض خمسہ فرض است

امام ابو حنیفہ کے نزدیک فرائض خمسہ (پانچ وقت کی فرض نماز) کی رکعتوں میں سے ہر فرض کی دو رکعتوں میں قراءت فرض ہے

نہ ارکان۔ کن کہتا ہے۔ کسی چیز کا کن دہنے کہلاتے ہیں اس چیز کے اندر وہ چیز جس کے بغیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ شرط اللہ کی ہر فرقہ اسی قدر ہے

کہ شریعت سے خارج ہونے ہے۔ تحریمہ۔ یعنی شروع میں ابتدا نماز کو تحریمہ پڑھی جاتی ہے۔ چونکہ اس تحریمہ کے بعد کہنا بیانات بہت کرنا حرام ہوتا ہے اس لیے اس

کو تحریمہ کہا جاتا ہے کہ شریعت۔ یعنی چونکہ یہ ایک تحریمہ ہے۔ قبلہ و دھارنا وقت نیت جس طرح دوسرے رکعتوں کے لیے ضروری ہے۔ مگر اس طرح تحریمہ کے لیے بھی ضروری ہے تو

معلوم ہوا کہ یہ بھی فرض ہے۔ فرقہ۔ یعنی فرقہ نہیں ہے۔ فرقہ۔ یعنی کسی فرقہ کی نماز میں دو رکعتیں اور آخری قعدہ بھی رکعت ہے۔ در ظہر یعنی ظہر عصر عشاء کی نماز میں چار رکعتیں اور آخری قعدہ فرض

ہے۔ فرقہ۔ یعنی نماز پڑھنے والا اپنے گھر کے لیے نماز سے خارج ہو۔ یہ بھی امام صاحب کے نزدیک فرض ہے۔ قیام۔ یعنی کھڑے ہو کر رکعت دو سجود میں جاسکا ہو تو قیام فرض ہے ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھے رکعت اور سجود کرے۔ قراءت۔ فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں

قرآن پڑھنا فرض ہے۔ قراءت رکعت کے بعد سب کا حکم اہل بیت۔ دو سجود کے درمیان بیٹھا۔ قراءت نفل یعنی پہلے رکعت کی قراءت کی حرکت تم ہو جاسکتی ہے۔ دوسرا شروع کرے۔

عہ اور یہ چھ فرض نماز کے اہر ہوتے ہیں۔ عہ اس کی فرضیت امام اعظم کے سوا کسی امام کے نزدیک نہیں ہے۔

و در ہر رکعت وتر و در ہر رکعت نفل و قومہ و جلسہ و قرار گرفتن در ارکان فرض

اور وہی چیزیں رکعتوں میں اور نفل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ - قمر، جلسہ، منہن میں اور رکعتوں میں سترنا

است نزد ابی یوسفؒ و نزد اکثر علماء فرض نیست و فرض در ترات نزد امام اعظمؒ

(احمیان) امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فرض اور اکثر علماء کے نزدیک فرض نہیں ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ایک

یک آیت ترات نزد امام ابی یوسفؒ و محمدؐ سہ آیت خرد برابر سورۃ کوثر یا یک آیت دراز

آیت کی قرات فرض ہے۔ امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ کے نزدیک تین چھوٹی آیتوں سورۃ کوثر کے برابر یا تین چھوٹی

بہ قدر سہ آیت و نزد شافعیؒ و احمدؒ فاتحہ خواندن فرض است و بسم اللہ یک آیت

آیتوں کے بقدر ایک ہی آیت کی قرات فرض ہے۔ امام شافعیؒ و امام احمدؒ کے نزدیک سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور ان کے نزدیک

است از فاتحہ نزد انہا و در سجود نہادن پیشانی و بینی فرض است و عند الضرورت

بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔ سجودوں میں ناک اور پیشانی رکنا فرض ہے اور ضرورتاً ان میں

اکتفا بہ یکے ازاں جائز است و نزد شافعیؒ و احمدؒ در سجود نہادن پیشانی و بینی

سے ایک پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک سجودوں میں ناک اور

وہر دو رکعت دست و ہر دو زانو و انگشتان ہر دو پا فرض است و ترتیب در ارکان

پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں رکنا فرض ہے اور ارکان نماز میں

نماز فرض است مگر در سجود دوم۔ پس اگر در رکعتے یک سجدہ کرد و سجدہ دوم فراموش

ترتیب فرض ہے۔ البتہ ہر رکعت کے دوسرے سجدے کا حکم الگ ہے لہذا اگر ایک رکعت میں ایک سجدہ کرے اور دوسرا سجدہ کرنا بھولی

کرد نماز فاسد نہ شود در رکعت دوم سجدہ قضا کند و سجدہ سہو لازم گردد۔ ابن ہمامؒ

جائے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ دوسری رکعت میں سجدہ کی قضا کرے البتہ سجدہ سہو لازم ہوگی ابن ہمامؒ

از کافی حاکم آوردہ کہ اگر شخص نماز شروع کرد و قراءت و رکوع بجا آورد و سجود

نے حاکم کی کافی نامی کتاب سے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز شروع کرے اور قراءت و رکوع کرے اور سجدہ

عہ ترتیب ارکان میں فرض ہے جو نماز میں غور نہیں کرتے جیسے رکوع اور ارکان کرتے ہیں جیسے سجود۔ ان میں ترتیب فرض نہیں بلکہ واجب ہے اور واجب کے ترک سے سجدہ سہو لازم

ہوگا۔ سجدہ سہو اور کھٹے نماز ادا ہو جائے گی نہ ایک آیت۔ خواہ وہ چھوٹی ہی آیت کیوں نہ ہو۔ فاتحہ بسم اللہ چونکہ بسم اللہ نام شافعیؒ کے نزدیک اٹھویں ایک آیت ہے لہذا

اس کا پڑھنا بھی ان کے نزدیک فرض ہے۔ در سجدہ یعنی سجدہ کرتے ہوئے ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر ٹکنا ضروری ہے۔ ہر دو زانو یعنی دونوں گھٹنے کے ترتیب یعنی ہر

دو زمین پر رکعت یا نماز میں کمر نہیں ہے ایسے رکعتوں میں ترتیب فرض ہے ورنہ میں ملنا اگر رکعت قیامت پہلے ادا کیا تو نماز درست ہوگی اور اگر دوسرا سجدہ مثلاً پہلی رکعت میں

ادا نہ کیا اور دوسری رکعت میں تین سجدے کر کے تو نماز درست ہو جائے گی اور سجدہ سہو لازم ہوگا اگر شخص مصنف نے چار ایسی صورتیں بیان فرمائی ہیں جن میں ترتیب

ارکان میں ترتیب قوت ہوگئی ہے۔ ان صورتوں میں ارکان کی ترتیب کے لحاظ سے جس قدر رکعتیں مکمل کی جائیں گی وہ رکعتیں معتبر شمار ہوں گی ورنہ نہیں۔

(۱) نماز شروع کی۔ قراءت و رکوع ادا کیا اور سجدہ نہ کیا پھر رکعتے ہو کر قراءت سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا تو سب مل کر ایک رکعت ٹکنا ہوگی اس لیے کہ دوسری بار سجدہ

کا پہلی ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسری بار سجدہ کا پہلی ایک رکعت مکمل نہیں ہے۔ (۲) نماز شروع کی پہلے رکوع کیا۔ پھر رکعتے ہو کر قرآن پڑھا اور رکوع

اور سجدہ کیا تو بھی ایک رکعت ہوگی۔ پہلا رکوع معتبر نہ تھا جسے گا۔ (۳) نماز شروع کر کے دوسرے کے پھر رکعتے ہو کر قرآن پڑھا اور رکوع نہ کیا تو سب مل کر ایک

نہ کر د پس قیام و قرات کرد و سجدہ کرد و رکوع نہ کر د این ہمہ یک رکعت شد و

نہ کرے پھر محشرے ہو کر قرات پڑھے اور سجدہ کرے رکوع نہ کرے قرآن تمام ایک رکعت ہوئی اور

ہمچنین اگر رکوع کرد پستر قیام و قرات و رکوع و سجدہ کرد تا ہم یک رکعت شد

اسی طرح اگر اول رکوع کرے پھر قیام و قرات اور رکوع و سجدہ کرے تا بھی ایک رکعت ہوئی

و ہمچنین اگر اول دو سجدہ کرد پستر قیام و قرات و رکوع کرد و سجدہ نہ کر د پستر

اسی طرح اگر پہلے دو سجدہ کرے پھر قیام و قرات اور رکوع کیا اور سجدہ نہ کیا پھر

قیام و قرات و سجدہ کرد و رکوع نہ کر د این ہمہ یک رکعت شد

قیام و قرات اور سجدہ اور رکوع نہ کیا یہ سب مل کر ایک رکعت ہوئی

و ہمچنین اگر رکوع کرد در اولی و سجدہ نہ کر د و رکوع کرد در ثانیہ و سجدہ نہ کر د و سجدہ

ایسے ہی اگر پہلی رکعت کرے اور سجدہ نہ کرے اور دوسری میں رکوع کرے اور سجدہ نہ کرے اور تیسری

کر د در ثالثہ و رکوع نہ کر د این ہمہ یک رکعت شد و قعدہ اولی و خواندن تشہد

میں سجدہ کرے اور رکوع نہ کرے قرآن تمام مل کر ایک رکعت ہوئی اور قعدہ اولی اور تشہد پڑھا اور

در ان وہم خواندن تشہد و قعدہ اخیرہ فرض است نزد احمد نہ نزد غیر او مگر آنکہ نزد

آئمہ قعدہ میں تشہد پڑھنا صرف امام احمد کے نزدیک فرض ہے عمر امام

امام اعظم واجب است و در دو خواندن در قعدہ اخیرہ بعد تشہد فرض است نزد

ابو حنیفہ کے نزدیک قعدہ اولی اور تشہد پڑھا واجب ہیں صرف قعدہ اخیرہ فرض ہے

شافعی و احمد و سلام گفتن ہم فرض است و رکعت است نزد ائمہ ثلاثہ نہ نزد امام اعظم

شافعی و احمد کے نزدیک تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں در دو پڑھا فرض ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے

کہ نزد او واجب است و تکبیرات خفض و رفع و در رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بیکار

زیرک سلام کہنا و سلام عظیم و قعدہ اخیرہ بھی فرض و رکعت ہے امام احمد کے نزدیک واجب چلتے اور اٹھتے وقت تکبیرات اور رکوع میں ایک مرتبہ سلام دلی

گفتن و در سجود سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ یکبار گفتن و وقت قومہ سَمِعَ اللهُ لَنَ حَمْدَهُ

اعظم کہنا اور سجدوں میں ایک مرتبہ سبحان دلی الاعلی کہنا اور قومہ کے وقت سبحان الله من سجدہ

(صورت پیش آئے) رکعت ہوئی اس سے کہ پہلے دونوں سجدہ اور دوسری بعد اقامت و قرات جو بغیر سجدہ کے ہوئے ادا کیا ہے معتبر نہ ہوگا اور پہلی اور

دوسری رکعت میں رکوع کیا سجدہ نہ کیا۔ تیسری رکعت میں سجدہ کیا رکوع نہ کیا۔ سب کچھ ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسرا رکوع پہلے سجدہ سے ہے پیشتر ادا ہوگا۔

اس کا اعتبار نہ ہوگا اور آخری سجدہ پہلی بار کے رکوع سے ہی کہ ایک رکعت کی تکمیل کرے گا نہ قعدہ اخیرہ۔ استیجاب پڑھنے کے علاوہ خود قعدہ اخیرہ کو بھی دکن قرار دیا گیا ہے

ائمہ ثلاثہ یعنی امام مالک امام احمد بن حنبل امام شافعی رحمہم اللہ خفض۔ چنانچہ رفع اٹھا۔ سبحان دلی اعظم۔ میرے بزرگ پروردگار کے لیے پائی ہے۔ سبحان دلی الاعلی۔

میرے بزرگ پروردگار کے لیے پائی ہے۔ سبحان الله من حمدہ۔ خدا اس کی شتا ہے جو اس کی تعریف کرے۔

گفتن و بین السجدتین سرایت اغفر لی گفتن نزد احمد فرض است نہ نزد غیر او لیکن

کہت اور دونوں سجدوں کے درمیان رب اغفر لی کہنا امام احمد کے نزدیک فرض ہے ان کے علاوہ کے نزدیک

اگر سووا ترک کند نزد احمد نماز باطل نشود و قراءت بر مقتدی فرض است نزد

فرض نہیں البتہ اگر بولے سے چھٹ جائے تو امام احمد کے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی امام شافعی کے نزدیک مقتدی پر

شافعی و نزد غیر او فرض نیست بلکہ نزد امام اعظم مقتدی راقراءت حرام است۔

قراءت (سورۃ فاتحہ کی تلاوت) فرض ہے اور ان کے علاوہ کے نزدیک فرض نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقتدی کے لئے قراءت حرام ہے۔

فصل۔ در واجبات نماز۔ واجبات نماز نزد امام اعظم پانزدہ چیز است

نماز کے واجبات کے بیان میں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک پندرہ چیزیں نماز میں واجب ہیں

پچھ قراءت فاتحہ دوم ضم سورۃ یا یک آیت طویل و یا سہ آیت قصیر در ہر رکعت نفل

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۲) سورت یا ایک طویل آیت یا تین چھٹی آیتیں نفل و وتر کی ہر رکعت

و وتر دو رکعت فسخ سوم تعیین اولین برائے قرأت چہارم رعایت ترتیب

اور فرض کی دو رکعتوں میں طحا (۳) قرأت کے لئے پہلی دو رکعتوں کی تعیین (۴) سجدوں میں ترتیب کی رعایت

در سجدہ پنجم قرار گرفتن در ارکان ششم قومہ ہفتم جلسہ میان ہر دو سجدہ در فتاوی

(۵) تبدیل ارکان (۶) قومہ (۷) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا فتاوی قاضی خاں

قاضی خاں گفتہ کہ اگر مصلی از رکوع سجدہ رفت و قومہ نکرد نماز نزد ابی حنیفہ و محمد

میں ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا رکوع سے سجدہ میں جائے اور قومہ نہ کرے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے

جائز باشد و بروے سجدہ سہو واجب است ہشتم قعدہ اولی نہم تشہد خواندن در آن

زودیک نماز درست ہو جائے گی اور اس پر سجدہ سہو واجب ہے (۸) قعدہ اولی (۹) قعدہ میں تشہد پڑھنا

دہم پے پے ارکان گزاردن پس اگر رکوع مکرر کر دیا سہ سجدہ کر دیا بعد تشہد اولی

(۱۰) پے در پے (۱۱) تا آخر ارکان کی ادائیگی پس اگر دوبار رکوع کرے یا تین سجدے کرے یا تشہد اولی کے بعد

دو دو خواند و در قیم بر رکعت ثالثہ دیر شدہ سجدہ سہو لازم آید یا دہم تشہد خواندن

دو دو پڑھے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے میں دیر ہو جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا (۱۲) قعدہ (تیرہ) میں تشہد

لے قراءت یعنی الحمد پڑھنا۔ قراءت حرام است یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک خواہ امام خود سے پڑھو یا جہاں جہتہ مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے واجبات

نماز۔ وہ چیزیں جن کا ذکر نماز میں ہے اور ان کو قصداً چھڑ دینے سے نماز کا ٹٹا کر ضروری ہو جائے۔ البتہ اگر بھول کر چھڑ دے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے

در ہر رکعت نفل۔ نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرضوں کی ابتدا کی دو رکعتوں میں مخصوص طور پر فاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ قرآن کی ایک بڑی آیت یا تین چھٹی آیتیں پڑھنا

واجب ہے۔ اولین یعنی اگر چار رکعتوں والی نماز ہے تو پہلی دو رکعتوں کی قراءت کے لئے تعیین کرنا واجب ہے۔ ترتیب در سجدہ یعنی پہلے سجدہ کے بعد متلاً دوسرا سجدہ

دوبارہ۔ قرار کرتی یعنی ایک دن ادا کرنے کی حرکت ختم ہو جائے تب دوسرا دن شروع کرے۔ فقرہ یعنی رکوع کے بعد سجدہ کا کرنا ہونا نہ واجب است۔ چنانچہ اس کے

ایک واجب کو ترک کر دیا۔ پے در پے۔ یعنی ایک دن سے غرض ہو کر کئی دوسرا دن شروع کرنے سے یعنی ہر فرض اور واجب کو اس کے مقام پر ادا کرنا چاہئے۔

در قعدہ اخیرہ دوازہم قرات بچہ خواندن امام را در دو رکعت فجر و مغرب و عشاء و

پڑھت (۱۲) امام کہ جب سے کی دو رکعتوں اور مغرب و عشاء و جمعہ اور

جمعہ و عیدین و خفیہ خواندن در ظہر و عصر و نوافل روز، سیزدہم خسروچ از نماز بہ لفظ

عیدین کی نمازیں قرات زور سے پڑھنا اور پھر میں آہستہ پڑھنا اور ان کے قرائن میں آہستہ پڑھنا (۱۳) نماز سے لفظ

سلام، چہار دہم قنوت و ترہ پانزدہم تکبیرات عیدین، نزد امام اعظم فرض از واجب جدا

سلام کے ساتھ رکھنا (۱۴) وتر کی قنوت (۱۵) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیریں امام ابو حنیفہ کے نزدیک فرض واجب سے

است از ترک فرض نماز باطل شود و از ترک واجب بہ سہو سجدہ سہو واجب شود

ایک ہے فرض کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور سہوا واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

پس اگر سجدہ سہو کرد نماز درست شد و اگر سجدہ سہو نہ کرد یا واجب را عمدتاً ترک

پس اگر سجدہ سو کر لیا تو نماز درست ہو گئی اور سجدہ سہو نہ کیا یا قصدتاً واجب چھوڑ دیا

کرد واجب است کہ نماز را عادہ کند دیگر اندہ در فرض و واجب فرق نمی کنند مگر آنکہ

ترک از دوبارہ پڑھنی ضروری ہے دوسرے اندہ فرض اور واجب میں فرق نہیں کرتے لیکن

سجدہ سہو از ترک بعضی واجبات و بعضی سستہ گویند

بعض واجبات اور بعض سستہ کے ترک پر وہ بھی سجدہ سہو واجب قرار دیتے ہیں۔

مسئلہ۔ سجدہ سہو آنست کہ بعد سلام دو سجدہ کند و تشہد و درود و دعا خواند و سلام

سجدہ سہو یہ ہے کہ (ایک طرف) سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے جائیں اور تشہد اور درود اور دعا پڑھ کر سلام

دہد و اگر پیش از سلام سجدہ سہو کنند ہم روا باشد و اگر در یک نماز چند واجب بہ سہو ترک

پہرہ جائے۔ اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سو کر لیا تب بھی درست ہوگا اگر ایک نماز میں کئی واجب سہو پھرٹ جائیں تو فقط

کند یکبار سجدہ سہو کند و بس و مسبوق سجدہ سہو کند بہ متابعت امام و اگر در نماز علیحدہ

ایک مرتبہ سجدہ سہو کر لے اور مسبوق امام کے ایک دو رکعت پڑھ چکے پھر نماز میں شرکت ہو جائے امام کی پیروی کرتے ہوئے سجدہ سو کرے

خود سہو کرد باز سجدہ سہو کند

اور اگر مسبوق امام کے نماز سے پہلے وہ اپنی علیحدہ نماز میں سہو کرد دوبارہ سجدہ سو کرے۔

نہ قنوت بچہ۔ اس مسئلہ آواز سے پڑھنا کہ اس پاس کے آدمی سن سکیں۔ نیز خواندن۔ یعنی اس قدر آہستہ پڑھنا کہ اس کے پاس بھی نہ سن سکیں۔ نعمت۔ جو آدمیوں میں برحق

جانی ہے تکبیرات عیدین۔ نماز تکبیر کی نمازیں داکی جاتی ہیں۔ نزد امام۔ امام صاحب کے نزدیک فرض و واجب میں فرق ہے۔ فرض کے ادا نہ ہونے سے نماز نہ ہو جاتی ہے

واجب کے بھول کر چھوڑ دینے سے سجدہ سو کر لیا جائے کہ نماز درست ہو جاتی ہے۔ ان اگر واجب کر جان کر چھوڑ دیا جائے تو نماز کا کوئی اثر نہیں رہتا ہے۔ دوسرے آدمیوں

کے نزدیک واجب و فرض کا فرق نہیں ہے لیکن بعض واجبات اور سستہ کے ترک سے سجدہ کو وہ بھی واجب قرار دیتے ہیں کہ بعد سلام۔ سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا چاہئے

اگر سلام سے قبل ادا کیا تو بھی درست ہوگا۔ مسبوق۔ جو امام کے ایک دو رکعت پڑھ لینے کے بعد نماز میں آکر شرکت کرے یا پھر سہو۔ جو تہنہ نماز پڑھے۔ فرض کیا ہے۔ یعنی اگر مسجد میں

جماعت ہو گئی ہے تو سب کی طرف فرض ادا ہو گیا ورنہ سب گھر گھر ہوں گے۔ عن فرض اور واجب دونوں کا اطلاق ایک ہی چیز پر ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ جماعت در نماز ہائے پنجگانہ فرض است نزد احمد لیکن نماز منفرد ہم صحیح

امام احمد کے نزدیک پنجگانہ نمازوں میں جماعت فرض ہے لیکن تنہا پڑھنے والے کی بھی

است نزد شافعی جماعت فرض کفایہ است و نزد ابی حنیفہ و مالک جماعت سنت

نماز صحیح ہے امام شافعی کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جماعت

مؤکدہ است قریب واجب در احتمال فوت جماعت سنت فجر را کہ مؤکدہ ترین سنتہا است

سنت مؤکدہ ہے واجب کے قریب جماعت کے چھوٹ جانے کا احتمال غالب ہو تو فجر کی سنتوں کو بھی جن کی سنتوں

ترک کنند و اگر مردم شہر سے ترک جماعت را عادت کنند بہ آہنہا قتال باید کرد۔

جیسا کہ ہم نے تاکید ہے ترک کر دے اگر کسی شہر کے ترک جماعت کے عادی ہو جائیں تو ان سے قتال کرنا (اور لانا) چاہئے

مسئلہ۔ جماعت زناں تنہا نزد ابی حنیفہ مکروہ است و نزد دیگر ائمہ جائز است

تنہا مردوں کی جماعت امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ (محرّم) ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے

مسئلہ۔ اولی برائے امامت قادری تراست کہ از احکام نماز واقف باشد پست

امامت کے لیے ایسا قادی (صحیح اور مجرب) کے ساتھ پڑھنے والا افضل ہے جو نماز کے مسائل سے واقف ہو اس

عالم ترکہ شرآن نایکوز بہ الصلوٰۃ خواند و نزد اکثر علماء بہ عکس آں و امامت فاسق

کے بعد بڑا عالم جو ان (صحیح) پڑھ سکتا ہر قسم سے نماز جائز ہو جائے۔ اکثر علماء کے نزدیک عالم کی امامت قادی سے افضل ہے

جائز است باکراہت و اقتدائے مرد قادری بالغ بہ کودک وزن و اتنی واقفائے مفترض

فاسق کی امامت بکراہت درست ہے ایسے شخص کو جو بالغ اور شرآن پڑھ سکتا ہو نابالغ بڑے اور عورت اور ان بڑے کی اقتدار اور فرض

بمتنفل جائز نیست و اگر اتمی قادری و اتنی را امامت کند نماز حرام باطل شود و نماز

پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدار جائز نہیں ہے اگر اتمی بڑے قادری (شرآن پڑھے ہوئے) اور اتمی بڑے کا امام بن جائے تو نمازیوں

پس محدث جائز نیست و از فساد نماز امام نماز مقتدی فاسد شود و نماز قائم خلف

کی باطل ہو جائے گی بے وصف شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے امام کی نماز فاسد ہو تو مقتدی کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی کھڑے

قاعد و نماز متوضی خلف متیمم جائز است و نماز رکوع و سجود کنندہ خلف اشارہ کنندہ

ہر نماز پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے اور با وضو نماز پڑھنے والے کی تیمم کرنا پڑھنے والے کے رکوع اور سجود کرنا پڑھنے والے کی نماز اشارہ

لے کر کرنا۔ یعنی سنتیں چھوڑ کر نماز میں شریک ہو۔ اگر مرد۔ یعنی ہر شہر کے مسلمان جماعت سے نماز پڑھنے کے عادی ہوں تو ان سے جدا کرنا ضروری ہے۔ زنان صرف

مردوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر وہ کہیں باہر تو امامت کرنے والی برادر صفتیں کھڑی ہو۔ برائے امامت۔ یعنی امام کے نزدیک امامت کے لیے قادی کو جو رکوع نماز کے

احکام سے واقف ہو بڑے عالم پر وقت حاصل ہے لے پھلکس اس۔ یعنی عالم قادی پر ترجیح ہے۔ مقتدی فرض نماز پڑھنے والا۔ متنفل نماز پڑھنے والا۔

اتنی۔ جو شرآن نہ پڑھ سکے۔ محدث۔ ناپاک۔ قائم۔ کھڑے ہر نماز پڑھنے والا۔ قاعد۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا۔ متوضی۔ وضو سے نماز پڑھنے والا۔ متیمم۔

تیمم سے نماز پڑھنے والا۔

جائز نیست مگر اگر یک مقتدی باشد برابر امام بردست راست بایستد و دو

سے ناپاڑنے والے کچے جان نہیں ہے اگر مقتدی ایک ہو تو امام کی دائیں جانب (قریباً) اگلے برابر کھڑا ہو جائے اور مقتدی دویا دوسے زاہر

مقدمہ و زیادہ خلف امام بایستند و تنها خلف صف اگر کسی نماز گزارد نمازش مکروہ

ہوں تو انہیں ایم کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ - صوفیہ کے پیچھے اڑ کر کئی شخص اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کی غذا کروہ (توبہ) ہوگی

باشد و نزد امام احمد نمازش جائز نباشد اگر مقصدی از امام مقدم شود نمازش باطل شود

امام احمدؒ کے نزدیک اس کی غماز جائز نہ تھی اگر مقتدی امام سے آئے بڑے خواہ پیر کا اکثر حصی مل آئے پھر اس کی

ابن ماجه از انس روایت کرده که رسول فرمود علی السلام که نماز مرد در خانه خود

خدا تعالیٰ ابنا جہاں میں حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر میں نماز پڑھنے والے مرد کو نبی کا نازل

ثواب یک نماز دارد و نماز او در مسجد قبله ثواب بست و پنج نماز و نماز او

ایک نواز کاٹے گا احمد محمد کی مسجد میں پچیس ہزاروں کا اثواب اور جامع مسجد

در مسجد جمعه ثواب پانصد نماز و نماز او در مسجد اقصی ثواب هزار نماز و نماز او در

میں پانچ سو ننانوے کا کتاب اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں ہزار نمازوں کا

مسجدین یعنی مسجد مدینه ثواب پنجاه هزار نمازو نماز او در مسجد حرم ثواب صد هزار نماز است۔

مسجد نبویؐ میں پچاس ہزار نمازیوں کا اور مسجد حرام (بیت اللہ کی مسجد) میں ایک لاکھ نمازیوں کا قیام ہے گا۔

فصل - طریق خواندن نماز بر وجه سنت آنست که اذان گفته شود و اقامت و

ماہر پر جانے کا کمزور طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت کی جگہ اور

نزد حقّی علی الصلوة امام برخیزد و نزد قد قامت تکبیر گوید و نیت کند و هر دو دست تا

۱۔ نماز اور قدامت الصلاة کے مضمحل تجربے اور نیت کرے اور دونوں اچھے

نرمه گوش بردارد و منقده می لحد تجسم امام تجسم گوید و دست راست بر دست چپ زیر

۱۷۸۰ء کو مرزا (۱۸۸۱ء) تک اس کا مقصد (۱) کہ ختم کرنے کے لئے بیچنے کے ارادے کے لئے دانا اور انبیاء کے لئے

ناف بند نزد الی حنیفه وزن همه دودست تا دوشم بردارد و مالایه سینه

۱) اور مصلحت سے جو زندگی بسر ہے اور عزت و دولت اور کامیابی کا سبب ہے ان کے لئے اور دایاں ہمت و ہمتی

۱۔ دوست دوست، داعیِ قوت، خفق، بچہ، قدم، یعنی اگر تقدی کے لیے کافر ضرور آئے گا تو اس تقدی کی نوازیت نہ ہوگی، اب آج وہ بدبخت کی ضرورت کتب کے مصنف ہیں۔

آتش، یعنی کاش که بیست و شش قبیلہ، علیٰ مسجد مسجد، جامع مسجد، مسجد تفتی، بیت المقدس، مسجد دین علی، طبرستان، مسجد حرام، خانہ کعبہ کی مسجد، امام خمینی، و غیرہ

مفتیوں کو بھی اسی وقت کھڑا ہونا چاہئے۔ زندہ گوشہ کان کی آواز چاہے۔ ایسا بہتہ۔ ائمہ باندہ کھڑا ہونا۔ ہر اس قیام میں سنت ہے جس میں کوئی ذکر سلسلہ جو۔ لہذا قراۃ

تکبیراتِ عیدین میں اٹھ نہ ہانڈھنے چاہییں۔ دوس۔ کا نہ ہا۔

دست بردست بنہد پستر امام و منفرد و مقتدی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ خَفِیْہُ بخواند پستر

اچھے ہر رکعت سے اس کے بعد امام اور منفرد (اکیلے) پڑھنے والی اور مقتدی سبحانک اللہم آہستہ پڑھے پھر

امام و منفرد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ و بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَفِیْہُ

امام اور منفرد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ

بخواند و مسبوق در قضاے ماسبق اَعُوْذُ و بِسْمِ اللّٰهِ خواند نہ مقتدی پستر امام و منفرد

پڑھیں اور مسبوق پھر پڑھائی نماز ادا کرتے وقت اعوذ اور بسم اللہ پڑھے مقتدی نہ پڑھے پھر امام اور منفرد

فا تح بخواند پستر امام و مقتدی و منفرد آمین آہستہ گویند پستر امام و منفرد سورہ ضح

سورہ فاتحہ پڑھیں اس کے بعد امام اور مقتدی اور منفرد آمین آہستہ سے نہیں پھر امام اور منفرد سورہ طہ میں

کفند و سنت آنست کہ در حالت اقامت و اطمینان در فحبر و ظہر طوالت مفصل خواند

اور یہ سنت ہے کہ اقامت (حالت سفر نہ ہو) اور اطمینان کی حالت میں فجر اور عصر کی نماز میں طوالت مفصل پڑھے

از سورۃ حجرات تا سورۃ بروج و در عصر و عشاء اوساط مفصل از بروج تا

یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل سورہ بروج سے

لم یکن و در مغرب قصار از لم یکن تا آخر قرآن لیکن این چنین لازم گرفتن ممنون نیست

لم یکن تک اور مغرب میں قصار لم یکن سے آخر قرآن تک پڑھے مگر اسے باطل لازم و ضروری قرار دینا ممنون

گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در فجر معوذتین خواندہ و گاہے در مغرب سورۃ طور و

نہیں ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر میں تنہا معوذتین اور کل اعوذ بربانکس پڑھی ہیں کبھی مغرب میں سورہ طور سورہ

سورۃ نجم و المرسلات خواندہ و اگر مقتدیاں فارغ و راعب در طول قیام باشند

نجم، و المرسلات کی تلاوت زمانی اگر مقتدی فارغ اور طویل قیام کو پسند کرتے ہوں تو طویل

روا باشد کہ قراءت طویل خواند ابو بکر صدیقؓ در نماز فجر در یک رکعت

قراءت میں مضافت نہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فجر کی نماز میں ایک رکعت

نہ سبحانک اللہ میں پڑھی تا کہ مقتدی اس وقت نماز میں اگر شریک ہوئے جہاں کہہ دے اس وقت قراءت شروع کر دی ہے نہ ٹانہ پڑھے۔ ہاں اگر امام سجد میں پہنچ چاہے تب

ٹانہ پڑھے کہ سجدہ میں جلتے اَعُوْذُ یعنی سورہ اعراف کا عوذ باللہ اور بسم اللہ سے شروع کرے مسبوق جس کی ابتدائی گفتیں امام کے ساتھ سے چوٹ گئی ہیں۔ جب وہ امام کے سلام

پھر نہ کرے بعد اپنی گفتیں پڑھے تو امام کے ساتھ اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے۔ نہ مقتدی یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا چونکہ الحمد پڑھے گا۔ لہذا اس کا اعوذ اور بسم اللہ بھی نہ

پڑھنی چاہئے۔ آجی۔ امام کے بعد آمین آہستہ سے امام مقتدی منفرد ہر ایک اپنی چاہتہ ضم۔ لہذا نہ طویل مفصل۔ جزات سے وہ اس تک کی سوتیں مفصلات کہلاتی ہیں۔ پھر مفصلات کو

تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے طوالت یعنی بڑی۔ جزات سے بروج تک ہیں۔ اوسانہ یعنی درمیان۔ یہ بروج سے لم یکن تک ہیں۔ قصار یعنی چھٹی۔ یہ لم یکن سے وہ اس تک ہیں جس تک در فجر ایک

بار فجر کی نماز میں کسی عمر سے بچے کے بدلے کی آواز آئے گی۔ آنحضرتؐ نے اس خیال سے کہ اس کی ماں نماز میں ہوگی اور وہ پڑھائیں جو پڑھی ہوگی فجر کی پہلی رکعت میں سورہ طہ اور دوسری

میں وہ اس پڑھی۔

سورۃ بقرہ خواندہ و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در دو رکعت مغرب سورۃ اعراف خواندہ و

ہیں سورۃ بقرہ پڑھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت میں سورۃ اعراف کی تلاوت فرمائی اور

عثمانؓ در نماز فجر اکثر سورۃ یوسف می خواند لیکن رعایت حال مقتدیاں ضرور است

حضرت حمادؓ نماز فجر میں اکثر سورۃ یوسف پڑھا کرتے تھے مگر مقتدیوں کے حال کی رعایت فرمادی ہے حضرت

معاذ بن جبلؓ در نماز عشاء سورۃ بقرہ خواند یک مقتدی بد پیغمبر علیہ السلام شکایت

معاذ بن جبلؓ نے عشاء میں سورۃ بقرہ پڑھی ایک مقتدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت

کرد پیغمبر علیہ السلام فرمود اے معاذ مگر تو در فتنہ و بلا و مصیبت می اندازی مثل

کی حضور علیہ السلام نے فرمایا اے معاذ تم نے فتنہ اور مصیبت میں ڈال دیا

سبح اسم و الشمس و مانند آں می خواں غرض کہ رعایت حال مقتدیاں اہم است و

سبح اسم اور والشمس اور ان کے مانند پڑھا کرو خلاصہ یہ کہ مقتدیوں کے حال کی رعایت اہم ہے

در نماز صبح روز جمعہ پیغمبر علیہ السلام سورۃ آلہ نجرہ و سورۃ دھر خواندہ و مقتدی ساکت

جمعہ کے دن صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ آلہ نجرہ اور سورۃ دھر تلاوت فرماتے مقتدی خاموش اور

باشد و متوجہ بقراءت امام و در نوافل برآیت ترغیب و ترہیب دعا و استغفار

امام کی تلاوت کی طرف متوجہ رہے نوافل میں اس آیت پڑھیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعزیر کا بیان ہو اور اس آیت پڑھیں جس میں

و تعوذ از دوزخ و درخواست بہشت مسنون است چوں از قراءت فارغ شود بتغییر گویاں

غائب سے ڈرنا چاہئے دعا و استغفار اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کی درخواست مسنون ہے جب قراءت سے فارغ ہو جائے رکوع میں پیغمبر

برکوع رود و وقت رفتن برکوع و سر برداشتن ازاں رفع یدین نزد امام اعظم سنبت

کھڑا ہوا جائے اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین (اتحاد افعال امام اور مقلد) کے نزدیک

نیست لیکن اکثر فقہاء و محدثین اثبات آں می کنند و در رکوع ہر دو زانو را بہر دو دست علم

مسنون نہیں مگر اکثر فقہاء و محدثین اسے مسنون قرار دیتے ہیں اور رکوع میں دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑے

بجگرد و انگشتاں را کشادہ دارد و سر و پشت را با سرین برابر کند و ہر قدر کہ در قیام

اور انگشتیاں کھلی رکھے اور پیچھے پیچھے کر مسنون کے برابر کسے اور جس قدر قیام کیا ہو مسنون یہ

رعایت اگر مقتدی مسنون قراءت کی مقدار سے زیادہ نیٹے کے غماشہ ہوں تو زیادہ پڑھے لیکن اگر سستی کی وجہ سے مسنون بھی ان پر گہرا گورے

تو پھر چارہ نہ کرے۔

شکایت کرد معاذ بن جبلؓ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے عشاء کی نماز میں سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ ایک کا مشکار جو تھکا ماندہ مارے دن کجیت پر کام کسے

آپ کا اس میں قراءت کی وجہ سے شریک نہ ہوا اور نماز پید کر چکا گیا حضرت معاذؓ نے اس کو برا بھلا کہا۔ اس نے جاگ اٹھنے سے شکایت کر دی۔ آنحضرتؐ حضرت معاذؓ

پر مذمت فرماتے اور ان کو سب سے کم آدمی اور اٹھس بیسی سواریں پہنچنے کا حکم دیا۔ ساکت۔ خاموش۔ آیت ترغیب۔ وہ آیت جس میں اللہ کی رحمت اور نعمتوں کا ذکر ہو۔ آیت

ترغیب۔ وہ آیات جن میں عذاب سے ڈرایا گیا ہو۔ تعوذ۔ پناہ مانگنا۔ بغیر قرآن۔ یعنی بغیر کتب ہوا رکوع میں پڑھا جائے۔ رفع یدین۔ یعنی جس طرح بغیر تحریر میں اتحاد افعال

جانتے ہیں۔ رکوع میں جاتے کی تحریر کے ساتھ اور رکوع سے اٹھنے کے بعد اتحاد افعال نام صاحب کے نزدیک سنت نہیں ہے۔ علم معنیہ۔ سر و پشت۔ یعنی کھنوں کی طرح

درنگ کردہ باشد مناسب آن در رکوع درنگ کند و سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ می گفتہ باشد

بہ کہ اٹھ ہی در رکوع کرے اور سبحان رب العظیم کہے

در رعایت وتر کند و ادنیٰ سنون سہ بار است و مقتدی بعد امام بر رکوع و سجود رود و تقدیم

اور طاق عدد کی (تصحیح میں رعایت کرے کہ ادنیٰ سنون مقدار میں بار گنا ہے مقتدی امام کے رکوع اور سجود

مقتدی از امام در ارکان عرام است پستر امام سر بردارد و مقتدی بعد ازاں و وقت سر

میں جانے کے بعد رکوع اور سجود کرے۔ مقتدی کا ارکان (سجدہ و طہار) میں امام سے پہلے یا تاخیر ہے انکے بعد امام سر اٹھائے اور مقتدی امام

برداشتن نزد امام اعظم امام سیمۃ اللہ لئن حیدہ گوید و مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ و

کے سر اٹھانے کے بعد۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک رکوع سے سر اٹھانے وقت امام صحابہ اٹھیں قرۃ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے اور

منفرد مرد و نزد صاحبین امام ہم جمع کند میان ہر دو پستر تکبیر گویاں بہ سجود در رود و

منفرد دونوں کہے اور امام ابو حنیفہ اور امام غزالی کے نزدیک امام بھی دونوں کہے اس کے بعد تکبیر کہے ہوئے سمعہ میں جاتے اور

اول ہر دو زانو پستر ہر دو دست بنہد پستر بینی و پیشانی میان ہر دو دست انگشتان

اول دونوں ٹھٹھے اس کے بعد دونوں ہاتھ پھر تک اور پیشانی دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے ہاتھوں کی انگلیاں

دست ضم کردہ بسوئے قبلہ دارد و بازو را از پہلو و شکم را از ران و ساق و ذراع را از زمین

لی ہوتا قبضہ ڈانگ رکھے اور بازو پہلو سے ہیٹ ران سے اور ہنڈلی اور ہاتھ زمین سے

دور دارد وزن پست سجدہ کند و این ہمہ را با ہم پیوستہ دارد و مناسب قیام رکوع و سجدہ

دور رکھائے رکھے اور عورت پست سجدہ کرے اور ان سب کو با ہم ملائے رکھے اور قیام کے بعد رکوع اور سجدہ

کند و سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی بہ رعایت طاق می خواندہ باشد و ادنیٰ آنست کہ سہ بار بخواند

کرے اور سبحان ربی الاعلیٰ طاق عدد کی رعایت کرتے ہوئے تین یا چار یا سات مرتبہ پڑھے اور ادنیٰ سنون عدد یہ

باہستگی و اطمینان پستر تکبیر گویاں سر بردارد و بنشیند باطمینان بخواند اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

بہ کہ زمین بار پڑھے کہے اور اطمینان سے اس کے بعد تکبیر کرے سر اٹھائے اللہ اطمینان سے بیٹھ جائے اور پڑھے اے اللہ میری مغفرت دے

وَاَسْرِ حَتْمِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاجْعَلْنِيْ پست تکبیر گویاں باز سجدہ

پیرا ہندم دے رکھے وایت نصیب کرے رزق دے بے بند مرتبہ یا میری غلطی اور گناہ پر سیر کرے کہتا ہوا پہلے کی طرح سجدہ

کند مثل اول و پھنچاں تسبیحات گوید پستر تکبیر گویاں بر خیزد اول رو پس ہر دو دست

کرے اسی طرح تسبیحات کہے پھر تسبیح کہتا ہوا اٹھے پہلے پہلو ہر دو زانو ہاتھ

کہ ورتے چھتین یا چار یا سات، ادنیٰ گناہم تقدیر میں کرنا۔ منفرد ہر دو میں کہتا ہوا سجدہ کرے۔ رکوع سے اٹھنے وقت اس کو سب اللہ من قرۃ اور رکوع اور دونوں ہاتھوں میں پائیں۔ اول ہر دو زانو میں سجدہ میں جاتے وقت پہلے ٹھٹھے پہلے ہر دو زانو ہاتھ۔ پہلی کان ساق پہلی ذراع۔ کہناں زمین پر رکھائے۔ اسی میں ہی عورت سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھوں میں پائیں۔ طاق چھتین یا چار یا سات کہے اے اللہ میری مغفرت فرما میرے اور ہر کسی کے لیے وایت لے لے رزق دے لے مجھے وایت کر میری غلطی اور گناہ سے۔ یہ مشکلی دور کر دے کہ دست کی روایت کیا اس کو کر دے کہ ان جاس بھی اللہ من سے۔

پستروانو با برداشته استاد شود و رکعت ثانیہ مثل اولی خواند بدون شستن و تہود و چوں

پہر چھٹے اٹھا کر کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی مانند دوسری رکعت ادا کرے شستن اور تہود کے بغیر جب

رکعت دوم تمام کند پائے چپ را بگستراند و برآں بنشیند و پائے راست را استاد

دوسری رکعت پڑھ کرے تو بائیں پیر کو بجا کر اس پر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے

دارود و انگشتان هر دو پائے را متوجہ قبلہ دارد و هر دو دست را بر هر دو ران دارد و

اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلاً رخ رکھے اور دونوں اعضاء دونوں رانوں پر رکھے اور

انگشت خضر و بنصر از دست راست عقد کند و وسطی و ابهام را حلقہ کند و انگشت شہادت

خضر و شہادت کی انگلی سے حمل (نعلی) اور بنصر (خضر) سے حمل (نعلی) کا حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی مکمل رکھے

را کشادہ دارد و تشہید بخواند و وقت شہادت اشارت کند ایں اشارت از ائمہ اربعہ مردی

اور تشہید پڑھے اور تشهد اَنَّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے اُٹھ کرے۔ یہ اُٹھ کرنا چاروں اماموں سے مشغول

است لیکن مشہور مذہب امام اعظم آنت کہ اشارت نہ کند و انگشتان هر دو دست متوجہ

سید محمد امام ابوحنیفہ کا مشہور مسلک یہ ہے کہ اشارہ نہ کرے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ

قبلہ دارد و در قعدہ اولی بر تشہید زیادہ نہ کند بعد ازاں تکبیر گویاں بسوئے رکعت سوم برخیزد

رخ رکھے اور قعدہ اولی میں تشہید سے زیادہ نہ پڑھے اس کے بعد تکبیر کرتا ہوا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو

و رفع یدین دریں وقت نزد اکثر علمائے اہل سنت است نزدیکانی ضیفہ و شافعی و در رکعت

جائے ابراہیم کے نزدیک اس وقت رخ یدین سنون ہے امام ابوحنیفہ و امام شافعی کے نزدیک سنون نہیں اور تیسری

ثالث و رابع فقط سورۃ فاتحہ بالسماء آہستہ بخواند چوں از رکعات فارغ شود قعدہ

اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ بالسماء آہستہ پڑھے جب رکعات سے فارغ ہو تو قعدہ اخیرہ

اخیرہ کند مثل اولی و بعد تشہید و رآں درود خواند اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

قعدہ اولی کی طرح کرے اور تشہید کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھے۔ اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۔ است۔ وہ۔ میں کہتے ہوئے میں پہلے زاین سے اٹھ اٹھائے پھر چھٹے۔ ثانیہ۔ دہری۔ اولی۔ پہلی

۲۔ تشہید۔ میں شہادت اللّٰہُمَّ الخ پائے چپ۔ ابھیر کر کھڑا کر اس پر بیٹھ۔ دلو۔ یعنی ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔ رانوں کو پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھام۔ انگوٹھا

اس کے بعد انگلی سناہ پھر وسطی پھر بنصر پھر خضر۔ اشارت کند۔ فقہ کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ امام صاحب اشارہ کے قائل نہیں ہیں لیکن فقہ حنفی کی دوسری

معتبر کتابوں میں اشارہ کرنا سنت اور مستحب لکھا ہے اور اس کا طریق یہ لکھا ہے کہ سب انگلیوں کو ران پر چسپا کر رکھے۔ احتیاط میں ہاتھ پر صرف سناہ کو اٹھائے اور

اللّٰہُ پر نہ کہ دے۔

۳۔ برخیزد۔ سیدھا اٹھ جائے اور زمین پر اٹھ نہ بیٹھے۔ دریں وقت۔ یعنی تیسری رکعت شروع کرتے وقت کا توں تک اٹھ اٹھا، بعض اماموں کے نزدیک سنت ہے۔

۴۔ ثالث۔ تیسری۔ رابع۔ چوتھی۔ کہ اللّٰہُمَّ صل۔ اے اللّٰہ! حضور اور آپ کی اولاد پر اس طرح کہ عت اُٹھ کر اس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر نازل

فرمایا تھی۔ یہ شک تیرے لیے تعریف ہے اور تو بزرگ ہے۔

اِلٰی آخِرِهِ اَللّٰهُمَّ بِاَسْمِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلٰی آخِرِهِ اِسْتَدْعَا نُوْا ذِهْ مُشَابِهَ الْفَاظِ قُرْآن وَاَدْعِيْ

اِس کے بعد اَللّٰهُمَّ بِاَسْمِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ الفاظِ مسترآن سے مشابہ دعا پڑھے زیادہ

ماثوره اولیٰ است خصوص اِس دُعَاء اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ

بمتر رسول سے منقول دعائیں پڑھنا ہے خاص طور پر یہ دعا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

فِتْنَةِ الْحَيَاةِ الْمُنَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ - وَ زَنْ

اور عورت

در ہر دو جلسہ بر شہرین چپ بنشیند و ہر دو پا از جانب راست بیروں آرد و سلام گوید

دونوں مجلسوں میں بائیں سر پہ بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں جانب سے نکال لے اور دونوں طرف سلام پھیرے

ہر دو جانب و منفرد نیت کند لائیکہ را و امام مقتدیان آں طرف و لائیکہ را و

اور منفرد فرشتوں کی نیت کرے۔ اور امام سلام پھیرتے ہوئے اس طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں کی اور

مقتدی امام و قوم و لائیکہ را - و باید کہ نماز بحضور و خشوع گزارد و نظر بسجدہ گاہ دارد و بعد

مقتدی امام قوم و جماعت اور لائیکہ کی نیت کرے اور نماز خشوع و حضور سے بڑھنی چاہیے اور نگاہ سجدہ کی جگہ رہے اور

سلام آیۃ الكرسی یکبار و سبحان اللہ سی و سہ بار و الحمد للہ سی و سہ بار و

سلام کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور

اللہ اکبر سی و چہار بار و کلمۃ توحید یک بار خواند۔

اللہ اکبر ۳۳ بار اور کلمہ توحید ایک بار پڑھے

فصل۔ اگر در نماز حدث لاحق شود وضو کند و برہماں نماز پنا کند و اگر

اگر دوران نماز وضو کرے اور حدث لاحق ہو تو وضو کرے اور جتنی نماز ادا کر چکا ہو اس سے آگے

منفرد باشد اور از سر نو نماز خواندن افضل است و اگر امام باشد خلیفہ گیرد و وضو کند

پڑھے اگر منفرد ہو تو اس کے لئے دوبارہ نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر امام ہو تو اپنا مقام بنا کر وضو کرے

لے ہاتھوں ہاتھ لے کر اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ کی برکت نماز کو راجع اس طرح کی کرتے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر نماز فرمائی۔ بیشک تیرے لئے توفیق

ہے اور تیرا رزق ہے نہ اوقیت و نذرہ۔ وہ دعائیں جو آنحضرت سے منقول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ میں تجھ سے عذاب جہنم سے پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ

چاہتا ہوں اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں۔ تجھ سے گناہ اور تباہی سے پناہ چاہتا ہوں ت برسرین چپ۔ یعنی عورت قعدہ میں بائیں سر پہ بیٹھے اور دونوں پیروں

کو داہنی طرف نکال لے۔ و الحمد للہ۔ یعنی نیت کرے کہ ملائکہ کو سلام کر رہا ہے مقام۔ یعنی دو سو گنا نازی جو جماعت میں شریک ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور دلی میں اور

نگاہا پر مشغول جاری کی کلمہ توحید۔ یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لا کو الملک و الحمد للہ و صلی علی کل شیء قدیر۔ حدث و صوفیانا۔ یا کائنات۔ یعنی جس قدر نماز پڑھ چکا ہے اس

سے آگے پڑھے۔ البتہ جس دکن میں وضو نہ ہے اس کو از سر نو ادا کرے خلیفہ۔ یعنی اپنی جگہ کسی مقتدی کی امام بنا دے۔

و داخل مقتدیان شود و مقتدی وضو کرده باز آید بہ مکانے کہ از آں جارفتہ بود و دریں

اور پھر مقتدیوں میں شامل ہو جائے اور مقتدی وضو کر کے پھر جہن سے گھیب ہو وہیں لوٹے اور اس عرصہ

عرصہ آنچہ امام خواندہ است اول آں را بدون قراعت ادا کنند با امام شریک شود

ہیں امام جو کہ پڑھ چکا ہو اول اسے قراعت کے بغیر ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہو جائے

و اگر امام از نماز فارغ شدہ است مقتدی مختار است اگر خواہ بمکان اول باز آید و

اور اگر امام نماز سے فارغ ہو چکا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے کہ خواہ سابق جگہ پر لوٹ آئے اور

اگر خواہ جائیکہ وضو کردہ ہماں جا نماز تمام کند و اگر عمدۃً حدث کند نماز فاسد شود و

خواہ جہاں وضو کیا ہو اسی جگہ نماز پوری کرے اور اگر قصد وضو کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی

اگر در نماز مجہول شد یا احتدام کرد یا قہقہہ کرد یا نجاست مانع نماز بروے افتاد یا زنجی

اگر دوران نماز ہامی ہو جائے یا احتدام ہو جائے یا بالغ ہو جائے یا قہقہہ لگائے یا ایسی نجاست اس پر گر جائے کہ ایسے ہوتے ہوئے نماز

بے رسید یا بنگان حدث از مسجد برآمد یا خارج مسجد از حد صفوف برآمد پستر ظاہر

مروج ہوا جو روح ہو گیا ہو یا وضو کرنے کا گمان کرتے ہوئے مسجد سے باہر آگیا یا خارج صفوں کی حد سے باہر گیا اس کے بعد ظاہر ہوا

شد کہ حدث نہ شدہ بود نماز فاسد شود و بہت جائز نہ باشد و اگر از مسجد یا صفوف خارج نہ

کر و وضو نہیں فرم تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ جب کہ نہ ہوگا کہ جتنی نماز پڑھ چکا ہے اس سے کٹے پڑے دینا

شدہ بنا کرد و اگر بعد تشہد حدث لاحق شد وضو کند و سلام دہد و اگر بہ قصد بعد تشہد

کرے اور اگر مسجد یا صفوف سے نکلا ہوا (ترجمہ کرے) اگر تشہد کے بعد وضو فرما ہو تو وضو کر کے سلام پھیرے اگر تشہد کے بعد قصد وضو کرنا

حدث کند نزد امام اعظم نمازش تمام شد و اگر دریں حالت تیمم کنندہ بر آب قادر

کر امام اور حنیفہ کے نزدیک اسی کی نماز پوری ہوگئی اور اگر اس حالت میں تیمم کر کے والا پانی پر قادر ہو

شد یا اتنی سورتے آموخت یا برہنہ بر پارچہ قادر شد یا اشارہ کنندہ بر رکوع

جائے یا آن پڑھ کوئی سورت سیکھ لے یا برہنہ کو کھینچا بیٹھ ہو چلتے یا اشارہ کرنے والا رکوع اور

و سجود قادر شد یا مدت مسح موزہ تمام شد یا موزہ بعض قبیل از پاکشید

مسجد پر قادر ہوئی یا موزہ پر مسح کی مدت پوری ہوگئی یا موزہ بعض قبیل پاؤں سے بھیج لیا

نہ درین عرصہ یعنی وہ کہتیں جو امام لے اس وقت پڑھی ہیں جب کہ یہ وضو کرنے کی بات تھا۔ پہلے ان کو بغیر قراعت کے ادا کرے اور پھر امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا
غیر۔ یعنی ادا کرے سے وضو کرنا ہے۔ احکام کردہ یعنی نماز ضروری ہو گیا۔ تشہد۔ یعنی ایسے زور سے بشارت اس پاس و اس کے کو ادا کرنی۔ زنجی۔ یعنی بے زنجی جس کو بنگان
یا بنگان حدث۔ یعنی اس کو قہقہہ ہو کر اس کا وضو نہ کیا ہے مادہ کو وضو فرمایا تھا۔ جائز نہ باشد۔ بلکہ اس کو پوری نماز فرمایا ہوگی ت اگر بقصد یعنی حاجات پڑھنے کے بعد جان لاہ
کر وضو کرنا تو نماز ہو جائے گی لیکن اس کا دانا ضروری ہوگا۔ اتنی۔ آن پڑھ۔ پارتی۔ یعنی وہاں تک کہ پڑا جس سے رکوع تک۔ دت۔ مسح۔ جو تیمم کے لیے ایک دن رات اور سفر کے
لیے تین دن رات ہے۔

یا صاحبِ ترتیبِ رانمازِ فائمه یاد آمد یا قاری اُمّی را خلیفه گرفت یا آفتاب در نماز فجر

یا صاحبِ ترتیب کو وقف نماز یا آفتا یا قناری (پڑھ رہے) کے کئی چڑھ کو قائم مقام بنادیا یا نماز فجر پڑھتے ہوئے

طلوع کرد و وقت ظهر دریں حالت از نماز جمعہ برآمد یا صاحب عذر مثل سلس بول

آفتاب طلوع ہو گیا یا ناز جو بڑھتے ہوئے ظہر کا وقت ختم ہو گیا یا صائب فطر مثلاً مسلسل پیشاب کے

و مانند آل را عذر دُور شد یا جبیره ز حسم از به شدن زخم بر یخت در پیش صورتهای بجمت

فدائے آغیلے یا اس جیسے صاحبِ غز کا عذر مستمر ہوگی یا زحمت کی بجائی زخم اچھا ہونے کی بنا پر گر فحشی ان صورتوں میں اس بنا پر کہ

فرض بودن خروج بعضی نماز نزد امام اعظم باطل شد و نزد صاحبین باطل نه شد

مذاہر حق کے لئے کائنات میں ہر شے کا ایک خاص مقصد ہے اور یہی تشبیہ کے بعد جہاں اختیار رکھنا نہ توڑ دینے کا ہے کہ اس کے باعث ہر آدمی اور مینیفیسٹ ہو کر کہ ہر جہاں پر جتنی اور سامان کے لئے کئی کئی اشیاء ہیں جو حق

مسئله. اگر امام را حدث شد و مسبوق را خلیفہ گرفت مسبوق نماز امام را تمام کند یا بستر

اگر امام کا دھڑلٹ جائے اور وہ مسیوق کو اپنا قائم مقام بنائے تو مسیوق امام کی غلامی پر ہی کرے ایسے شخص کو اپنا

غلیفه کند مدرک را تا سلام دهد با قوم و آل مسبق استاده شود و نماز خود تمام کند

۱۔ اجماع نامہ جو شروع سے امام کے ساتھ شریک جماعت رہا اور دینی حرکیں تاکہ وہ جماعت (اخوان) کے ساتھ سلام پھیرے اور مسنونہ کلمہ پڑھ کر اپنی غائبی کو یقینی کرے۔

مسئلہ۔ اگر در رکوع وسجود حدث لاحق شود چوں پنا کند آں رکوع وسجود را اعاده کند و اگر

اگر درکن یا مسجد سے ہیں وضو لڑتے جائے تو پیش کرتے ہوئے یہ درکن اور مسجد لڑائے اگر درکن اور مسجد سے

در رکوع و سجود یاد آمد که یک سجده از رکعت اولی فوت شده بود یا سجده تلاوت

جس یاد آئے کہ ایک سجدہ پہلی رکعت کا چھٹا گیا تھا یا سجدہ تلاوت فوت

نوت شده بود آن سجده را قضا کند و اعاده این سجده مستحب است واجب نیست و

ہر گناہ کا تو اس سجدہ کی قضا کرے اور اس سجدہ کی قضا مستحب ہے واجب نہیں اور

اگر امام را حدث شد و مقته می یک مرد است همان مرد بلا تعیین خلیفه می شود۔ و اگر

اگر امام کا دھرم ٹوٹ جائے اور مقتدی ایک شخص ہے تو وہی شخص کعبین کے بغیر قائم مقام ہو جائے اور اگر

۱۰ صاحبِ تربیت - وہ انسان کہلانا ہے جس کے ذہن پر باغی سے زیادہ نمازی و احباب اللہ ان ہوں۔ ایسے آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے ذہن کو کھانا رہے اور وقت میں کھانے کا ہے تو پہلے قضا نماز ادا کرے پھر اس وقت کی نماز پڑھے۔

صاحبزادہ وہ ہے جس کا دوسرا سانس وقت بھی قائم نہیں رہتا کہ وہ فرض ادا کر سکے۔ مسلسل بول۔ چٹاب کے قطروں کا بار بار آتے رہنا۔ جمرو۔ زخموں کی پٹی سے دریں صورت بہا ہوا۔

فرض ہے کہ اگر جب تک وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ وہاں نماز میں ہے خواہ اس وقت نہ ہو چکا ہو لہذا یہ ساری نماز توڑ دینے والی چیزیں نامحاصل کے نزدیک نماز کے دوران میں پیش آتی ہیں۔ لہذا یہ زائل ہو جائے گی۔ بنی الامر کے نزدیک اس وقت تک کہ بعد اس کہ وہ جس نماز کو خالص چاہتی ہے اس کے نزدیک یہ ساری چیزیں تو نماز ختم ہونے کے بعد پیش آتی ہیں۔ لہذا نماز

یہاں پہلے کا سال ہی یہاں پہلے ہوا۔ چھٹی صرت میں علی غلیں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ اگر کثیر مل کیا تو ممکنہ تھی خود اپنے لعل سے ناز سے خارج ہو الہذا غلاما دکل ہو جائے گی کہ مستحق۔
نیک شرکت سے پہلے اگر نادر جو کا جو شک۔ حوالہ سے اہم کما حقہ محبت میں تشریب ہے۔ ادا ہو کہ خوشک جس کی میں دھڑلایا ہے۔ اس میں کہ اگر نادر لاکا کی ہوگا۔ اسی سہوہ جس

عبدہ میمنہ کی رگت کا سجدہ کیا یا فائدہ بلا فتنہ یعنی جبکہ مقتدی ہی ایک ہی ہے تو امام کو حد ثاقق ہونے کی صورت میں وہ خود بخود امام کے کاغذ قائم کیا جائیگا۔

اور وہ فعل نہیں مانگا۔ اس لئے کہ مذکورہ بالا امور اس کے اختیاری نہیں ہیں۔ پس اگر ان امور میں سے کوئی امر انصاف کے بعد ظاہر ہو جائے تو لوگ کہ نماز کے اندر اس لئے

مقتدی یک زن یا یک طفل است نماز حرد و فاسد شود و در روایتے نماز امام فاسد

مقتدی ایک صحت یا ایک نجس ہے۔ تو دونوں کی نماز فاسد ہوگی اور ایک روایت میں ہے کہ گاہ کی نماز فاسد

نشد اگر زن و طفل را خلیفہ نہ کردہ باشد مسئلہ۔ اگر امام از قراوت بندہ شود اورا

نہیں ہوگی بشرطیکہ اس نے صحت اور نجس میں سے کسی کو اپنا قائم مقام نہ بنایا ہو۔ اگر امام کسی مذکورہ مقام قراوت نہ کرے تو اسے اپنا

خلیفہ گرفتن جائز است اگر ملکہ يجوز به الصلوة نخواندہ باشد مسئلہ۔ اگر شخصے امام

قائم مقام بنانا درست ہے بشرطیکہ اپنی قراوت ذکر کا ہو جتنی قراوت کی مقدار سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص امام کو

را در نماز در یا بدھر جا کہ امام را در یا بدھر جاں رکن داخل شود و اگر رکوع یافت رکعت

نساز میں جائے تو امام جس رکعت میں ہو تو وہ اسی میں شریک ہو جائے اور اگر اسے رکوع ملی گیا

یافت و الّا رکعت نیافت پس ہر گاہ امام نماز خود تمام کند مسبوق بعد فساد رخ

تو اسے رکعت ملی گئی و نہ رکعت نہیں ملی پس امام جب اپنی نماز سے فارغ ہو مسبوق امام کی فراغت کے بعد

امام اپنے وقت شدہ آں نماز خود بخواند و نماز مسبوق در حق قراوت حکم اول نماز

اپنی وقت شدہ نماز پڑھے اور قراوت کے حق میں مسبوق کی نماز کا حکم نماز کے شروع کا

دارد و در حق قعود حکم آخر نماز دارد مسئلہ۔ اگر مصلی بعد دو رکعت بہ فراموشی

سا ہے اور قعود کے حق میں حکم نماز کے آخر کا سا ہوگا۔ اگر نماز پڑھنے والا دو رکعت کے بعد بھول

برائے رکعت ثالث برخاست و قعدہ اولی نہ کرد پس تاکہ قریش قعود است

کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور قعدہ اولی نہیں کیا پس اگر وہ بیٹھنے کی حالت کے قریب ہو

بنشیند و سجدہ سہو واجب نشود و اگر نزدیک قیام است استادہ شود و از باز نشستن

تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر قیام کی حالت کے قریب ہو تو کھڑا ہو جائے اور سجدہ سہو

اد نماز فاسد شود و سجدہ سہو کند و اگر بعد چہار رکعت برخاست تاکہ رکعت پنجم

کرسے (اس صورت میں) اٹھ کر بیٹھنے سے اس کی نماز فاسد ہو جائیگی اگر چہ چار رکعات کے بعد کھڑا ہو گیا اور ابھی پانچویں رکعت کا

نہ ہو۔ یعنی امام کی جی اور اس مقتدی صحت یا بیکر کی۔ اس لیے کہ امام کو حدت و حق ہونے کی وجہ سے امام ہو گیا اور عزت و بزرگی کی امامت درست نہیں ہے نہ مانور

بر الصلوۃ۔ یعنی قرآن کی وہ مقدار جو پڑھنا فرض ہے۔ داخل شود۔ یعنی قرآن میں شریک ہو جائے نہ یافت۔ یعنی امام کے ساتھ اگر کوئی ایسا شخص ہو جسے شریک نہیں ہوا ہے تو رکعت میں

نہ ہوگی نہ نماز سہو۔ یعنی اگر کوئی شروع نماز سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا ہے بلکہ امام کے ساتھ کچھ کہیں پڑھنے کے بعد شریک ہو گیا۔ امام کے فارغ ہونے کے بعد جب وہ

باقی نماز پڑھے تو قراوت کا سبب ملے گا۔ یعنی اگر وہ نماز شروع کرے اور امام کے ساتھ شروع کرے گا اس میں نماز قعدہ پڑھ کر نماز پڑھے گا لیکن قعدہ کا سبب ملے گا۔ یعنی یہ

کچھ کہ امام کے ساتھ شروع کی نماز ملے گی ہے اب اس کے بعد کی پڑھ رہا ہے مثلاً اگر کسی دوسری رکعت میں شریک ہوا ہے امام کے فارغ ہونے کے بعد رکعت پڑھے گا اس کو قراوت

کے اعتبار سے پہلی رکعت کچھ لیکن قعدہ کے اعتبار سے آخری رکعت کچھ اور بیٹھ کر التمام وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ مثلاً قریب قعود است۔ یعنی بیٹھنے کی حالت کے

قریب ہے۔ نماز فاسد نہ ہوگا۔ سہو کہ پورا کھڑا ہو چکا ہو لیکن اگر پورا کھڑا نہیں ہوا ہے تو بھی بیٹھ جائے نماز فاسد نہ ہوگی لیکن سہو ضروری ہوگا۔

را سجود نہ کر دہے است بشیند و قعدہ اخیرہ کردہ سلام دہد و سجدہ سہو کند و اگر رکعت پنجم

سجدہ نہیں کیا تو بیٹھ جائے اور قعدہ اخیرہ کرے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر باپڑی رکعت

را سجدہ کر دہے فرض او باطل شد اگر خواہد رکعت ششم کردہ سلام دہد و سجدہ سہو کند و اگر

کا سجدہ کر دہے تو اس کی فرض نماز باطل ہوگئی اب اگر چاہے پچھنی رکعت لاکر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر

خواہد رکعت ششم نہ کند ہماں جا قعدہ اخیرہ کند و سلام دہد دریں صورت چہار

پا ہے تو پچھنی رکعت نہ لائے بلکہ اسی جگہ قعدہ اخیرہ کرے سلام پھیرے اس صورت میں چار رکعات

رکعت نفل شد و یک رکعت باطل شد۔

نفل ہو گئیں اور ایک رکعت باطل ہو گئی

فصل۔ اگر نماز را وقت فوت شود قضا کند با اذان و اقامت مانند ادا پس

اگر نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اذان کی طرح اذان و اقامت کے ساتھ قضا کرے اگر قضا نہ

اگر بجماعت خواند جہر در نماز جہری بقراءت واجب است و اگر تنہا خواند سراً

بجماعت پڑھی جائے تو جہری نماز میں زہد سے قراءت واجب ہے اور اگر تنہا پڑھے تو آہستہ

قراءت بخواند مسئلہ۔ ترتیب در فوائت و قتیہ فرض است و همچنین در فرض دو تر

قراءت کرے فوائت اور وقتیکہ وہ نماز جس کی فرضیت اس وقت میں ہوتی ہے اس میں ترتیب فرض ہے اور اس

کہ واجب است ہم فرض است نزد امام اعظم پس اگر باوجودیکہ فائتہ یاد باشد

دن فرض اور وتر میں بھی جو کہ واجب ہے ترتیب فرض ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہے لہذا اگر فوت شدہ نماز یاد

و قتیہ بخواند نماز و قتیہ فاسد شود پس اگر قضا کرو فائتہ را پیش از ادا کردن و قتیہ ثانیہ

جو کہ کے باوجود و قتیہ پڑھے تو وہ قتیہ نماز فاسد ہو جائے گی پس اگر فوت شدہ کی قضا و قتیہ ثانیہ کی نماز ادا کرنے سے قبل کرے تو

نماز و قتیہ اولی باطل شد فرضیت او و اگر پیش از قضا کردن آں فائتہ پنج و قتیہ ادا

و قتیہ اولی نماز فرض باطل ہو جائے گی اور وہ فرض نفل بن گئے اور یہ فرض نماز وہ بارہ رکعات ہے لہذا اگر اس فوت شدہ کی قضا سے قبل پانچ و قتیہ ادا

نہ باطل شد اب خواہ پچھنی رکعت کی تکمیل کرے یا نہ کرے اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی فرض دوبارہ پڑھنے میں ہے لیکن اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو پھر ہر حالت اس کے فرض ہو جائیں گے اور سجدہ سہو کرے۔ نماز جہری۔ جس میں قرآن زور سے پڑھا جاتا ہے جیسے مغرب۔ عشاء۔ فجر۔ بڑا۔ چھکے پڑھا۔ فوائت۔ قضا شدہ نمازیں۔ و قتیہ۔ وہ نماز جو اس وقت میں فرض ہوتی ہے۔ و قتیہ یعنی ذکر اگرچہ خود واجب ہے لیکن عشاء اور اس میں ترتیب فرض ہے نہ باطل شد فرضیت او۔ مثلاً صبح کی نماز قضا ہوگئی اس کو چھوڑ کر خبر کی نماز ادا کی اب اگر عصر کی نماز ادا کرنے سے قبل اس نے فجر کی نماز ادا کی تو خبر کے فرض کی کہ نماز پڑھنی کی وہ نفل ہو جائے گی اور خبر کے فرض کو بار بار پڑھنے میں ہے لیکن اگر باقی نمازوں کی طرف سے اس کو قضا اور ان کی قرآن نمازوں کا فساد اور محنت آگے اعمال پر موقوف رہے گا اب اگر پچھنی نماز میں اس نے پہلی اور وہ قضا کر لی تو امام صاحب کے نزدیک سب نمازی درست ہو جائیں گی اس لیے کہ وہ نمازوں میں کی کوئی پہلی قضا نماز نہ پڑھے کہ جس سے درست نہیں ہوتی پانچ سے بڑھ گئیں اور یہ صاحب ترتیب نہ دیا۔ اب اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا پڑھے پھر ادا کرے۔

کر و آل و قبیلت فاسد شد بہ فساد موقوف اگر بعد ازاں وقتیہ ششم پیش از ادا کردن

کرے تو وہ پانچون وقتیہ فاسد ہو گئی۔ مگر ان کا فساد ہونا موقوف رہا اگر ان پانچ کے بعد پہلی وقتیہ نہ ادا کی گئی تو فساد کی قضا

فاسدہ ادا کر دیاں و قیات صحیح شدند نزد امام اعظم نہ نزد صاحبین مسئلہ اگر

سے قبل پڑھ لی تو وہ نام وقتیہ نمازیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک صحیح ہو گئیں (دیکھو وہ صاحب ترتیب) امام ابو یوسف اور امام مالک کے نزدیک درست نہیں ہیں اگر

عشاء بفراموشی بے وضو خواند و سنت و وتر با وضو خواند ہمراہ عشاء سنت باز خواند

بھول کر عشاء کی سنت بے وضو پڑھ لی اور سنت و وتر با وضو پڑھے تو نماز عشاء کے ساتھ سنتیں بھی دوبارہ

و اعادہ و تر نہ کند نزد امام اعظم و نزد صاحبین و تر را ہم اعادہ کند مسئلہ ترتیب

پڑھے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر نہ پڑھائے اور امام ابو یوسف اور امام مالک کے نزدیک وتر بھی پڑھائے ترتیب

بہرہ چیز ساقط شود یکے بہ سبب تنگی وقت وقتیہ دوم بغیر آموشی۔ سوم وقتیکہ در ذمہ او

تین چیزوں سے ساقط ہوتا ہے (۱) وقتیہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے (۲) بھول جائے سے (۳) جبکہ اس کے ذمے وقت شدہ

شش فاسدہ شود نو باشد یا کہ نہ پستر ہر گاہ فوات ادا کند باز ترتیب عود نماید و اگر

نمازوں کی قصاص ہو جائے خواہ کسی وقت شدہ نمازیں ہوں یا پرانی اس کے بعد جس وقت وقت شدہ نمازوں کا کرے ترتیب پھر لوٹ آئے اور اگر

شش نماز یا زیادہ فوت شد چند نماز قضا کر دتا کہ از شش در ذمہ او باقی ماند نزد

ہم یا پچھ سے زیادہ نمازیں فوت ہوئیں اور چند نمازوں کی قضا کر لی۔ یہاں تک کہ چھ نمازوں سے کم اس کے ذمہ باقی رہ گئیں تو

بعضے ترتیب عود کند و فتویٰ بر آن است کہ ترتیب عود نہ کند تاکہ تمام ادا نہ نشود۔

بعض کے نزدیک ترتیب لوٹنے کی اور فتویٰ اس پر ہے کہ ترتیب نہیں لوٹنے کی تا وقتیکہ وہ سب نمازوں کو ادا نہ ہو جائیں

فصل۔ در مضدات و مکروہات۔ کلام اگر چہ سہواً باشد یا در خواب مضد نماز

مضدات اور مکروہات کے بیان میں کلام خواہ بھول کر ہو یا (اندرون نماز) سو جائے پر ہو اس سے نماز

است و بیخین دعاء بچیزے کہ طلب آں از آدمیاں ممکن باشد و نالہ کردن و

فاسد ہو جاتی ہے اسی طرح ایسی چیزوں کی دعا کہ اس کی طلب اور مانگنا آدمیوں سے ممکن ہو اور فسہ یا کرنا اور

نہ اعادہ وتر نہ کند۔ اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک وتر عشاء سے تھا۔ ایک متعلق نماز ہے۔ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور مالک کے نزدیک وتر سنت ہے جو عشاء

کی نماز کے بعد ہے۔ جب عشاء کی نماز نہ ہوئی اور نماز پڑھی تو وتر بھی نہ پڑھا ہوگا۔ علی وقت۔ مثلاً عشاء کی نماز قضا ہو چکی تھی صبح کو ایسے وقت آٹھ گھنٹے کو سوچ گئے تھے پہلے وتر

پڑھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو فجر کی نماز پھر بھی پڑھا۔ یہ ضروری نہ ہے کہ عشاء کی قضا پڑھنے کے بعد فجر کی قضا پڑھے نہ بغیر آموشی۔ یہی مثلاً فجر کی نماز قضا ہو چکی تھی وہ اس کو یا وتر

آئی اور عصر کی نماز پڑھ لی تو عصر کی نماز درست ہو جائے گی۔ سوم جو تکاب وہ صاحب ترتیب نہرا۔ اب جب کہ وہ پچھلی قضا نمازیں ادا کر رہا ہے اور ادا کرتے کرتے تکاب

کے بعد چھ نمازوں سے کم ہو گئی ہیں تو پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا کہ کلام خواہ بھول کر یا کسی سے کہ اس کلام کو دہرائیں گے۔ طلب آن۔ مثلاً یہ کہنا کہ پانی ہے

دو۔ روٹی دے دو۔

واوہ گفتن و گریستن با و از آورد یا مصیبت نہ از ذکر بہشت و دوزخ و تنسخ بے عذر کردن

اور وہ کہتا اور آواز کے ساتھ دوتا درد یا مصیبت کی وجہ سے نہ بہشت یا دوزخ کے ذکر سے اور بلا عذر کھانا اور

و عا طس را یَرَحَمَنَّ اللہُ گفتن و جواب دادن خبر خوش بہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و خبر بد با ستر جاع

چھینکنے والے کو یہ رحمت اللہ کہنا اور اچھی خبر سن کر الحمد للہ کہنا اور بدی خبر سن کر

و خبر تعجب بہ سُبْحَانَ اللہِ یا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ نماز کو فاسد کند و اگر بر غیر امام

انشاء اللہ اور کوئی عجب بات سن کر سبحان اللہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور اگر اپنے امام

خود فتح کند نماز فاسد شود و از فتح بر امام خود نماز فاسد نہ شود و سلام عمداً و رد سلام نماز را

(جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے) کے سوا کہ لغو دیا تو نماز فاسد ہوگی اور اپنے امام کو بتانے سے (نہی ہنسنے) نماز فاسد نہیں ہوتی اور سلام کو انقصا

فاسد کند نہ سلام سہواً و خواندن از مصحف و خوردن و آشامیدن و عمل کثیر نماز را فاسد

اور واجب دینا سلام کا لغو قصداً ہو یا سہواً یہ دونوں نماز کو فاسد کرتے ہیں سلام سہواً اور قرآن مجید کو کچھ کر پڑھنا اور کھانا پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد

کند و عمل کثیر آنست کہ در آں محتاج شود بہ رد دست و نزد بعضی آنچه بینندہ عامل اورا

کہتے ہیں اور عمل کثیر یہ ہے کہ بے انجام دینے میں دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہو بعض کے نزدیک عمل کثیر یہ ہے کہ کچھ والا اس

دانند کہ در نماز نیست و بعضی گفتہ آنچه کہ مصلی آں را کثیر دانند، اگر بر نجاست سجدہ کرد نماز

کے متعلق یہ سمجھ کہ نماز کی حالت میں نہیں ہے بعض فرماتے ہیں کہ عمل کثیر وہ ہے جسے نماز پڑھنے والا کثیر خیال کرے نجاست پر سجدہ کرنے

فاسد شود و اگر در نمازے بود و نمازے دیگر شروع کرد بہ تکبیر نماز اول باطل شد و اگر در ہماں

سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر ایک نماز کے انقضاء سے قبل دوسری نماز کا آغاز کر دیا تو دوسری نماز کی تکبیر کے ساتھ ہی پہلی نماز باطل ہو جاتی اور اگر

نماز باز شروع کرد بہ تکبیر نماز اول باطل نشود و اگر طعاً میکہ در دندان بود از زبان بر آوردہ خورد

وہی نماز پھر شروع کر دے تو دوسری کی تکبیر سے پہلی نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر دانتوں میں رکھا ہوا کھانا زبان سے نکال کر کھائے

اگر کم از خود است نماز فاسد نشود و اگر مقدار نخود است فاسد شود و اگر در مکتوبے نظر کرد

اگر وہ پختے سے کم ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر پختے کے برابر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی اور اگر ٹکٹے ہوتے ہوں تو نظر قابل

و معینش فہم نماز فاسد نشود و اگر بر زمین یا دکان نمازی خواند و از پیش او

لے اور اچھے عطا قرآن کریم دیوار پر لکھا ہو یا اس کے سامنے کچھ تو نماز فاسد نہیں ہوتی اگر زمین یا دکان پر نماز پڑھتے ہوئے کوئی اس کے سامنے سے

لے اور گفتن ہو یا کھانا تنسخ کھانا عا طس چھینکنے والا۔ استرجاع۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا۔ فاسد کند۔ یعنی کسی آدمی کے سوا کسی جواب کے عذر کوئی ایسا

مجدہول دینا خواہ اس میں اللہ کی تعریف ہی کیوں نہ ہو۔ فتح۔ قرآن پڑھنے والے کو لغو دینا۔ سلام سہواً یعنی اگر بھولے سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کر سلام مجید یا نماز

پڑھنے کی۔ متعفف۔ قرآن پاک۔

نہ بہرہ و دست۔ یعنی جو کام ایسا ہے جس میں دونوں ہاتھ لگیں و عمل کثیر کھا جائیگا۔ در نمازے۔ یعنی اگر ایک نماز اچھی ختم نہیں کی تھی کہ دوسری نماز کی تکبیر کہتے ہی

پہلی نماز فاسد ہو جائے گی۔ نخود۔ چنا۔ مکتوب۔ لکھا ہوا خواہ قرآن میں ہو یا کسی دیر اور غیر پر۔

کے گزشت نماز فاسد نشود اگرچہ گزرنده زن باشد یا سگ یا خر لیکن اگر عاقلہ گزشتہ

نہ ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتا خواہ گزرنے والی عورت ہو یا سگ یا خر یا عاقلہ گزرنے والی عورت

گزرنده عاصی شود مگر وقتیکہ دکان بلند باشد بہ قسمہ کہ سہ او مقابل پائے مصلی نشود و

دکان بلند ہوگا ابتداء اگر دکان بلند ہو اس طرح کہ اس کا سہ نماز پڑھنے والے کے پاؤں کے بھی مقابل نہ ہو تو

سنت آنست کہ پیش خود مصلی در صحرا و بر سر راہ سترہ قائم کند بطول یک ذراع و

تختکار نہ ہوگا مسنون یہ ہے کہ صحرا میں اور بر سر راہ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سترہ یعنی ایک ہاتھ لیں و

پری یک انگشت و قریب خود مقابل ابروئے راست یا چپ کند و نہادن سترہ و

اوپر اور ایک انگشت کے قریب مٹی آزاد قائم کرے اور اسے اپنے دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل نصب کرے سترہ کے کھنکھ

خط کشیدن قائمہ ندارد و سترہ امام قوم را کفایت می کند و گزرنده را اگر سترہ نباشد

اور خط کھینچنے سے کوئی قائمہ نہیں امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور اگر سترہ نہ ہو

مصلی اگر گزشتن دفع کند بشارت یا تسبیح نہ بہر دو مسئلہ اگر نماز کند بر پارچہ

تو نماز پڑھنے والا گزرنے والے کو گزرنے سے اشارہ یا تسبیح کے ذریعہ روکے اس میں شہ و غیرہ ممکن اور ان کے ذریعہ روکے اگر وہ تہ و لیلہ پکڑے ہوں

دو تہ کہ استر آں نجس باشد اگر آں دو تہ مضرب نباشد نماز صحیح باشد و اگر مضرب باشد

ناپاک ہے اور استر اس کا نجس ہو اگر وہ دو تہ سہلی ہوئی نہ ہوں تو نماز صحیح ہوگی اور سہلی ہوئی ہوں تو

صحیح نباشد و اگر بر پارچہ گسترانیدہ نماز کند کہ یک طرف نجس باشد نماز روا باشد

صحیح نہیں ہوگی اور اگر ایسے کپڑے کو پھیل کر نماز ادا کرے کہ اس کا ایک کنارہ نجس ہو تو نماز اس پر جائز

از حرکت دادن طرفے دیگر طرف متحرک شود یا نہ شود و اگر پارچہ دراز باشد یک طرفے

ہوئی ایک کنارہ کو ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلنا ہو یا نہ ہلنا ہو اور اگر پٹریا لمب ہو اور اس کا ایک کنارہ

اڑاں پوشیدہ نماز گزارد و طرفے دیگر نجس بر زمین باشد اگر از تحریک مصلی طرف پارچہ

اڑدہ کر نماز پڑھے اور دوسرا ناپاک کنارہ زمین پر ہو اگر نماز پڑھنے والے کی حرکت سے

کہ نجس است متحرک شود نماز روا نباشد و اگر متحرک نہ شود روا باشد مسئلہ مکروہ

نجس کنارہ ہوتا ہے اگر نماز جائز نہیں ہوگی اور نہ جلتا ہو تو نماز جائز ہوگی نماز میں

لے نہ شوق لیکن نماز مکروہ ہو جائے گی۔ تعلق۔ یعنی اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا صاحب عقل ہے تو خود گزرنے والا گتے گا۔ اگرچہ گزرنے والا گتے کے ہاتھ کا گتے کا گتے

نمازی کے کسی حصے کے سامنے نہ پڑے۔ صحرا۔ جمل۔ سترہ۔ وہ آواز ہو فدا ی اپنے سامنے کریتا ہے۔ یہ آواز کم از کم ایک ہاتھ اوپری اور ایک انگلی کے برابر مٹی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی

سترہ ہاتھ پیشانی کے سامنے رکھے۔ بکدہ ہاتھ بائیں کرکے۔ نہادن سترہ۔ یعنی سترہ نگاہا بکدہ میں پر ڈال دینا۔ خط کشیدن۔ یعنی سترہ کی جگہ کے سامنے کھینچ لینا۔ نباشد

یعنی سر یا آٹھ کے اندر سے۔ تسبیح۔ یعنی نذر سے سبحان اللہ کہ کہ نہ مضرب۔ سہلی ہوئی۔ اگر پارچہ دراز۔ یعنی کپڑا اس قدر بڑا ہے کہ ناپاک کنارہ نہیں گزرنے والا

پاک کنارے کا وہ نماز درست ہو جائے گی۔

است عجت کردن در نماز بہ پارچہ یا بدن اگر عمل قلیل باشد و اگر عمل کثیر است مفید
پڑھے یا بدن سے کھینا اگر عمل قلیل ہو تو مکروہ ہے اور اگر عمل کثیر ہو تو لازم

است و سنگریزہ از موضع سجود بکھنودن مگر در صورتی کہ سجود ممکن نباشد بیکبار یا دو بار
فاسد کرنے والا ہے اور سنگریزے سے سجود سے جگہ سے ہٹا کر وہ ہے لیکن اس شکل میں کہ سجدہ ممکن نہ ہو ایک یا دو بار

سنگریزہ دفع کند و مکروہ است انگشتان را مالیدہ و کشیدہ بہ آواز آوردن و دست بر
ہٹا سکتا ہے اور انگلیوں کو ہٹا کر آواز پیدا کرنا دیکھنا اور ہاتھ کو

ہتی گاہ نہادن و بسوئے راست یا چپ رو آوردن اگر سینہ از سوئے قبلہ برنگردد و اگر
پر رکھنا اور سجدہ دائیں یا بائیں جانب کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ سجدہ قبلہ سے نہ پھرا ہوا

برگرد نماز فاسد شود و مکروہ است اقعار یعنی بر سرین و پا زانو برداشتن و دست بر زمین
ہو اور اگر سینہ قبلہ سے پھریا تو نماز فاسد ہوگئی اور مکروہ ہے اقعار یعنی سرین پہنوں اور ٹخنوں کو کھڑا کر کے اور ہاتھ

نہادہ مثل سگ نشستن و ہر دو ذراع را در سجدہ بر زمین فرش کردن و جواب سلام
زمین پر کھڑا کر کے کی طرح بیٹھنا اور سجدہ میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور سلام کا جواب

بدست کردن و چہار زانو بے عذر در فرض نشستن و پارچہ را برائے احتیاط خاک
ہاتھ سے دینا اور آگے پائی پاؤں پر فرض نماز میں بلا عذر بیٹھنا اور کھڑا ہونے سے بچاؤ کی خاطر

آلودگی چیدن و سدل ثوب یعنی پارچہ را بر سر و دوش انداختن اطراف آن را جمع
اٹھانا اور کپڑا لٹکانا یعنی کپڑا سر اور کندھے پر ڈال کر اس کے کنارے اکٹھا نہ

نہ کند و فرو گزارد و قاذرہ کردن باید کہ قاذرہ را دفع کند و مسدود دفع کند و تمطی یعنی بدن
کرنا اور ہوجی چھوڑ دینا اور جھاتی لینا مکروہ ہے۔ جھاتی اور کھاشی اور انگوٹھی یعنی بدن کو ٹھکان دور کرنے کی خاطر کھینچنا

را برائے دفع ماندگی کشیدن و چشم پوشیدہ داشتن بلکہ نظر در سجدہ گاہ دارد و مکروہ است کہ
انہیں سجدہ امکان دینا چاہئے اور آنکھیں بند کر لینا مکروہ ہے بلکہ سجدہ گاہ پر رہے اور سر کے بال

موتے سر را بالائے سر پیچیدہ گرہ دادہ نماز کردن بلکہ سنت آن است کہ
سر کے اوپر پیٹ کر گرہ دے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ

موتے سر را داشته باشد موتے فرو ہشتہ باشد تا موتے ہم سجدہ کنند و ہم
اگر سر پر بال ہوں تو انہیں ہٹکے ہوتے رہنے دے تاکہ بال بھی سجدہ کر لیں اور یہ بھی

لے عجت بکھنودن کرنا سنگریزہ بکھنودن یا کوئی اور چیز جس پر سجدہ ضروری نہ ہو انگشتان را بین انگلیوں کو ہٹا دیکھنا۔ چپ گاہ۔ کوکر۔ اقعار۔ یعنی کھنے کی طرح سرین پہنوں اور ہاتھوں کو زمین
پر کھڑا کر اور ٹخنوں کو کھڑا کر کے بیٹھنا بدست۔ ہاتھ اور سر سے بھی موم کا جواب دینا مکروہ ہے۔ چہار زانو۔ آگے پائی پاؤں کو کھینچنا۔ سدل۔ رد مال یا چادر اور ڈھکے کر دینا۔ چومر۔
شیرانی وغیرہ کو ہاتھ میں ڈالنے کا نہ ہونا پڑا ہونا قاذرہ۔ جھاتی۔ سر یا کھاشی۔ تمطی۔ انگوٹھی لینا۔ تو سجدہ میں بدن کا جوڑا نہ ہونا۔ فرو ہشتہ۔ ہٹا ہونے کے ہیں۔

مکروہ است نماز بر بہنہ سر گزاردن مگر بنا بر شدت و انکار و شمار کردن آیات و تہیحات

مکروہ ہے کہ نماز کے سر پر بھی جائے البتہ اگر کثرت ثابت کرنا اور انکار مقصود ہو تو مکروہ نہیں۔ آیات

بدست و نزد صاحبین مکروہ نیست و مکروہ است کہ امام تنہا در طاق مسجد باشد و

تہیحات ہاتھ پر گنا مکروہ ہے صاحبین کے نزدیک مکروہ نہیں اور امام کا تنہا غراب میں کھڑا ہونا اور مقتدروں کا باہر ہونا یا

مردم بیرون یا امام بر بلندی باشد و مردم ہمہ زیر و مکروہ است استادن پس صفت

یا امام کا ہنسی پر (ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ) اور سب لوگوں کا بچے کھڑا ہونا مکروہ ہے صفت کے پیچھے

تنہا در صورتیکہ در صفت فرجہ باشد و اگر فرجہ نباشد یک کس را از صف کشیدہ

نہت کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صفت میں جو موجود ہو اور اگر ہو نہ ہو تو ایک آدمی کو پیچھ کر اسے ساتھ

با خود صف کند و مکروہ است پوشیدن پارچہ کہ در آں تصویر آدمی یا جانور باشد یا آئینہ

صفت میں کھڑا کرے اور ایسا کپڑا پہننا مکروہ ہے جس میں آدمی یا جانور کی تصویر ہو یا یہ کہ تصویر یا سر

تصویر بالائے سر باشد یا مقابلہ رویا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم یا پس

کے اوپر یا چہرہ کے مقابلے میں یا دائیں بائیں ہو مکروہ ہے البتہ اگر پاؤں کے

پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت و مانند آں مضائقہ ندارد و پھنچیں تصویر سر بریدہ

نیچے یا پیٹھ کے پیچھے ہو تو مضائقہ نہیں درخت یا اس کے مانند (چیزی روح) کی تصویر میں مضائقہ نہیں اسی طرح باہر

و قتل مار و کژدم در نماز مکروہ نیست و نہ آنکہ امام در مسجد باشد و سجدہ در طاق مسجد کند و

کی تصویر کا حکم ہے محلات نماز سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی کراہت ہے کہ امام مسجد میں اعراب سے باہر جو لوگ

نیز مکروہ نیست نماز خواندن بہ طرف پشت مردیکہ شیخی کی کند و بوسے مصحف یا

سجدہ غراب میں کرے ایسے شخص کی پیٹھ کی جانب نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے جو پاؤں میں مشغول ہو قرآن پاک یا مشک

شمشیر آویزاں یا بوسے شمع یا چہراغ۔

جو فی سطور واضح یا دھار کی جانب (جسک ان ہی سے کوئی چیز قبلہ رخ ہو) نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔

فصل۔ مریض اگر قدرت بر قیام نہ داشتہ باشد یا خوف زیادت مرض بود

مریض کو اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہو یا بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو

نہ تزلزل و ہلکا۔ یعنی نماز کی حالت میں اپنی دلت اور انکسادی ظاہر کرنا طاق مسجد۔ خواب۔ بلندی۔ یعنی ایک ہاتھ کی بلندی۔ فرقہ کشدگی۔ بنا خود صف کند۔

یعنی اکی صفت ایک آدمی کو پیچھے بنا کر صف بنائے۔ بعض فقہاء اس کو ضروری نہیں سمجھتے۔ بالائے سر غریبہ جس صورت میں تصویر کی تعلیم ہوتی ہو نہ مانند آں۔ یعنی

بہ جان چیز کی تصویر۔ سر پر۔ یعنی اس کی عمر کا ہوا ہو جس کے بدن زندگی ناکھن ہو۔ در سانپ۔ کتہ۔ بچھو۔ مکروہ نیست۔ خواہ کتا ہی گل کر پڑے اور رخ بھی قبلہ

سے چہرہ دلتے نہ بوسے مصحف۔ یہ چند صورتیں ایسی ہیں کہ بعض فقہاء ان کی کراہت کے قائل ہیں لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کراہت نہیں مانتے۔ خوف۔ خواہ مرض

بڑھنے کا ہو یا اسکا کہ مرض دیر میں اچھا ہوگا۔

نماز نشست گزار در رکوع و سجود بجا آورد و اگر قدرت بر رکوع و سجود نداشته باشد و

تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کرے اور اگر رکوع و سجود پر قادر نہ ہو

قدرت بر قیام داشته نزد امام اعظم مفتی بہ آنست کہ نشست نماز گزاردن او را

محکم ہو سکتا ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا مکلف ہو کر

بہتر است از استاد گزاردن پس نشست نماز گزارد و اشارہ رکوع و سجود بسر کند و

پڑھنے سے بجز پس بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کا اشارہ کرے اور

اشارہ سجود پست ترک نہ از رکوع و اگر استاد نماز گزارد و اشارہ کند ہم جائز است و

سجدہ کا اشارہ رکوع سے زیادہ جھکتا ہوا کرے اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اشارہ کرے تب بھی جائز ہے اور

نزد فقیر با وجود قدرت بر قیام قیام ترک نہ کند و اگر قدرت بر قیام و رکوع و سجود نہ داشته باشد نشست نماز

معصیت کے نزدیک محکمے ہفت ہفت اور ہو تو قیام ترک نہ کرے اور قیام و رکوع و سجود پر قادر نہ ہو تو بیٹھ کر نماز

گزارد و اشارہ کند و اگر قدرت نشستن ہم نہ داشته باشد بر قفا نماز گزارد و ہر دو پائے سوئے قبلہ

اذا کرے اور اشارہ کرے اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہو تو چپٹ لیٹ کر نماز پڑھے اور دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرے

کند یا بر پہلو گزارد و دو سوئے قبلہ کند و اشارہ کند بسر و اگر اشارہ بسر برائے رکوع

یا رکعت سے نماز ادا کرے اور پھر قبلہ رخ کرے سر سے اشارہ کرے اور رکوع و سجود کے لیے سر سے اشارہ کرے اور

و سجود مقدور نہ باشد نماز را موقوف دارد تاکہ قدرت اشارہ حاصل شود و اگر دریں عصر

ت در نہ ہو توقف از اس وقت تک موقوف رکھے کہ سر سے اشارہ کرنے پر قدرت حاصل ہو جائے اگر

بمیر و عاصی نہ باشد و اگر در میانہ نماز بیمار شد حسب مقدور خود نماز تمام کند۔

اس عرصہ میں اعتقالی ہو جائے اس درنگ نماز کی وجہ سے گناہ نہ ہوگا اگر دوران نماز بیمار ہو جائے تو ایسی استطاعت کے مطابق نماز پوری کرے۔

مسئلہ اگر مریض نماز نشست می کرد بار رکوع و سجود و در میانہ نماز قادر شد بر قیام

اگر بیمار بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھے رہا ہو کہ دوران نماز داخل ہو جائے رکعت ہو کر قادر ہو

استادہ شدہ ہماں نماز را تمام کند و نزد امام محمد نماز را از سر گیرد و اگر مریض نماز با اشارہ

جائے تو وہ نماز مکمل ہو کر پوری کرے اور امام محمد کے نزدیک نماز سے پہلے اگر بیمار اشارہ سے نماز پڑھے رہا

می کرد و در میانہ نماز بر رکوع و سجود قادر شد باتفاق نماز از سر گیرد۔

جو اور دوران نماز رکوع اور سجود پر قادر ہو جائے تو باتفاق نماز سے پہلے سے پڑھے

نہ نشست۔ چونکہ اس صورت میں رکوع و سجود کی کیفیت دین سے زیادہ قریب ہوگی۔ مفتی بہ۔ وہ قول میں پڑھتی دیا گیا ہو نہ فقیر۔ یعنی معصیت و گناہ نہ ہو۔

بلکہ مکمل ہو کر رکوع و سجود کے اشارے سے نماز پڑھے۔ اشارہ کند۔ یعنی سجود کے لیے رکوع سے زیادہ جھکتا ہوا۔ بر قفا۔ چپٹ لیٹ کر۔ بر پہلو۔ کھٹ سے۔ موقوف گزارد

نماز پڑھنا موقوف کر دے۔ حسب مقدور۔ جس طرح بھی پڑھے سکے۔ بیٹھ کر یا لیٹ کر۔

ازاں کند در شہر یا در دہے و نیت اقامت در صحرا معتبر نیست و گمانیکہ ہمیشہ در صحرا می
نیت کرے اور صحرا میں اقامت (نہ نیت کی) نیت قابل اعتبار نہیں جو وہ ہمیشہ صحرا (جنگل) میں رہتے

مانند و جائے اقامت نمی کنند مگر چند روز آنہا ہمیشہ نماز اقامت می خوانند
ہیں اور کسی جگہ چند روز سے زیادہ نہیں ٹھہرتے وہ ہمیشہ مقیم کی طرح ہلکی نماز پڑھیں گے

باشند مگر وقتیکہ قصد کنند دفعۃً واحدۃً سفر چہل و ہشت کردہ و مسافر اگر اقتدائے
البتہ اگر وہ کسی وقت ایک دم ۲۸ میل سفر کی نیت کریں تو قصر کریں گے۔ مسافر اگر مقیم کے ہجے نماز

مقیم کند در وقت بروے چہارگانہ لازم شود و بعد گزشتن وقت یعنی در قضا مسافر را
ادا کرے تو اس پر چار رکعات لازم ہوں گی اور نماز کا وقت گزرنے کے بعد یعنی قضا میں ساحر کے

اقتدائے مقیم صحیح نیست و مقیم را اقتدائے مسافر ہم در وقت و ہم بعد وقت در
لئے مقیم کی اقتداء صحیح نہیں ہے اور مقیم کو مسافر کی اقتداء وقت میں بھی اور وقت کے بعد قضا میں

قضا صحیح است امام مسافر دو گانہ خواندہ سلام دہد و مقدمی مقیم برخاستہ چہار
ہجی میم ہے مسافر امام دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقدمی مقیم ادا کر چار رکعات

رکعت تمام کند مسئلہ وطن اصلی بوطن اصلی باطل شود نہ بسفر نہ بوطن
ہلکی کرے۔ وطن اصلی وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے سفر اور وطن اقامت

اقامت و وطن اقامت ہم بوطن اقامت باطل شود ہم بوطن اصلی و ہم بسفر
سے باطل نہیں ہوتا وطن اقامت وطن اقامت سے بھی اور وطن اصلی اور سفر سے بھی باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ فائتہ حضرا در سفر چہارگانہ گزارد و فائتہ سفر را در حضر دو گانہ گزارد۔
وہ نماز جو مقیم ہونے کی حالت میں وقت ہوئی ہو سفر میں قضا کرتے ہوئے چار ہجے ادا سفر میں وقت شدہ مکانات اقامت چھ ہجے ادا کرے

مسئلہ در سفر مصیبت نزدائتہ ثلثہ قصر روا باشد و نزدائتہ اعظم رواست افطار
وہ سفر میں کسی مصیبت کی خاطر جو میزوں اماموں کے نزدیک اس میں قصر جائز نہ ہوگا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ

روزہ و واجب است قصر نماز۔ مسئلہ در نیت اقامت مسفریت قبوع معتبر است
افطار کرنا جائز اور نماز کا قصر واجب ہے اقامت اور سفر کی نیت میں جس کے باعث سفر ہو یا مکا اعتبار

نہ کسی نیک۔ جیسے کو خانہ بدخوش خویش۔ دفعۃً واحدۃً یکبارگی مقیم۔ جو مسافر نہیں ہے۔ در وقت یعنی نماز ادا کرنے میں ک سلام دوم۔ سلام پھیرے۔ تمام کنند یعنی ان دو
دکھن میں قرات نہ کرے۔ وطن اقامت۔ یعنی اگر کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی وجہ سے نماز پوری پڑھ رہا تھا۔ اگر وہاں سے سفر کو چلا جائیگا۔ اب جب دوبارہ اس جگہ آئے
گا تو اس کو وطن اقامت اس وقت تک نہ قرار دیا جائے گا جب تک وہ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے گا۔ فائتہ۔ وہ نماز جو قضا ہو چکی ہے۔ سفر مصیبت۔ وہ سفر جو کسی
عین و کسے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ مثلاً چوری، دکانی وغیرہ۔ ایسے سفر میں امام صاحب کے علاوہ دوستکراموں کے نزدیک سفر کی صورتیں حاصل نہ ہوں گی وہ نماز
بھی پوری پڑھے گا اور اس کو روزہ بھی رکھا ہوگا۔ مکہ قبوع۔ یعنی جس کی وجہ سے سفر ہو رہا ہے۔

یعنی امیر و سید و شوہر نہ نیت بآلح یعنی لشکری و عہد و زوجہ۔

ہے منکرا (امیر سردار سید) آقا اور شوہر تاج کی نیت کا اعتبار نہیں ہے سپاہی اور غلام اور بیوی

مسئلہ در نماز جمعہ برائے صحت ادائے جمعہ و سقوط ظہر از مصلیٰ جمعہ شش چیز

نماز جمعہ میں جمعہ کی نماز میں برائے اور نماز ظہر نماز جمعہ پڑھنے والے کے ذمہ سے ساقط ہونے کی چیز

شرط است یکے مصر یعنی شہر کے دریاں حاکم و قاضی باشند یا نواح مصر کہ

خریب ہیں (۱) شہر کہ دریاں حاکم اور قاضی ہو یا اطراف شہر اتقاع

برائے حجاج اہل مصر ہمیا باشند پس در دیہات نزد امام اعظم جمعہ جائز نیست و

مصر کہ وہ اہل شہر کی ضروریات کے لیے جو ہے لہذا گاؤں (چھوٹے گاؤں) امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمعہ جائز نہیں اور

نزد شافعی و اکثر ائمہ در دیہات جمعہ جائز است و در نواح مصر جائز نیست۔ دوم حضور

ام شافعی اور اکثر ائمہ کے نزدیک گاؤں میں جمعہ جائز ہے اور اطراف شہر میں جائز نہیں (۲) بادشاہ

بادشاہ یا نائب او و اہل نزد اکثر ائمہ شرط نیست۔ سوم وقت ظہر۔ چہارم خطبہ۔

یا اس کے نائب کی موجودگی۔ اکثر ائمہ کی نزدیک شرط نہیں (۳) ظہر کا وقت (۴) خطبہ

مسئلہ نزد ابی حنیفہ خطبہ مقدار یک تسبیح کفایت می کند و نزد صاحبین فرض است

ام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ و شرط کی ادائیگی کے لیے ایک تسبیح کے بقدر بھی کافی ہوتا ہے امام ابو یوسف اور

کہ ذکر طویل باشد و دو خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوة و تلاوت قرآن و وصیت م

ام غزالی کے نزدیک طویل ذکر (مضمون ہے) اور دو خطبہ پڑھنا جو حمد و صلوة اور تلاوت قرآن پر مشتمل ہوں خاص طور پر

مسلمانان را و استغفار برائے نفس خود و برائے مسلمانان نزد اکثر ائمہ فرض است و

مسلمانان کو وصیت اور اپنے تمام مسلمانوں کے لئے استغفار پڑھانے کے نزدیک فرض ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک

نزد امام اعظم سنت است و ترک آن مکروہ پنجم جماعت است و آن نزد شافعی و

سنن ہے اور ان کا ترک کرنا مکروہ ہے (۵) جماعت امام شافعی اور امام احمد

احمد پہل کس می باید و نزد ابی حنیفہ سہ کس سوائے امام و نزد ابی یوسف دو کس

کے نزدیک جماعت جمعہ میں چالیس آدمی ہونے چاہئیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام کے علاوہ تین آدمی اور امام ابو یوسف کے نزدیک مسلم

سوائے امام مسئلہ اگر در میانہ نماز مردم جماعت بگوزیند و عدد جماعت نماز

کے علاوہ دو آدمی ہونے شرط ہیں اگر دوران نماز مقتدی بھاگ جائیں اور جماعت کی مقررہ و مشروط تعداد باقی نہ رہے تو

نہ آیت کے لئے جو کہ مقرر ہے بعد غلام۔ نواح۔ شہر۔ شہر کے اطراف۔ حجاج۔ مہجرت۔ موجودگی کے مقدار میں امام صاحب کے نزدیک جمعہ کے غلبہ میں بھانٹا اور اگر

دینے سے بھی شراویہ ہر جا کے کہ اگرچہ اس قدر چھوٹا خطبہ کہ وہ ہے یعنی غلبہ کے تمام اوقات کے برابر ہر نماز ضروری ہے۔ صلوة۔ درود۔ دو خطبہ۔ دوسرے خطبہ کہ پہلے سے آہستہ پڑھے اور

غلبہ کے درمیان میں آیتوں کی بقدر پڑھے۔ پہلی کس۔ یعنی جو کی جماعت میں۔ ام کوئی ضروری ہیں۔ سوائے امام۔ یعنی مع امام کے تین ہو جائیں۔

جمعہ امام و باقی ماندہ ہا فاسد شود و ظہر از سر گیرند۔ ششم اذان عام مسئلہ نماز جمعہ

امام اور باقی ماندہ کی نماز جمعہ فاسد ہوگئی اور ظہر کی نماز از سر پڑھیں (۱) عام اجازت عہدہ جمعہ کی نماز

بر طفل و بندہ و زن و مسافر و مریض واجب نیست و همچنین بر نابینا نزد امام اعظم اگرچہ

بیکہ زمانہ غلام اور عورت اور مسافر اور مریض پر واجب نہیں ہے اور اسی طرح نابینا پر جمعہ امام ابو حنیفہ کے

اور اقامہ میسر شود و نزد ائمہ ثلاثہ اگر قاعدہ میسر شود جمعہ بر نابینا واجب باشد و الا

نزدیک قاعدہ دوا میسر ہونے کی صورت میں بھی واجب نہیں ہائی لیکن اماموں کے نزدیک اگر قاعدہ میسر ہو تو نابینا پر نماز جمعہ واجب ہوگی ورنہ

نہ و بر بندہ نزد احمد جمعہ واجب است مسئلہ اگر بندہ یا مریض یا مسافر نماز

نہیں۔ اور امام احمد کے نزدیک غلام پر جمعہ واجب ہے اگر غلام یا بیمار یا مسافر شہر میں

جمعہ در مصر بگزارند جمعہ ادا شود و ظہر ساقط گردد۔ مسئلہ کسے کہ خارج مصر می باشد

نماز جمعہ پڑھیں تو جمعہ ادا ہوگیا اور نماز ظہر ان کے ذمہ سے ساقط ہوگئی کوئی شخص شہر سے باہر ہو اگر وہ

اگر اذان جمعہ شنود بروے حضور جمعہ لازم است مسئلہ بندہ و مریض و مسافر اگر

جمعہ کی اذان سنتا ہے تو اس پر نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر

در جمعہ امام گیرند روا باشد مسئلہ اگر جماعت مسافراں در مصر نماز جمعہ گزارند و در آنہا

جمعہ میں امام بنائیں تو جائز ہوگا اگر مسافروں کی جماعت شہر میں نماز جمعہ ادا کرے اور نمازوں میں وہاں

مقیم کسے نباشد نزد امام اعظم جمعہ صحیح باشد و نزد امام شافعی و احمد تاکہ چہل کس

کوئی مقیم نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمعہ صحیح ہوگا اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک تا وقتیکہ

مقیم صحیح نباشد جمعہ روا نباشد مسئلہ غیر معذور اگر پیش از جمعہ ظہر گزارد

پچاس کوئی نماز مقیم اور نہ دست نہ ہوں جو جائز نہ ہوگا غیر معذور (مستند) اگر نماز جمعہ سے قبل ظہر پڑھے تو نماز ظہر

ظہر ادا شود باکراہت تحریم پستر اگر برائے جمعہ سعی کرد و امام از جمعہ ہنوز فارغ نہ

ہو کراہت تحریمی ادا ہوگئی اس کے بعد اگر وہ نماز جمعہ کے واسطے سعی کرے اور امام ابھی تک جمعہ سے فارغ نہ

شدہ بود ظہر باطل شد پس اگر جمعہ را یافت بہتر والا ظہر باز گزارد و نزد صاحبین اگر

ہو تو اس کی نماز ظہر باطل ہوگئی لہذا اگر اسے نماز جمعہ مل جائے تو بہتر ورنہ نماز ظہر از سر پڑھے امام ابو یوسف اور امام مالک

نے فاسد نہ دیا۔ جب کہ امام کے ساتھ میں نماز کی بھی باقی نہ رہیں اور امام نے پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ ظہر از سر پڑھیں۔ یعنی جو کی نماز توڑ کر ظہر کی پڑھیں۔ اذان

عام۔ یعنی جو کی نماز میں ہر مسلمان کو شرکت کی اجازت ہو۔ بندہ۔ غلام۔ قاعدہ۔ یعنی ہاتھ پکڑنے کا بیڑا لائے ظہر ساقط گردد۔ یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ باقی نہ رہے گی کیونکہ

یعنی شہر سے باہر کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھا فرض ہے جن کو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہو۔ روا باشد۔ چونکہ جو پڑھنے سے وہ بھی فرض ہی ادا کر رہے ہیں۔ تو مقیم۔ یعنی

آزاد باشندے جو گرمی سردی میں وہاں سے بلا ضرورت سفر نہ کرتے ہوں۔ غیر معذور۔ یعنی عورتیں ہے نہ مسافر۔ سعی کرد۔ یعنی جمعہ کے لیے روانہ ہوا۔ والا۔ یعنی جو

اس کا باطل ہوگیا اب ظہر کی تکذ پڑھے۔ عہدہ یعنی جمعہ کی نماز میں ہر مسلمان کو شرکت ہونے کی عام اجازت ہو۔

کے لڑکے اور جو نہ ملا تو غریب غازی باطل نہیں مہلت

سکڑ ۷۰ جو شخص امام کے ساتھ جمعہ کی نماز قشد یا سجدہ سو میں پا کر نماز میں

شریک ہو جائے وہ امام کے سامنے کے بعد جمعہ کی دو رکعت پوری کرے امام عمرؓ کے نزدیک اگر دوسری رکعت

جملہ کی پہلی اذان کے

ساتھ سخی چلنا اور غار کی تیاری کرنا، واجب سے اور ریحِ زہریہ و فروختِ حرام پر حاوی ہے، اہم قطعہ کے لئے آجائے تو محکم

کرنا نماز پڑھا، صومز ہے۔ یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے امام منبر پر بیٹھ کر دوسری آذان اس

اور لڑکے کے سامنے کھڑے ہوئے اور اس کی جانب متوجہ ہوئے اور خطبہ پڑھا جو اس نے پر اقامت کہی

غازی جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقین پڑھا سنت ہے اور ایک روایت کی

و سے سچ اسم اور هل اٹلک پڑھا سنت ہے ایک شہر میں چند بگڑ جمعہ جاکر ہے اور امام البروفیہ کی ایک

روایت کی یہ سے ایک جگہ کے علاوہ جائز نہیں اگر چند جہ جہ پڑھا لی تو پہلا صحیح ہوگا اور اس کے بعد کا صحیح

ہوگا (۱) ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ شتر کے بیچ میں اگر نر جاری ہو تو اس کے (دونوں طرف) یعنی (۲)

تقدیر سے پہلے غزالی کی ناز میں بھی نام کے ساتھ شریک ہو گیا ہے تو جو کہ ناز کی کہانی ناز میں ہے۔ تو وہ خود نام کو خاصا حبیب کے نزدیک سمجھ کر بہ بھیجے جاتے ہیں جب کہ نام کے ساتھ کلام کو دوسری کھینچ کر بھی شریک ہو جاتا ہے نام کے بعد کی ناز کا ذکر کیا کہ کہہ کر ہے نہ جیسی جیسی ہوئی نام کے لیے ہیں بڑا۔ بیچہ غریب و خوش فیر ہر وہ چیز جس کے ساتھ نام کی حالت میں نہیں کی جاسکتی۔ وہ ذاتی نام۔ وہ اذان جو حضرت تھعلیٰ فرمائی جاتی ہے۔ اسے کھنچ کر ناز میں صرف ہی اذان جیسی حضرت عثمان کے نام کے ساتھ نہیں لیا جاتا ہے۔ سترہ شہر۔ یعنی اسی جگہ میں نہیں رہیں اور (روح الامی) حرف کر میں۔ چند تبا۔ اس سند میں چند تبا میں ہیں ایک ایک شریک مطلقاً جو ہر جگہ جاتا ہے (۱) ایک شریک حرف ایک جگہ جاتا ہے (۲) بڑے شہر میں جو جگہ جاتا ہے (۳) بڑے شہر میں جب کہ درمیان میں کوئی بڑی نہر جاری ہو دو جگہ جاتا ہے۔

جمعه خواندن جائز است۔

جمہ پڑھنا سب سے

مسئلہ در نماز ہائے واجبیہ سوائے نماز پنجگانہ دیگر نماز نزد اکثر ائمہ واجب نیست

واجب نذر میں پہنچانے والوں کے علاوہ اور کوئی مسافر اکثر اقامت کے نزدیک واجب نہیں

وَنَزِدْ لَهُمُ الْغُفْرَانَ تَرْجَمُهُمْ وَإِذَا جَاءَ عِيدَ الْفِطْرِ وَعِيدِ الْأَضْحَىٰ نَبِّئْنَا بِنُحْيٍ وَاجِبٍ

فرق کے نزدیک واجب نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک غائبہ عیسیٰ اور عیسیٰ بن مریمؑ بھی واجب ہیں

است و نزد غیر او این هر سه نماز سُنت است مسئلہ - وتر سه رکعت است نزد

اور امام ابو حنیفہؒ کے علاوہ کے نزدیک یہ تینوں سنت ہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک سلام

اما اعظم بیک سلام در هر سه رکعت فاتحه و سوره خواندن و بعد قرائت پیش از

وہ کی تین رکعات ہیں تینوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اہل قرأت کے بعد رکوع سے

رکوع در رکعت سوم قنوت خواند تمام سال و نزدیک شافعی قنوت در نصف اخیر رمضان

پہلے قمری رکعت میں دعائے قنوت مائے سال پڑھے اور امام سنیؒ کے نزدیک قنوت رمضان شریف کے نصف

سنت است و قنوت نزد اکثر ائمه بعد رکوع در قنوت مسنون است مسلمة قنوت در

خیر میں مسنون ہے اور قدرت اکثر اللہ کے نزدیک رکوع کے بعد قدمیں (دکوع سے کھڑے ہو کر) مسنون ہے غارِ نبی میں

عازم فجر بدعت است و نزد شافعی سنت و مستحب آن است که در رکعت اولی از وتر سیح

سے اور ایم شام کے نزدیک سنت ہے اور مستحب یہ ہے کہ دُور کی پہلی رکعت میں

ششم و در رکعت دوم قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ و در رکعت سوم قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ نوازند مسئله

سُتْم اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ مُحَمَّدٌ أَخِي

ما از عهد را اثر اخط و خوب و ادا مثل نماز جمعه است مگر آنکه خطبه در آن شرط

اور ادا کی شرطیں نماز جمعہ کی مانند ہیں اللہ تعالیٰ عہد میں غلطی فرمے

است بلکه دو خطبه مثل، حمود نماز عید مسنون است در آن خطبه مناسب آن روز

۱۰۔ جو کہ طرح ۱۱ خطہ نماز عہ کے بعد مسنون ہے، ان خطوں میں اس کے مناسب

و ترجمہ: اے صاحبِ فکر! کہ اگر وہ (موت) آج ہی آجائے تو کیا ہمارے پاس اس کو سنتا ہے؟ ایک سو بار یعنی ہزاروں کی تعداد کے لئے قنوت غلّہ یعنی غلّہ خوار ہوتے دیکھنے کے بعد

سرگرمی کی طرح اچھے اچھے اور صحیح فائدہ دے کر دیتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ والی دُعا کے قوتِ اللّٰہمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الخ تو شہر ہے کہ ایک دوسری دُعا بھی احادیث کی کتابوں

ہو ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کھلی کلی اور وہ ہے اللہم اہدنی فی من ہدیت وعافیتی فی من عافیت وتوکلنی فی من توکلت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْضُوا الْوَعْدَ الَّذِي لَكُمْ وَتَكُونُوا مِنَ الْخَالِفِينَ

سَالَتْ تَسْتَغْفِرُكَ وَتَسْتَغْفِرُكَ يَا قَوْمَ لِيْ رُكْعَ الْبَدْرِ جَبْ كَمَا هُوَ - خطبہ - ہذا بدوں خطبہ کے بھی ناز ہو جائے گا۔ اگرچہ مکہ ہو۔

احکام صدقہ فطر یا احکام اُضحیۃ و تبکیرات تشریق بیان کند مسئلہ - روز عید الفطر

صدقہ فطر یا قربانی کے احکام اور تبکیرات تشریق کے متعلق بیان کرے جو اظہار کے دن

سنت آنت کہ اول چیزے بخورد و صدقہ فطر دہد و مسواک کند و غسل کند و احسن ثیاب

پوشد و خوشبو استعمال نماید و تبکیر گویاں بہ مصلی رود لیکن جہر بہ تبکیر نہ کند و چوں آفتاب

سہ سے اچھے پڑے پہننا اور خوشبو استعمال کرنا اور تبکیر کچھ ہونے میں مدہا جانا سنوں ہے کہ تبکیر زور سے پڑے

بلند شود و چشم خیرگی نماید ازاں وقت تا پیش از زوال وقت نماز عیدین است و پڑوں

اور جب آفتاب بلند ہو جائے اور صبح بدنگاہ نہ نظر کے اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک عیدین کی نماز کا

نماز عید خواند بعد تحریمہ در رکعت اولیٰ سہ تبکیر زوائد گوید و باہر تبکیر ہر دو دست

وقت ہے جب نماز عید پڑے تو قریب کے بعد پہلی رکعت میں تین تبکیریں زائد اور ہر تبکیر کے ساتھ دو زون

بردارد و بعد تبکیرات ثنا خواند و در رکعت دوم بعد قراءت پیش از رکوع سہ تبکیرات

اٹھائے اور تبکیرات کے بعد پڑھے اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تین زائد تبکیریں

زوائد گوید و باہر تبکیر ہر دو دست بردارد پستہ تبکیر رکوع گوید ایں تبکیر رکوع در نماز

کے اور ہر تبکیر کے ساتھ دو زون اٹھائے پھر رکوع کی تبکیر کے بعد رکوع کی تبکیر نماز عید

عید واجب است اگر فوت شود سجدہ سہو لازم گردد و نماز عید اگر کسے ہمراہ امام

میں واجب ہے اگر فوت ہو جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا دس قرون نے عیدین اور جمعہ کو مستثنیٰ کیا ہے کہ ان میں سجدہ

در نیابد آں راقضانیست و اگر بہ عذر سے نماز عید الفطر از امام و قوم فوت شود روز دوم

ادا نہیں کیا جائے گا اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ نماز عید نہ ملے تو اسکی قضا نہیں ہے اگر طرک کی بنا پر عید الفطر کی نماز امام اور قوم دیکھا تو

اذا کنند نہ بعد ازاں و عید الاضحیٰ را تاخیر تا دوازدهم جائز است مسئلہ -

کی فوت ہو جائے تو دس روز تک ادا کرے مگر اس کے بعد نہیں نماز عید الاضحیٰ باہر ہی مذکور تک تاخیر دوازدہم کی بنا پر جائز ہے

عید الاضحیٰ مثل عید الفطر است مگر آنکہ مستحب آنت کہ بعد نماز از

عید الاضحیٰ عید الفطر کی مانند ہے البتہ مستحب اس میں یہ ہے کہ نماز عید کے بعد

نہ اضحیٰ قرآن تبکیرات تشریق وہ تبکیر یا جو بقرعہ کے بعد کی قرون کی صبح سے تیرھویں کی صبح تک پڑھی جاتی ہیں۔ اول۔ یعنی عید گاہ میں جانے سے قبل تاکہ روزے کا

شعبہ ذیبتہ صدقہ فطر دہد۔ اگر گھول دے تو ایک سیر گارہ چھانک دے اور اگر تین سیر چھانک دے تو چار سیر چھانک دے۔ یعنی اس کے پاس جو سیر چھانک دے

ہوں مصلیٰ عید گاہ۔ تیسرے۔ بواہر بلند پڑھنا۔ چشم خیرگی نماید۔ یعنی صبح پر نگاہ جسم کے تھ تبکیرات زوائد۔ چار سو تبکیریں عام نمازوں میں نہیں ہیں اس لیے زوائد کمالات ہیں

دست بردارد۔ یعنی جس طرح تبکیر کر دیں اٹھائے جاتے ہیں۔ پیش از رکوع۔ لہذا دونوں رکعتوں کی قراءت زائد تبکیروں کے کیا آجائے گی کہ سجدہ سورہ یعنی فقہاء و علماء کے نزدیک

عید وجود میں سجدہ اور نہیں کیا جائے۔ ہر گز نہ۔ مثلاً باطل و غیرہ۔ تا دوازدہم۔ یعنی اگر مجبوری کی وجہ سے ہر عید کی نماز کی جماعت اس دن نہ ہو سکے تو ہر عید کی

تک ہر سکتی ہے۔

اضحیٰ خود بخود قبل نماز ہم خوردن مکروہ نیست و اضحیٰ پیش از نماز عید جائز نیست و تکبیر در

اپنے قمرانی کے ٹوٹت ہیں سے بجائے نماز سے پہلے بھی مکروہ نہیں ہے اور قربان تکبیر عید سے پہلے جائز نہیں

راہ مصطفیٰ در عید الاضحیٰ تکبیر می گفتہ باشد مسئلہ تکبیرات تشریق بعد ہر نماز

عید گاہ کے راستہ میں عید الاضحیٰ میں تکبیر زود سے بھی جائز ہے مسئلہ تکبیرات تشریق ہر فرض نماز کی

فرض بجماعت گزار دہ شود بر مقیم بمصر واجب است از صبح روز عرفہ تا عصر روز عید نزد

جماعت کے بعد پڑھنی چاہئیں یہ تکبیریں شریعت میں بھی ہر روز نماز کی وجہ سے باوجود تدریج کی ضرورت واجب ہیں یہ

امام اعظم و تا عصر تا ریح سیزدہم نزد صاحبین و فتویٰ بر آنست و اگر زن یا مسافر اقتداء

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے امام ابو یوسف اور امام حنفیہ کے نزدیک تیسری نماز کی ضرورت واجب ہیں فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے اگر

بمقیم کند بر آنہا ہم تکبیر واجب شود بگوید یکبار باوازی بلند **اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا**

عزت یا مسافر فقیر کی اقتداء کرے تو اس پر بھی تکبیر واجب ہو مگر ایک مرتبہ بلند آواز سے **اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا**

اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اگر امام ترک کند تا ہم مقتدی ترک نہ کند

اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و غیر الحمد کہا جائے اگر امام ترک کرے تو بھی مقتدی ترک نہ کرے

فصل۔ در نوافل۔ نفلت قبل نماز فجر دو رکعت است سورۃ کافرون و اخلاص در آن

نوافل کے بیان میں نماز فجر سے قبل دو رکعات سنون ہیں ان میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھے اور

خواہد و پیش از نماز ظہر و جمعہ چار رکعت است بیک سلام و بعد ظہر دو رکعت است و بعد

نماز ظہر اور جمعہ سے پہلے ایک سلام کے ساتھ چار رکعات سنون ہیں اور عصر کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے

جمعہ چار رکعت است و نزد ابی یوسف شش رکعت و مستحب آنست کہ چہار

بعد چار رکعات اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھ رکعات ہیں اور مستحب یہ ہے کہ نماز

رکعت بعد ظہر گزار د بدو سلام و پیش از نماز عصر دو رکعت یا چہار رکعت

عصر کے بعد چار رکعات دو سلاموں سے پڑھے اور نماز عصر سے قبل دو یا چار رکعات

لے اضحیٰ قربان کا جائز۔ بخیر۔ قربان کا گوشت گرا اللہ کی طرف سے ہندوں کے لیے ہمان کا کھانا ہے تو مناسب کہ اسی دعوت کے کھانے کو کھائے اور اضحیٰ پیش و پیش و پیش

کے لیے قربان کرنے کا وقت فجر عید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتے ہیں اور شروع ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور قربان کا آخری وقت

بصری آیت کو سمجھنے کے لیے ہے۔ قربان رات میں کرنا مکروہ ہے۔ بخیر و نہ بخیر، بجزی صرف ایک آدمی کی وقت ہو سکتے ہیں، بقیہ دو سال کی ادراوت

پانی سال کا ہونا ضروری ہے۔ بخیر و آواز بلند سے تکبیرات۔ جماعت کے بعد سلام پھرتے ہی تکبیریں آواز بلند کرنی چاہئیں۔ جماعت۔ صاحبین کے نزدیک نماز میں پڑھنے والے پر

تکبیریں واجب ہیں۔ اگر مسافر جماعت میں شریک ہے تو اس پر بھی واجب ہیں۔ عزہ بقرعہ کے عید کی قریب تاریخ۔ تا عصر یعنی آٹھ ٹائمن کے بعد۔ اللہ اکبر اللہ

سب سے بڑا ہے۔ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ خدا ہی ہے کوئی چیز کے خدا۔ آٹھ سو سے دو سو ساتیں ان

سنون میں بڑھنا ثابت ہے۔ ظہر۔ اگر ان چار سنون کو پہلے نہ پڑھے تو بعد میں پڑھے۔ بیک سلام۔ یعنی چار رکعتوں کی نیت پانچہ کہ آخر میں سلام

پھر سے۔ بدو سلام۔ یعنی دو دو رکعتوں کی نیت پانچہ

رکعت خواندہ و گاہے یازدہ و گاہے سیزدہ و گاہے پانزدہ و گاہے دو گانہ دو گانہ و گاہے

رکعات اور کبھی کبھار اور کبھی تیسرہ اور کبھی پندرہ رکعات پڑھی ہیں اور کبھی دودہ رکعات اور کبھی

چہار گانہ و گاہے مجموعہ بیک سلام و گاہے ہر دو گانہ بوضوئے جدید و مسواک

پہلے چار رکعات اور کبھی تمام رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھی ہیں اور کبھی ہر دو رکعات نیا وضو اور مسواک کر کے (۱۵)

خواندہ و بعد ہر دو گانہ بخواب رفتہ و باز بیدار شدہ و طول قیام در تہجد بسیار

فرمائی ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد (کے) سوکر بیدار ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں اتنا طویل قیام

می فرمود تا بحدی کہ پائے مبارک درم کردہ و منشق شدہ گاہے چہار رکعت گزار دہ در

فرماتے کہ پائے مبارک متورم ہو کر پشش جاتے کبھی چار رکعات اور فرماتے پہلی

رکعت اولی سورۃ بقرہ و در ثانیہ سورۃ آل عمران و در ثالثہ سورۃ نساء و در رابعہ

رکعت میں سورۃ بقرہ اور دوسری میں سورۃ آل عمران اور تیسری میں سورۃ نساء اور چوتھی میں

سورۃ مائدہ خواندہ و بقدرے قیام کردہ ہماں قدر رکوع و پہچان قوم و پہچان سجود و پہچان جلسہ

سورۃ مائدہ تلاوت فرماتے جتنی دیر قیام فرماتے اسی اعتبار سے رکوع فرماتے اسی طرح قیام اور اسی طرح سجود اور اسی

ادا فرمودہ و گاہے در یک رکعت میں چہار سورہ جمع فرمودہ و حضرت عثمان

طرح جلسہ ہوتا اور کبھی ایک رکعت میں ان چاروں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ

رضی اللہ عنہ در یک رکعت و تمام قرآن ختم کردہ لیکن مستحب آنت کہ ہر روز آنقدر

عز و تری ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے مگر مستحب یہ ہے کہ روزانہ آنت

بخواند کہ دوام برآں توں کرد و رہا ہے یک ختم کن یا دو ختم یا سہ ختم و اکثر صحابہ در ہفت

پڑھے جس پر دوام ہوئے ایک ہمیشہ میں ایک ختم کرے یا دو یا تین ختم کرے اکثر صحابہ کرام کا

شب ختم می فرمودند شب اول سورۃ بقرہ و آل عمران و نساء شب دوم پنج سورہ باز

مکمل سات راتوں میں ختم کا تھا پہلی رات میں تین سورتیں سورۃ بقرہ و آل عمران اور نساء دوسری رات میں پانچ سورتیں پھر

ہفت سورہ باز نہ باز یازدہ باز سیزدہ باز تا آخر قرآن و این ختم را فنی بشوق

سات سورتیں پھر نہ پھر تیسارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اس ختم کو "فنی بشوق"

نہ یازدہ یعنی مع قرآن کے چارہ رکعتیں دو گانہ دو گانہ یعنی دو رکعتیں ہر سلام پھر دینے تھے۔ مگر ایک سلام یعنی جس قدر رکعتیں پڑھیں ایک نیت سے پڑھیں اور آخر میں سلام

پھر نہ طویل قیام یعنی زیادہ دیر تک کھڑے ہو کر قیامت فرمایا کرتے تھے۔ منشق شدہ یعنی پیروں کا دم چھٹ جاتا تھا۔ ہماں قدر یعنی جس قدر قرآن پڑھیں وہ وقت

گنتا تھا۔ رکوع۔ قمرہ۔ جلسہ میں سے ہر ایک میں اسی قدر وقت فرماتے تھے کہ چار سورہ۔ یعنی سورۃ بقرہ و آل عمران و نساء مائدہ۔ دوم۔ ہمیشہ۔ آخر سورۃ

قبلا اللہ کوہ عبادت زیادہ پسند ہے جو برابر ہوا کی جاتی رہے۔ ختم کند۔ پورا قرآن پڑھے۔ شب اول۔ پورے قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ پہلی شب میں تین

پڑھے۔ دوسری شب میں پانچ تیسری شب میں سات۔ چوتھی شب میں نو۔ پانچویں شب میں گیارہ۔ چھٹی شب میں تیرہ اور ساتویں شب میں پچاس سورۃ نے فنی شوق۔ اس

جملے میں ہر حرف سے اس سورت کی طرف اشارہ نکلتا ہے۔ جس سورت سے مذکورہ تعداد کے مطابق پڑھنے سے ہر شب کو قیامت شروع ہوگی وقت سے مقررہ (یعنی اللہ تعالیٰ)

گویند و بعد تراویح و تہ بجماعت گزارد و سوائے رمضان و تہ بجماعت مکروہ است
 کہے ہیں اور تراویح کے بعد و تہ بجماعت پڑھے اور رمضان کے علاوہ تہ بجماعت پڑھنا مکروہ ہے

نفل گزار دو بعد دو گانہ حمد خدا و درود بر پیغمبر علیہ السلام و ایں دعا بخواند اللہ تعالیٰ
 نفلی پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور یہ دعا پڑھے یا اللہ میں حمد سے

عَقْدُكُمْ وَلَا أَقْدِرُ وَلَعَلَّمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

لَئِنْ فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي أَوْ دُنْيَايَ أَوْ عَاقِبَتِي أَصْرِي فَاصْرِفْهُ

عَنِّي وَأَصْرَفَنِي عَنْهُ وَأَقْدَمَنِي عَلَى الْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ رَضِيئِي بِهِ ۝

زندگی اور میرے انجام کا رہیں پس میراں کو مجھ سے اور میرے مجھ کو اس سے اور حکم کو اور موجود کو میرے لئے نبی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی کر مجھ کو اس کے ساتھ

[illegible]

بود چہار رکعت در ہر رکعت بعد قراءت پانزدہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(اسکی چار رکعات ہیں ہر رکعت میں قراءت کے بعد پندرہ مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ

وَاللّٰهُ اَکْبَرُ خواند و در رکوع دہ بار و در قمرہ دہ بار و در سجدہ دہ بار و در جلسہ دہ بار و در

واللہ اکبر پڑھے اور رکوع میں دس مرتبہ اور قمرہ میں دس بار اور سجدہ میں دس بار اور جلسہ میں دس بار اور

سجدہ دوم دہ بار و بعد سجدہ دوم نشستہ دہ بار پس در ہر رکعت ہفتاد و پنج بار و در

دوسرے سجدہ میں دس بار اور دوسرے سجدہ کے بعد بیسٹھ کر دس بار پس ہر رکعت میں ۷۵ بار اور چار

چہار رکعت سہ صد بار بخواند اگر مقدور داشتہ باشد این نماز ہر روز خواندہ باشد و اگر

رکعت میں تین سو مرتبہ پڑھے اگر یہ سب روزانہ پڑھے سکے تو ہر روز پڑھے ورنہ

نہ در ہفتہ یک بار و الا در ماہیہ یک بار و الا در سالے یک بار و الا در تمام عمر یک بار

ہفتہ میں ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو بیسٹھ میں ایک بار اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے

و بہتر آنست کہ در چہار رکعات از مسجات چہار سورہ خواند و مسجات ہفت سورہ

تو میں ایک بار بہتر یہ ہے کہ چار رکعات میں مسجات میں سے چار سو تین پڑھے اور مسجات کی تعداد سات

است سورۃ بنی اسرائیل و حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن و اعلا۔

سب سے اور وہ یہ ہیں سورۃ بنی اسرائیل حدید حشر صف جمعہ تغابن اور اعلا

نماز کسوف۔ چوں آفتاب کسوف کند سنت است کہ امام جمعہ دو رکعت نماز گزارد و

سورج گرہن ہو تو سنوں یہ ہے کہ امام جمعہ دو رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں

در ہر رکعت یک رکوع کند مثل دیگر نماز و قراءت بسیار دراز خواند و آہستہ و نرود

دوسری نمازوں کی طرح ایک رکوع کرے اور قراءت آہستہ اور لمبی ہو اور

صاحبین جہر بقراءت کنند و بعد نماز بذکر مشغول باشد تاکہ آفتاب روشن شود

امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک قراءت جہراً ضرور ہے اگرے اور نماز کے بعد سورج روشن ہونے تک ذکر میں مشغول رہے

لے در رکوع۔ رکعت کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ در سجدہ۔ سجدے کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ بعد سجدہ دوم نشستہ۔ حضرت عبد اللہ بن مبارکؓ پندرہ بار قراءت

سے پہلے اور دس بار قراءت کے بعد رکعت سے پہلے تسبیح پڑھ لیا کرتے تھے اس طرح پڑھنے سے دس سجدے کے بعد بیسٹھ کر پڑھے بدوں ہر رکعت میں پچھتر

اور چاروں رکعتوں میں تین سو تسبیحیں ہو جاتی ہیں۔ ہر آئندہ ہر وقت زوال کے بعد فرضوں سے قبل ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کا یہی قول تھا۔

لے از مسجات۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ يَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ

ہے جو آسان ہے۔ کسوف۔ سورج گرہن۔ یک رکوع۔ امام شافعیؒ ہر رکعت میں دو رکوع مانتے ہیں۔ آہستہ۔ جیسے دن کی تمام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ جہر جس طرح

جو کہ نماز میں ضرور سے پڑھا جاتا ہے۔

و اگر جماعت نباشد تنها خواند دو گانه یا چهار گانه همچنین در خسوف ماه و ظلمت و

اگر محنت نہ ہو تو تہب دو یا چار دکھات پڑے۔ چاند گرہن ہونے، تاریکی بھا جانے شدید ہوا اور قزاح

شدت باد و زلزله و مانند آن۔

دغیرہ کے وقت بھی اسی طرح کرے

طلبِ باران۔ برائے استسقاء گاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط دُعا فرمودہ

باز مجلس طلبہ کرنے کے لئے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسن دعا فرمائی

وگاہے در خطبہ جمعہ دعا کر دے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے استسقاء برآمد و استغفار

اور کبھی غلبہ جوہ میں دُعا فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہارش مانجھے نیچے اور محض استغفار

نمود و بس و لهذا نزد امام اعظم در استسقاء نماز سنت مؤکده نیست بلکه گفته

فہرست نامہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک استفتاء (پارٹس) طلب کرنے کے لئے، نماز سنت مذکورہ نہیں ہے۔

که استغفار دُعا و استغفار است و اگر نماز گزارند تنها، تنها جائز است لیکن

مگر استفادہ و غلام استفادہ کا نام ہے اور اگر ایسے ایسے ناز پر ہیں تو جانتے ہیں مگر

زنی صلی الله علیه وسلم به روایت صحیح در استقراء نماز بجاعت ثابت شده لهذا ابو

صحیح روایت کے مطابق استنباط میں نماز باجماعت ثابت ہے لہذا امام ابو

رسف و محمد اکثر علماء گفته اند که امام همراه جماعت مسلمین بمصلی برآید و کفار همراه نباشند و

دفعہ اور امام عطاء (ماتے ہیں کہ امام المسلمین مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جگہ آئے اور کھڑے ہوئے

امام: بجماعت دو گانه نماز گزار دو قرائت بجز خوانند و بعد نماز مثل عید دو خطبه خوانند

ہوں اور اہم دو سرکعات نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور قراوت جہری کیسے اور نماز کے بعد عید کی طرح دو چلے پڑھے

استغفار کند و دعای استغفار بادعی مالوره بخواند اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غِنًا مُّغْنِنًا مَّرِیْئًا

و استغفار کرے اور استغفار کی دعا ان دعاؤں کے ساتھ کرے لا احادیث ثبت اور مخصوصہ منقول ہیں سے اللہ ہمیں ایسے دلوں سے پر بار

خوشن، عازد گوین، غللت، اوجھری، استغناء۔ بلاش لگانا، غلطہ، محو۔ روایات میں ہے کہ اس قدر تہہ بلاش نہ ہونے کی وجہ سے آستانِ برفِ شمال تھقی۔ آنحضرتؐ سے علیحدگی

دوران پریشانی کا دگر کیا۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر بدش کے لیے دعا فرمائی۔ صحابہ کرام کا بیان ہے کہ عمرؓ نے کہا: اس زمانہ سے اہل حق تعالیٰ کا آٹھواں حصہ کے دعا فرماتے ہی بدش شروع ہو

ان کے جو کہ ہدیش کی کثرت کی شکایت پر انھیں نے دوبارہ دوا فرمائی۔ جب بارش سلسلہ منقطع ہوا۔ دس۔ یعنی غزنیوں پر بھی نے جماعت مسلمان۔

ہم نے اپنے جاننے والے سے پہلے سب مسلمان غناہوں سے توبہ کر لی، خیرات کریں، تینوں روزہ رکھیں۔ حاجی اور خرفتی کے ساتھ کھولی لباس میں ہر موعی بزرگوں اور کمزوروں کو آگے لے جا کر

ان کی بقولیت کے یقین کے ساتھ غارِ نازِ حُسنے جائیں گے قرارت۔ پہلی رکت میں سورۃ قی یا سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکت میں تقریاً الغاشیہ پڑھنا مناسب ہے۔ ائمہ۔ یعنی وہ دو عاتین کو

غصور سے منقول ہیں کہ انھوں نے اسرار میں ایسے برے فرما جو مدگار پر خوشگوار ہو۔ شادی بیکر نہ والا جو نفع رساں جو نہ غصور رساں، جلد ہو نہ کہ ہیر، روئیدی

جانے والا ہو۔ اے اللہ اپنے بندوں کو اور جانوروں کو سیراب فرما اور اپنے مژدہ شہر کو زندہ فرما۔

دریک رکعت از آخرین دریں چہار صورت باتفاق دو گانہ قضا کند و اگر قرائت کرد در یک

آخری دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں قرائت ترک کرے ان چار صورتوں میں باتفاق دو رکعات کی قضا کرے اگر صحن پہلی دو رکعتوں

رکعت از اولین نہ غیر آں یاد رکھے از اولین دیکے از آخرین دریں دو صورت نزد محمد دو گانہ

میں سے ایک رکعت میں قرائت کرے یا پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں قرائت کرے ان دو صورتوں

قضا کند و نزد شیخین چہار گانہ و از ترک کردن قعدہ اولیٰ نزد محمد نماز باطل شود و

اگر نماز کے نزدیک دو رکعات قضا کرے امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف کے نزدیک چار قضا کرے اور یہاں قعدہ ترک کرنے سے اگر نماز کے نزدیک نماز باطل ہوگی اور

نزد شیخین باطل نشود بلکہ سجدہ سہو لازم آید اگر سہو ترک کردہ مسئلہ۔ اگر نذر کرد کہ

اگر ابو حنیفہ و امام ابو یوسف کے نزدیک باطل نہیں بلکہ اگر سہو چھٹ گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگی اگر نذر کی کہ

فردا نماز نفل گزارم یا روزہ دارم پس حائضہ شد قضا لازم آید۔ مسئلہ۔ نفل نشستہ خواندن

فل نفل نماز پڑھوں گی یا نذرہ رکعتوں کی پھر حیض آئی تو قضا لازم ہوگی بلا عذر قیام پر

بے عذر با وجود قدرت بر قیام جائز است لیکن نشستہ بے عذر خواندن ثواب

قادر ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر جائز ہے مگر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے میں ثواب ایک

یک درجہ دارد و استادہ خواندن دو درجہ و اگر استادہ شروع کرد و نشستہ

تخت ہوگا اور کھڑے ہو کر پڑھنے کا ثواب دو گنا ہوگا اگر کھڑے ہو کر شروع کرے اور بیٹھ کر

تمام کرد ہم جائز است لیکن با کراہت مگر بہ عذر ماندگی و ہم جائز است بہ سبب ماندگی

پوری کرے تو یہ بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن حکم کے عذر کی بنا پر بلا کراہت درست ہے نفل میں

تکیہ بر دیوار کردن در نفل۔

حکیم کے عذر کی بنا پر دیوار سے ٹیک لگانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ نفل گزاردن بر اسب یا شتر یا مانند آں خارج مصر جائز است

نمواز کے عذر کے ساتھ یا اونٹ یا اسب کے مانند پر شتر یا ہر نماز پڑھنا اس طرح کر

نہ دریک نماز آخر میں۔ سب کے نزدیک دوسری رکعتوں کا شروع کرنا صحیح ہوا اور صرف اپنی میں خواندہ یا کسی اور کی قضا ضروری ہوگی۔

نہ تحریریں۔ تو امام صاحب کے نزدیک تحریر باطل ہوگی۔ دوسری رکعتوں کا شروع کرنا بھی درست نہیں ہوا لہذا ان کی قضا کا سوال نہیں۔ امام صاحب اور امام ابو یوسف کے

نزدیک ان کا شروع کرنا درست ہوا۔ پھر میں بھی فساد کرنا۔ لہذا چاروں رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ یاد رکھے۔ امام محمد کے نزدیک تحریر باطل ہوگی۔ لہذا تحریر پہلی

دو رکعتوں کی قضا ہوگی۔ امام صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک تحریر باطل نہیں ہوا۔ لہذا چاروں کی قضا ضروری ہے۔ شیخین۔ یعنی امام اعظم اور امام ابو یوسف کے

سے لازم آید۔ چونکہ نذر سے نفل و میں واجب ہو گئے۔ حیض کی وجہ سے ادا نہ ہو سکے۔ پاک ہونے کے بعد قضا کا ضروری ہے۔

نہ دو درجہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے والے سے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کو دگنا ثواب ملے گا۔ مگر یعنی پھر کر دہی نہیں ہے۔ دیوار۔ یا شتر

سیٹوں وغیرہ نفل۔ یعنی بدوں کسی جگہ کے اور پوری میں فرض بھی درست ہیں۔

باشا رکوع وسجود کند بہر سو کہ رکوع مرکب او۔ مسئلہ اگر شروع کرد بر اسپ پس بر زمین

رکعت اور سجدہ کا اشارہ کرے اور جس طرف سواری کا رخ ہو اسی طرف کرے یہ جائز ہے اگر سواری پر نماز شروع کرے پھر زمین پر اتر

آمد ہماں نماز بارکوع وسجود تمام کند و نزد امام ابی یوسف نماز نہ گیرد و اگر بر زمین

آئے تو وہی شروع کرد نماز رکوع وسجدہ کے ساتھ جاری کرے اور امام ابی یوسف کے نزدیک نماز اگر سر نہ پڑے اور اگر زمین پر نماز

نماز شروع کرد پس ترسوار شد نمازش باطل شد بنا نہ کند۔

شروع کرے اس کے بعد سوار ہو جائے تو بالاتفاق اس کی نماز باطل ہوگی زمین پر بنا نہ کرے

فصل۔ سجود تلاوت واجب شود بر کسے کہ آیت سجدہ بخواند یا بشنود اگرچہ قصد

جو شخص آیت سجدہ تلاوت کرے یا سنے اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگی خواہ سننے کا ارادہ

شنیدن نہ کردہ باشد۔ مسئلہ از خواندن امام اگرچہ آہستہ خواند بر مقتدی

نہ بھی کیس ہو امام کے آیت سجدہ پڑھنے سے خواہ آہستہ پڑھے مقتدی پر

سجدہ واجب شود و از خواندن مقتدی بر کسے واجب نشود مگر بر کسے کہ خارج نماز

سجدہ سوا واجب ہو گیا اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہ ہوگا البتہ خارج نماز کوئی

باشد و از و بشنود و ہمچنین کسے کہ در رکوع یا سجود یا جلسہ آیت سجدہ خواندہ باشد۔ مسئلہ

شخص مقتدی سے سننے کے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا اگر اس شخص کا حکم ہے جس نے رکوع یا سجدہ یا قراۃ یا پس من آیت سجدہ پڑھی ہوگی سجدہ واجب

اگر کسے خارج نماز آیت سجدہ خواند و مصلیٰ بشنید بعد نماز سجدہ کند و اگر در نماز آں سجدہ کند

ہوگا اگر کوئی شخص خارج نماز آیت سجدہ پڑھے اور نماز پڑھنے والا سن لے تو نماز سے خارج ہو کر سجدہ کرے اگر وہ نماز میں سجدہ تلاوت کرے

روا باشد لیکن نماز باطل نشود۔ مسئلہ اگر امام آیت سجدہ خواند کسے خارج نماز آں را

تو ادا نہیں ہوگا مگر نماز باطل نہ ہوگی اگر امام سجدہ کی آیت پڑھے اور کوئی خارج نماز وہ سن

بشنید پستربا آں امام اقتدا کرد اگر پیش از سجدہ کردن امام اقتدا کرد ہمراہ امام

لے اس کے بعد وہ امام کی اقتدا کرے اگر اس نے امام کے سجدہ کرنے سے پہلے اقتدا کی جو تودہ امام کے ساتھ

نہ بہر سو۔ نماز شروع کرتے ہوئے بھی قیہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ رواں کشتی میں مجبوری کی صورت میں جہیز کر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ لیکن نماز میں قیہ رخ ہونا ضروری ہے۔ دلیل کا حکم بھی کشتی کا سا ہے۔ مرکب۔ یعنی سواری کا جائید شہ تمام کند۔ اگرچہ شروع میں جہیز کر اٹھائیں تو اس سے ادا ہے۔ شہ بنا نہ کند۔

یعنی بغیر قیہ رخ کے بلکہ سر نہ پڑھے۔ سجود تلاوت۔ وہ سجدہ جو قرآن کی تلاوت سے خاص خاص آیتوں پر کہنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ سجدہ امام صاحب کے نزدیک کرنے واجب ہیں اور کل قرآن میں چودہ ہیں۔ آیت۔ آیت کا اکثر سجدہ تلاوت کرنے سے جب کہ سجدہ کے حرف بھی تلاوت کئے ہوں۔ سجدہ واجب ہو جاتا ہے کہ اگرچہ مثلاً

کہیں سے گزر دیتا اور پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھ دی۔ آہستہ خواند۔ یعنی تری نماز میں۔ بر کسے۔ یعنی نہ خود اس پر نہ امام اور دوسرے مقتدیوں پر شہ روا باشد۔ وہ سجدہ ادا نہ ہوگا۔ نماز سے خارج ہو کر ادا کرنا چاہئے گا۔ اصل سجدہ نہ کند۔ جب کہ راسی رکعت میں شریک ہو گیا ہے۔ جس میں امام نے سجدہ کیا ہے تو اس رکعت کی وہ چیزیں جو امام نے کی

ہیں اس کی طرف سے بھی سچی جائیں گی۔

سجدہ کند و اگر بعد سجدہ کردن امام در ہماں رکعت داخل شد اصلاً سجدہ نہ کند و اگر در

سجدہ کرے اور اگر وہ امام کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو باطل سجدہ نہ کرے اور اگر وہ

رکعت دیگر داخل شد بعد نماز سجدہ کند کہے کہ اقتداء نہ کردہ مسئلہ سجدہ تلاوت کہ

دوسری رکعت میں شامل ہوا ہو تو نماز کے بعد سجدہ کرے اس کی طرح حسب اقتداء کی ہو جو سجدہ تلاوت کہ نماز

در نماز واجب شدہ بعد نماز قضا نشود مسئلہ اگر کہے آیت سجدہ خارج نماز خواند

میں واجب ہوا ہو نماز کے بعد اس کی قضا نہ ہوگی اگر کوئی شخص آیت سجدہ خارج نماز پڑھے کہ

و سجدہ نہ کر دپس در نماز شروع کرد و باز ہماں آیت خواند یک سجدہ کفایت کند

سجدہ نہ کرے پھر نماز میں پڑھا شروع کرے اور پھر وہی آیت پڑھے تو ایک سجدہ کافی ہوگا

و اگر سجدہ کر دپس در نماز شروع کرد و باز ہماں آیت خواند باز سجدہ کند مسئلہ اگر

اور اگر سجدہ کر لے پھر نماز شروع کرے اور نماز میں وہی آیت پڑھے تو دوبارہ سجدہ کرے کوئی

شخص در مجلس یک آیت سجدہ بار بار خواند یک سجدہ کفایت کند و اگر آیت دیگر خواند یا مجلس

مجلس ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ بار بار پڑھے تو ایک سجدہ کافی ہوگا اور دوسری آیت سجدہ پڑھے یا مجلس

دیگر شد سجدہ دیگر کند و اگر مجلس تلاوت کنندہ متحد است و مجلس سامع غیر متحد بر

مجلس ہائے تو دوسرا سجدہ کرے اگر تلاوت کرنے والے کی مجلس ایک ہو اور سننے والے کی دو تو تلاوت کرنے

تلاوت کنندہ یک سجدہ واجب شود و بر سامع دو سجدہ و بر عکس آن اگر مجلس سامع

والے پر ایک سجدہ اور سننے والے پر دو سجدے واجب ہوں گے اس کے برعکس اگر سننے والے کی مجلس ایک ہو اور تلاوت کرنے والے کی دو یا اس سے زیادہ

متحد باشند نہ مجلس تلاوت کنندہ مسئلہ کیفیت سجدہ آنست کہ با شرائط نماز بتکیر

کرنے والے پر ایک اور تلاوت کرنے والے پر دو یا دوسرے زیادہ یعنی جتنی بار پڑھے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے سجدہ کی کیفیت یہ ہے کہ نماز کی شرائط ساتھ بتکیر پڑھے ہوتے

گو یاں بسجدہ رود و تسبیحات گوید و تکبیر گو یاں از سجود سر بردارد و تحریمہ و تشہد و سلام در

سجدہ میں جائے اور تسبیحات پڑھے اور تکبیر پڑھتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے اور سجدہ تلاوت میں تحریمہ و تشہد

سجدہ تلاوت نیست مسئلہ مکروہ است کہ تمام سورہ خواند و آیت سجدہ نخواند و بعکس مکروہ نیست

اور سلام نہیں ہے مکروہ ہے کہ پوری سورہ پڑھے اور آیت سجدہ پڑھے البتہ اس کا عکس مکروہ نہیں

نہ بعد نماز سجدہ اس لئے کہ امام نے اس سے پہلے جو کچھ ادا کیا ہے وہ اس کی جانب سے دسمیٰ جائے گا۔ بعد نماز قضا نہ شود۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو سجدہ

تلاوت نماز میں ادا ہوتا ہے وہ اس سجدہ تلاوت سے افضل ہے جو نماز سے خارج ہو گیا چاہے تو نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہوا وہ افضل ہے لہذا اس سجدہ سے

اس کی ادائیگی نہ ہونے کی جو نماز سے باہر ادا کیا جا رہا ہے۔ نہ یک سجدہ کفایت کند۔ چاکر نماز کے اندک سجدہ اس سجدہ سے افضل ہے جو باہر واجب یا ہوا۔ لہذا اس کی ادائیگی

اس افضل کے ضمن میں ہو جائے گی۔ در مجلس ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کئی بار پڑھنے سے بھی ایک سجدہ واجب ہوتا ہے۔ ان اگر مجلس بدل جائے آیت بدل جائے تو پھر

ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔ متحد است۔ یعنی مجلس میں بدل ہوا۔ یعنی مجلس بدل گئی کہ بعکس آن۔ یعنی سننے والے پر ایک سجدہ اور پڑھنے والے پر اتنے سجدے واجب

ہوں گے جتنی بار اس نے پڑھا ہے۔

ویک دو آیت با آیت سجدہ ضم کردہ خواندن بہتر است و بہتر آن است کہ آیت سجدہ آہستہ

ہے اور ایک دو آیت آیت سجدہ کے ساتھ طائر پڑھا بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ آیت سجدہ آہستہ

خواند تا بر سامعان سجدہ واجب نہ شود

پڑھے تاکہ سنے والوں پر سجدہ واجب نہ ہو

کتاب الجنائز

آہستہ خواند۔ جبکہ سامعین
سجدہ کے لئے تیار نہ ہوں

جنت ازے کا بیعت

موت را ہمیشہ یاد داشتن و وصیت نامہ پشما واجب بہ الوصیۃ ہمراہ داشتن

موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور وصیت نامہ جن میں دو احمد ہوں جن کا بتانا داروں کو ضروری ہو ساتھ رکھنا

مستحب است و در وقت غلبہ ظن بموت واجب است در حدیث است کہ

مستحب ہے اور موت کا ظن غالب ہو تو واجب ہے حدیث قرینہ میں ہے کہ

ہر کہ ہر روز بہت مرتبہ موت را یاد کند در جہ شہادت یا بد مسئلہ چوں مسلمان

جو شخص ہر روز بہت مرتبہ موت کو یاد کرے اسے درجہ شہادت ملے گا جب مسلمان

مشترف بہ مرگ شود تلقین شہادتین کردہ شود و سورۃ یسین بر سرش خواندہ شود

موت سے ہٹکار ہونے کے قریب ہو تو شہادتین کی تلقین (دکھانا) کی جائے اور اس کے پاس سورہ یسین کی تلاوت کی جائے اور

و چوں بمیرد دہن و چشم او پوشیدہ شود و در دفن او شتابی کرہ شود مسئلہ چوں غسل

مرنے کے بعد اس کا منہ اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور دفن میں یہی جلدی کریں جب غسل

دادہ شود تخت را بہ عود سوز سہ بار تجمیر کنند و مردہ را بر ہمنہ کردہ عورت او پوشیدہ

دیا جائے تختہ کو عود (دھنوں) کی بین بار دھریں دہن اور مردہ کو نکلا کرے اس کا مردہ کا ناف سے لے کر گھٹنوں تک

بر دے بیار و نجاست حقیقی پاک کردہ بے آئینہ آب در دہن و بینی او کردہ شود و وضو

کا حصہ چھپا کر تختہ پر لائیں اور نجاست حقیقی پاک کی جائے اس کے منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے بلکہ صرف چھپا کر پھیلے کر ناک اور

کنانیدہ با بے کہ اندکے در برگ کنار یا مانند آبی جوش دادہ باشد غسل دادہ

سر صاف کر کے غسل دیا جائے پانی سے دھو کر ان میں سے پانی کے اندر ڈال کر جوش دیا گیا ہو غسل دیا جائے

لے ہوا جب با وضو نہ ہو وہ پانی میں کاٹا کر دینا ضروری ہے۔ مثلاً دو گون کا قرعہ و طبر و یا نماز دو سے کاٹا ہے۔ غیر ظن موت۔ جس وقت مرے گا زیادہ گمان ہو لے مشرف

یعنی قریب تلقین کے گمان کے خواندہ شود اور اس کو ابھی کر دے پر قدرہ کر دینا چاہئے یا پست کر دینا چاہئے اور یہ قدرہ کی طرف کر کے سر اٹھا دینا چاہئے۔ دہن۔ یعنی دھانا

باندھ دینا چاہئے۔ تجمیر۔ دھریں دینا۔ عورت۔ مردکانہ سے گھٹنوں تک کا حصہ۔ بر دے۔ یعنی نکالے۔ بے آئینہ۔ آئینہ پیچھے ہوئے کپڑے سے منہ اور ناک صاف کر دی جائے۔

مرد مردہ جنہی یا مانند ہے تو لے طبر و کڑی دینا چاہئے۔ برگ کنار۔ بری کے پتے۔ آئینہ۔ مثلاً صابون صابون میں گھسا ہے کہ جب نہائی کی حالت میں یا بعض و نجاست کی حالت

میں مرے تو وضو اور مستثنیٰ بالانکھ کی کرنا چاہئے کہ اس طرح کہ پیرا اٹھ کر پست کر دے کہ منہ اور ناک کے اندر سے پانی پھر لے لے اور ان کے سر اور دلوں کو ایک گولا کر کے

کا تر کے ہر ہر منہ اور منہ پاک کیا جائے۔

شود و موئے ریش و موئے سر اور ابلیغ خیر و دماندہ آں بشوید اول بر پہلوئے چپ

اور ڈاڑھی اور سر کے بال کل صلی و خیر سے دھو کر اول بائیں کر دت پھر

غلطانیہ پستر بر پہلوئے راست غلطانیہ بشوید تاکہ آب رواں شود و تکیہ دادہ

لایا جائے پھر داہنی کر دت پر لٹ کر دھوا جائے۔ یہاں تک کہ پانی بہہ جائے اور جب تک کہ

شکم اور آہستہ بمالد اگر چیزے بر آید پاک کند و اعادہ غسل ضرور نیست پستر از پارچہ

اس کے پیٹ کو آہستہ چلیں اگر کوئی چیز نیچے گر پک کر دیں اور غسل دوبارہ ضروری نہیں اس کے بعد پھر سے

خشک کردہ خوشبو بر سر و ریش و کافور بر اعضائے سجدہ او بمالد و کفن پد شانہ مرد را

سے خشک کر کے خوشبو سر اور ڈاڑھی پر اور کافور اعضائے سجدہ پر چلیں اور کفن پہنا دیں امام ابوحنیفہ کے

سہ پارچہ مسنون است بقول ابی حنیفہ "یکے کفن تا نصف ساق و دو چادر از سر

اول کے مطابق مرد کے لئے مسنون تین کپڑے ہیں (۱) کفن نصف پندلی تک (۲) اور سر سے پاؤں تک دو

تا قدم و در حدیث صحیح آمدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در سہ چادر کفن دادہ شد

چادریں اور صحیح حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چادریں میں کفن دیا گیا

قیص در آں بود و دستار بستن بدعت است و اگر سہ پارچہ میسر نشود دو پارچہ

اس میں قیص نہیں تھا اور عمارت مانڈھنا بدعت ہے اگر تین کپڑے میسر نہ ہوں تو دو کپڑوں کا

کفن کفایت است و حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در یک چادر دفن کردہ شد کہ اگر سر می پوشید

کفن بھی کافی ہے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں دفن کیا گیا کہ اگر سر بچھایا

پا بر ہتہ می شود و اگر پامی پوشید از جانب سر کو تا ہی می کرد آخر بکلم آں سرور علیہ السلام

جانا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں بچھائے جاتے تو سر کی طرف سے چادر کم ہو جاتی آخر سرور عالم کے حکم فرمایا کہ

بجانب سر کشیدند و بر پا گیاہ انداختند وزن را دو پارچہ زیادہ دادہ شود یکے دامن کی

چادر سر کی جانب کھینچ کر پاؤں پر محاس ڈال دی جاتے اور عورت کے کفن میں دو کپڑے اور دینے جائیں (۱) دامن کی اس

موئے سر بدن پیچیدہ بر سینہ بنہند و یکے سینہ بند از بغل تا زانو اگر میسر نہ شود

سے سر کے بال پیٹ کر سینہ پر رکھ دیں (۲) سینہ بند بغل سے گھٹنے تک اگر میسر نہ ہو تو سین پیرنے کافی ہیں اور

لے بٹی خیر و غلی۔ اعادہ۔ زمانہ۔ اعضائے سجدہ۔ جو اعضائے سجدہ کہتے ہیں زمین پر گھٹنے ہیں۔ سہ پارچہ۔ سب سے پہلے اس چادر کو پھیلا دیں جس کو عافیت

ہیں۔ اس پر چادر کو پھیلا دیں جس کو از رکھتے ہیں۔ اس کے بعد کفن پہنا کر ازار کا بایں حصہ پیشیں چھریاں اور چھریاں کے بایں حصہ کو پیشیں اور پھر دائیں کو

تاکہ دایاں پلو اوپر رہے بدعت است۔ یہ ثابت نہیں ہے کہ حضور کے کفن میں دستار تھی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ یا حضور کے لیے یا انھ کی لڑائی میں شہید ہونے

تے بجانب سر۔ یعنی چادر سے سر ڈھانپا گیا۔ گیاہ۔ یعنی اوپر کھاس عہ۔ اور یہ تین گر لیا اور نفل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہے۔

ہر گاہ امام تکبیر دیگر گوید ہمراہ او تکبیر گھنٹہ داخل نماز شود و بعد سلام امام تکبیرات
وقت امام دوسری تکبیر کے اس کے ساتھ تکبیر کہ کر نماز میں شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد وقت شدہ

اول کہ فوت شدہ قضا کند و نزد ابی یوسف انتظار تکبیر دیگر امام ضرور نیست مانند
تکبیروں کی قضا کرے اور امام یوسف کے نزدیک امام کی دوسری تکبیر کا انتظار ضروری نہیں اس

کے کہ وقت تحریمہ امام حاضر باشد و ہمراہ امام تکبیر تحریمہ نگفت۔ و نماز جنازہ سوار
طعن کی طرح کہ امام کی قربت کے وقت موجود ہو مگر امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ نہ کہے اور نماز جنازہ گھرؤں پر

بر اسپاں جائز نیست۔ مسئلہ۔ نماز جنازہ در مسجد مکروہ است۔ مسئلہ۔ نماز بر مردہ
سوار کی حالت میں جائز نہیں ہے مسجد میں مسابہ جنازہ مکروہ ہے نماز غائب

غائب و بر عضوے کمتر از نصف روانیت مسئلہ۔ طفل بعد ولادت اگر آواز کرد بر آن
بیت پر (غائب نماز) اور نصف سے کم دھڑا پر حیات نہیں بچہ ولادت کے بعد پچھلے زمین زندگی کی علامت

نماز مکروہ شود و الا نہ۔ مسئلہ۔ طفلے کہ از دار الحرب بدون مادر و پدر بندی کرده شد
پاک گئی) تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے ورنہ نہیں کوئی بچہ دار الحرب سے بغیر والدین کے قید کرنا حلیہ۔

یا بچے از پدر و مادرش مسلمان شد یا خود عاقل بود و مسلمان شد دریں هر سه صورت اگر
اس کے باپ اور ماں میں سے ایک مسلمان ہو گیا یا بچہ خود عاقل ہو اور وہ مسلمان ہو جائے ان تینوں صورتوں میں اگر اس بچہ کا

آں طفل بمیرد نماز بروے کرده شود۔ مسئلہ۔ سنت آنست کہ جنازہ را چہار کس بردارند
انتقال ہو جائے پھر اس پر نماز پڑھی جائے مسنون ہے کہ جنازہ کو چہار آدمی اٹھائیں اور

و جلد رواں شوند نہ پوئین و ہمراہیانش پس جنازہ رواں شوند و تاکہ جنازہ بر زمین نہادہ
دوڑے بغیر تیز چلیں اور اس کے سامنے جنازہ کے پیچھے چلیں اور زمین پر جنازہ رکھے جانے سے پہلے

نہ شود نہ نشیند۔ مسئلہ۔ لحد در قبر کرده شود و میت را از جانب قبلہ
نہ بیٹھیں قبر میں لحد بٹھائی جائے اور میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل

(صورت گھٹنے سے لگے) میں ڈالیں ہم دونوں کو اس کے بعد منظر احد و عہد افکار رکھ کر قریب الشجرۃ اجلسوا اس آفریں شافقہ و شفقہ کے لئے شافقہ و شفقہ خیرہ کی بجائے خا
ک کے باقی نام دعاوی ہے جو لکے لئے ہے (صفر ہذا) نہ ہر گاہ۔ یعنی انتظار کرے اور جب امام کوئی تکبیر کہے تو پھر اس کے ساتھ شریک کیا۔ قضا کند۔ یعنی وہ تکبیر جو امام کے ساتھ سے
چھوٹ گئی ہیں۔ امام فاسخ ہونے کے بعد ادا کرے۔ جائز نیست۔ یعنی لازمورت گھرؤں پر سوار ہو کر یا بیٹھ کر نماز جنازہ ادا نہ ہوگی۔ مسجد جس میں جنگ وقت نماز ادا ہوئی وہ غائبہ
یعنی اگر جنازہ صومالیہ میں ہے تو نماز درست نہیں ہے کمتر از نصف۔ اگر شریک لحد و لحد حوزہ ہو تو نماز درست ہوگی۔
نہ ادا کرے۔ یعنی کوئی ایسی علامت پائی گئی ہو جس سے معلوم ہو کہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ و دار الحرب۔ لحد کا ملک۔ ہندی۔ قیدی۔ حائل۔ اچھے ترے کہ کچھنے والا ایک برست صورت یعنی ماں
باپ کے ساتھ قید ہو کر آیا یا ماں باپ میں سے کوئی ایک کسی مسلمان ہو گیا ہو یا بچہ کہ وہ مسلمان ہوا۔ نہ پوئین۔ یعنی نہ جنازہ کو بہت آہستہ آہستہ کہ چنانچہ بہت ذہبت
تیز۔ چوکی جنازہ۔ یعنی جنازہ کے کچھ دیں ادا آہستہ آہستہ ذکر کہ ادا نہ کی گئے دیں۔ نہ نشیند۔ جب جنازہ کا لحدوں سے اُتار دیا جائے تو پھر کھڑے کسی نہ رہیں۔ لحد۔ بھلی۔
عہد بلکہ جب امام تکبیر کہ چلا تب وہ تکبیر کہ نماز میں داخل ہو۔ کبھی میں طرح اس شخص کو دوسری تکبیر کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔ اسی طرح جو شخص امام کے تکبیر کہنے کے
بعد حاضر ہو اس کو بھی تکبیر کہ کر داخل ہونا چاہئے۔ دوسری تکبیر کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔

داخل قبر کردہ شود و وقت نہادن بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کُفَّتہ شود و روئے

کھا جائے اور قبر میں رکھنے وقت بسم اللہ و علی ملت رسول اللہ پڑھیں اور جسمہ

بسوئے قبلہ کردہ شود و قبر زن پوشیدہ شود و خشت خام یا سائے نہادہ خاک اپناشتہ شود

قبو دُخ کر دیا جائے اور عورت کی قبر پر پردہ پھینکا جائے اور حجریت قبر میں رکھی جائے اور قبر میں کچھ اٹھیں

و قبر مثل کوہان شتر کردہ شود و خشت پختہ و چوند و چوب در آن کردن مکروہ است

یا رسول رکھ کر منی سے پاٹ کر قبر اونٹ کی کران بیسی بنادی جائے۔ پکی اینٹوں اور لکڑی اور ہون کا استعمال مکروہ ہے

مسئلہ۔ آنچہ بر قبور اولیاء عمارتہائے رفیع بنامی کنند و چراغاں روشن می کنند و ازین

اولیاء اللہ کی قبر پر۔ بسندہ عمارتیں تعمیر کر اور چھراچ روشن کر اور اسی طرح کی

قبیل حرچہ می کنند حرام است یا مکروہ مسئلہ۔ اگر بدون خواندن نماز جنازہ مژدہ دفن

دوسری چیزیں جو دفن کرتے ہیں وہ حرام ہیں یا مکروہ اگر نماز پڑھے بغیر میت دفن کر دی گئی

مژدہ شد بر قبر نماز جنازہ خواندہ شود تا سہ روز و بعد سہ روز نماز بر قبر جائز نیست نزد

تر تین دن تک از میت کے بعد سے ۳ دن کے اندر قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور تین دن کے بعد قبر پر نماز جنازہ

امام اعظم و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہفت سال قریب و فات خود شہدائے احمد

جائز نہیں ہے۔ امام اعظم اور حنفیہ بھی فرماتے ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کے بعد وصال سے قریب

نماز جنازہ خواندہ شاید کہ ایں خصوصیت شہداء باشند کہ بدن آنها منفسخ نمی شود۔

شہدائے احمد پر نماز جنازہ یا بعض دعا پڑھی گئی مثلاً یہ کہ یہ ان شہداء کی خصوصیت جو کہ ان کے بدن نہیں پھٹتے

فصل۔ در شہید۔ کسے کہ از دست اہل حرب یا اہل بغی یا قطاع الطریق کشتہ شود

شہید کے بیان میں کوئی شخص دارالحرب کے لشکر کافروں کے لشکر، یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا جائے

بسم اللہ۔ یعنی ہم اس مژدے کو اللہ کے نام کے ساتھ رسول اللہ کی ملت کے سپرد کرتے ہیں۔ خشت خام۔ کچی اینٹ جس کو آگ میں نہ پکا یا گیا ہوئے نہ سل۔

اپناشتہ شود۔ دفن کرنے والوں کو چاہئے کہ ہر آدمی تین لب بھر کر رکھی ہے۔ پہلی بار۔ رضی اللہ عنکم اور دوسری بار و فیہا نعیدکم اللہ تعالیٰ بار و مضاعف کر تارہ افزای

پڑھے۔ عمارتہائے رفیع۔ جیسے اس زمانے کے قلعے و ازین قبیل۔ جیسے چادر، خلافت یا سب بیان۔ سہ روز۔ یعنی جب تک مژدے کا حجم مڑا

نکلا نہ ہو۔ بعض علماء دفن کرنے کے بعد مژدہ کو قلعین کرنے کے قائل ہیں اور اس کی یہ صورت ہے کہ مردہ کو خطاب کر کے پڑھا جائے۔ یا فلاں بن فلاں اذکرک بنک

الفری کنت عید و قتل غیت اللہ ربنا و بالاسلام دینا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا۔

نہ نماز جنت نزد بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ نماز جنتی بلکہ صرف دعا جنتی۔ خصوصیت اس شہداء سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض مژدے سالوں بعد بھی بعض اسی حالت میں دیکھے گئے

ہیں جس حالت میں ان کو دفن کیا گیا تھا اور شہدائے احمد کے بارے میں تاریخی ثبوت ہے کہ ان میں سے بعض کے جہن کو شوق کرنے کی ضرورت پیش آئی تو ان کے جسم

میں کسی قسم کا غیر نہیں پایا گیا۔

تہ اہل حرب۔ یعنی کفار کا لشکر جو مسلمانوں کے لشکر سے برسر پیکار ہو۔ اہل بغی۔ یعنی وہ مسلمان جو کسی برحق خلیفہ سے برسر پیکار جو نہ قطاع الطریق۔ ڈاکو و ہرنی

یامیدان جنگ ہیں اور اس پر قتل کی علامت ہو یا اسے کوئی مسلمان قتل قتل کر دے اور دیت

(غزنیہ) اس کے قتل سے واجب (ہوتی) جو (بچہ قتل کرنے والے پر قصاص آتا ہے) اور وہ مقتول کے (باپ یا بھائی یا غرضی) کے قتل کی ضرورت ہے

نہیں یا وہ عاقل و عورت نہیں اور مرنے سے قبل اس نے کچھ کھائے پئے یا علاج کرنے یا غرہ و فروخت یا وصیت کیلئے سے نفع نہ اٹھایا

جو اور اس کے مجروح ہونے کے بعد ایک نماز بھی اس پر عرض نہ ہوئی ہو (تبادلہ وقت نہ گزرے) اور وہ شہید ہے اسے غسل نہ دینا

چاہئے اور اس کے ہن کے پگڑوں میں اسے دفن کر دینا چاہئے لیکن اس پر غار بڑھنی چاہئے اور اگر یہ شرطیں نہ

ہائی جائیں اور قلعا مارا جائے کہ اگرچہ شہادت کا ثواب ہے مگر غسل اور کلن دیا جائے گا اور اگر نہ

یا قصاص میں دیا جائے تو قصید نہیں عجل دیا جائے گا اور اس پر غار پر بھی جلے گی اور اگر ڈاکو یا

باقی مارا جائے کر وہ اسے غسل دیا جائیگا اور نہ اس پر غارہ پڑھی جائے گی

سورگ کا بیان۔ اگر رحمت کا خاؤ نہ فوت ہو گیا تو اسکا ہر چار ماہ سورگ کرنا یعنی چار ماہ دس دن تک عتق واجب ہے

ان اہم میں ازیت نہ کہہ اور کم کے جواں سے رنج ہوئے اما سرخوئوں سے دلی ہوئے اگر لے اور سوال پڑے ہستے اور غوطہ و قیل

کے استقبال اور شہر و مہندی سے اعزاز کی یہ البتہ خد جو فرد مست ہے اور خاندان کے محنت و پیر نہی البتہ

پیشکش - پروڈکٹ

سنة روز ماقم کردن جائز است و زیاده از سه روز حرام است مسئلہ غم کردن بدل
تین دن یک سوگ جائز ہے اور تین دن سے زیادہ حرام ہے مردہ پر دل سے

چاک کردن و دست بر سر و زو زدن حرام است مسئلہ اکثر احادیث صحاح

دریں باب علماء را اقوال مختلف اند و مختار نزد فقیر است کہ اگر مُردہ در حالت حیات
اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں وہ راجع مصنف کے نزدیک یہ ہے کہ اگر مُردہ اپنی زندگی میں

کہ اہل من برمن نوحہ می خواہند کرد و آئنها را ازال منیع نہ کرد دریں صورت ہا میست
واقع ہوتے ہوئے کہ میرے عمر والے مجھ پر نوحہ کریں گے اس نے انہیں نہ دیکھا ہو تو ان صورتوں میں اس پر عمر والوں

در مصیبت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ گوید و صبر کن مسئلہ طعام فرستادن
وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ہے اور صبر کرے مصیبت (انتقال)

حضرت ہزاروں سال اور دینے والا نہیں ہے۔ منہم شود۔ گر جائے۔ برآں خود یعنی شوہر کا گھر ایسی جگہ ہے کہ نہ نیا میں رہا نہ بیٹے کو کوئی اس عورت کو مارنے کا یا کسی کو مارنے کا مال ہو گا۔ اور یا۔ شہر داردار نہ۔ ان کو طرفین میں سے کسی سفر میں ہوگا اور میں روکے بعد واپس آیا ہے تو غریب کی مائیت ہے نہ فخر کی۔ آزاد سے روہا حادثہ جاری۔ کچھ عورتیں۔ حدیث میں آیا ہے ان کی نسبت لعوب بیکار اھلہ علیہ یعنی مرد کو اپنی مینت کے روئے سے غراب ہوا ہے۔ مختلف اند۔ حضرت عائشہ رضی فرمایا کہ اپنی مینت کے روئے سے عروس کے مذہاب کا کوئی تعلق نہیں ہے نہ حیات سزا کی۔ وصیت کردہ۔ یعنی وہ شہر کے کھرا ہو کر میرے اوپر خوب فخر کرنا۔ غلبت کردہ شود۔ جو کچھ ان سے صورتوں میں ان کے فخر کرنے کی ضروری اس روئے سے برآتی ہے۔ آتش الخ۔ جو سب خدا کے ہیں اور جو سب اس کی طرف واپس ہو چکے ہیں۔ عہ کہ بعض اہل فطنہ نے کچھ سب سے عذاب کے قائل ہیں اور بعض منکر ہیں اور وہ اس بارے میں وارد صحیح احادیث کی تاویل کرتے ہیں۔

برائے اہل میت روز مصیبت سنت است۔

کے دن میت کے گھر والوں کے لئے کھانا بھیجنا سنوں ہے

فصل۔ زیارت قبور مردوں راجاز است نہ زناں را دست آنت کہ در مقابر رفتہ

زیارت قبور مردوں کے لئے جائز ہے عورتوں کے لئے جائز نہیں سنوں ہے کہ قبرستان جا کر

السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم کنتم سلف و نحن لکم

السلام علیکم اے قبروں کے رہنے والے مسلمانوں اور مؤمنین میں سے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم

تبعہ و انا انت شاء اللہ بکم لاحقون یرحمہ اللہ المستقید من متاع المستأخرون

تمہارے پیچھے پہنچنے والے ہیں اور اگر اللہ کے چاہے تو یہ تک ہم تمہاریے ساتھ ہیں اے اللہ تمہارے دم کو ہم سے اچھوں اور بھلوں پر

آسال اللہ لنا ولكم العافیة یرحمہ اللہ لنا ولكم و یرحمنا اللہ و ایتا ککم

رحمتی تمہارے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور ہم کو اللہ ہم پر اور تم پر

توحید از امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی است از پیغمبر علیہ الصلوٰۃ

امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

والسلام کہ ہر کہ بمقابر گزرد و مثل ہوا اللہ احد یا زودہ بار خواندہ یہ مردگان

قبرستان سے گزرنے والے ہر مرد پر "قل هو اللہ احد" پڑھ کر مردوں کو بخش دے تو مردوں کی

بہ بخشہ موافق شمار مردگان او را ہم ثواب دادہ شود و از ابی ہریرہ مروی است

نعماد کے مطابق اسے بھی ثواب ملے گا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

مرفوعہ کہ ہر کہ فاتحہ و اخلاص و سورہ تکوین خواندہ برائے مردگان ثواب آں

ہے کہ جو شخص سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص اور سورہ تکوین پڑھ کر مردوں کو بخش دے تو مردوں کے لئے

گردانہ مردگان برائے او شفیع باشند و از انس است مرفوعہ کہ ہر کہ سورہ

شفاعت کریں گے۔ حضرت انس سے مرفوعہ روایت ہے کہ جو شخص قبرستان میں سورہ

یٰسین در مقابر بخواند آنہا را تخفیف کند حق تعالیٰ و ایں را ثواب بعد از آہنا باشد

یٰسین پڑھے اور اس کا ثواب بخش دے تو اللہ تعالیٰ مردوں پر عذاب میں کمی کر دیتے ہیں اور مردوں کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملتا ہے

نہ زیارت قبر کے پاس پہنچ کر سلام علیکم یا اهل القبور پڑھے اور مردوں کے لئے شفعت کی دعا کرے۔ مرنے کو یاد کرے اپنا انجام سوچے۔ قبرवास کے اطراف سے کسی چیز کو جھرتے نہ

پرسدے نہ وہاں کھائے نہ پئے نہ سوئے نہ چرائے نہ کسے اور نہ کھائے نہ پئے۔ قبر کا طواف کرنا یا قبر کو سجدہ کرنا یا قبر کو کھڑکے کا سبب ہے نہ اسلام علیکم یا اهل القبور پڑھنا

تم پر سلام ہے۔ تم جہان کے پیش اور جو۔ تم تمہارے پیچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس پہنچے ہیں۔ اللہ ان میں سے ہم پر بھی رحم کرے گا پہلے پہنچے ہیں اور ان پر بھی رحم کرے گا پہلے

والے ہیں۔ میں اللہ سے تمہارے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ تمہارا جاری تمہاری شفعت کرے اللہ ہم اور تم پر رحم کرے کہ تمہاری شہادت میں اس کے پڑھنے کا ثواب میں تم

مردوں کو ملے گا۔ مرفوعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے بات نقل کی ہے شیخ۔ سفارش کرے اللہ۔ مقابر۔ قبرستان۔ تک تخفیف کند۔ مردوں سے عذاب کی

کمی ہوتی ہے۔

مسئلہ۔ اکثر محققین برآئندہ کہ اگر کسی مُردہ زکوٰۃ نماز یا روزہ یا صدقہ یا دیگر عبادات

اکثر محققین اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مُردہ کو نماز یا روزہ یا صدقہ یا کسی اور مالی یا

مالی یا بدنی بہ بخشد می رسد مسئلہ سجدہ کردن بسوئے قبور انبیاء و اولیاء و طواف گرد

دن عبادات کا ثواب بخشے کر دہ پہنچتا ہے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا اور قبر کے ارد گرد طواف

قبور کردن و دعا از آئینہ خواستن و نذر برائے آئینہ قبول کردن حرام است بلکہ چیز ہا

کرنا اور ان سے دعا مانگنا اور ان کے لئے نذر قبول کرنا حرام ہے بلکہ یہ چیزیں

از ان بکفر می رساند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بر آئینہ لعنت گفته و از ان منع فرمودہ و گفته کہ قبر آئینہ کفر

کفر تک پہنچا دیتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی اور ان سے منع فرماتے ہوئے ارشاد ہے کہ قبر آئینہ کفر و نفاق

کتاب الزکوٰۃ

رکن دوم از ارکان اسلام زکوٰۃ است چوں بعضی قبائل عرب بعد وفات رسول اللہ

اسلام کے ارکان میں سے دوسرا رکن زکوٰۃ ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے

صلی اللہ علیہ وسلم خواستند کہ زکوٰۃ نہ دہند ابو بکر صدیق قصید جہاد بآئینہ فرمود و برآں

مسجد بعض قبائل عرب نے چاہا کہ زکوٰۃ نہ دیں تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے ان سے جملہ کا قصد فرمایا اور

اجماع منعقد شد مُنکر وجوب زکوٰۃ کا فراست و تارکِ آل فاسق مسئلہ زکوٰۃ واجب

اس پر اجماع ہو گیا کہ زکوٰۃ کے وجوب کا مُنکر کافر اور ترک کرنے والا فاسق ہے زکوٰۃ ہر

است بر ہر مسلم عاقل بالغ کہ مالکِ نصاب باشد و فارغ باشد آن نصاب از

عاقل و بالغ مسلمان پر واجب ہے جو مالکِ نصاب ہو اور مالِ اصل ضرورتوں سے اور قرض سے فارغ و

حوائجِ اصلیہ و دین و نامی باشد و بروے سال تمام گزشتہ باشد۔

زائد اور بڑھنے والا ہو (حقیقت یا ظن بڑھنے والا ہو) اور اس پر ہر سال گزر گیا ہو

نہ عبادتِ مالی جو عبادتِ مال کے ذریعے ادا ہو جیسے زکوٰۃ۔ عبادتِ بدنی۔ جو بدن کے ذریعے ادا ہو جیسے نماز۔ طواف۔ چکر لگانا۔ چیز چھان۔ مثلاً عبادتِ کی نیت سے

سمیہ کا نہ بُت نہ کند۔ مشرک لوگ بتوں کا چکر کاٹتے ہیں۔ ان پر نذرین چڑھاتے ہیں۔ رکن دوم۔ پہلا رکن نماز ہے۔ قرآن پاک میں یہی جگہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ

کا ذکر آیا ہے۔ نہ دہند کچھ قبائل تو اسلام سے پھر گئے تھے کچھ نے یہ کہا تھا کہ اپنی زکوٰۃ محلِ کار و خدمت کر دیا کریں گے غلبہ کے ذریعے گئے۔ کافر است۔ غلام نماز پڑھے نہ عبادت پڑھے۔

تاکہ۔ پھر زکوٰۃ کو واجب مانتا ہے اور ادا نہیں کرتا۔ خر۔ آزاد۔ لہذا غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ بالغ۔ ہفتہ سچ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ نصاب۔ مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ

واجب ہوتی ہے کہ حوائجِ اصلیہ۔ اصلی ضرورتیں۔ جیسے کھانا پینا پہننا۔ رہائشی مکان۔ مصالحہ کی کتابیں۔ دستکھوں کے آلات۔ دین۔ یعنی ایسا قرض جس کا معاہدہ کرنے

کرنے والا کوئی شخص نہ ہو۔ نامی۔ بڑھنے والا۔ خواہ حقیقت بڑھاؤ ہو۔ عینہ کہ حیوانات میں چوں کی پیدائش کی وجہ سے بڑھاؤ ہوتا ہے یا کھل بڑھاؤ ہو۔ جیسے رکھا ہوا پیسہ کہ اس میں

اگرچہ فی الحال کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے لیکن اگر کاروبار کیا جاتا تو اس میں بڑھاؤ ہوتا۔ سال۔ یعنی چاند کے گزیرنے کا سال۔

مسئلہ۔ اگر بعد ملک نصاب پیش از تمام سال زکوٰۃ یک سال یا زکوٰۃ چند سال

اگر ملک نصاب ہونے کے بعد سال بھر ہونے سے پہلے زکوٰۃ سال بھر کی یا چند برس کی زکوٰۃ

پیشگی ادا کر دیا شود مسئلہ اگر مالک یک نصاب زکوٰۃ چند نصاب داد و بعد ادا تے

پیشگی دے تو ادا ہو جائے گی اگر ایک نصاب کا ملک چند نصابوں کی زکوٰۃ دے اور مذکور زکوٰۃ

زکوٰۃ مذکور مالک چند نصاب شد تاہم ادا جائز باشد مسئلہ زکوٰۃ در مال صبی و

کی ادائیگی کے بعد چند نصابوں کا ملک ہو جائے تب بھی ادائیگی درست ہوگی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک

مجنون واجب نشود نزد امام ابوحنیفہؒ و نزد ائمہ ثلاثہ واجب نشود و ولی از طرف او

بچہ اور پاگل کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ کے نزدیک واجب ہوتی ہے اور ولی

ادا کند۔ مسئلہ در مال ضحار یعنی مالیکہ گم شدہ باشد یا در دریا افتادہ باشد یا کے

اس کی طرف سے ادا کرے مال ضحار یعنی وہ مال جو گم ہو جائے یا دریا میں گر گیا ہو یا کسی

غصب کردہ باشد و بر آں شہود نہ باشند یا در صحرا مدفون بود و مکانش فراموش شدہ باشد

سے غصب کر لیا ہو اور اس پر گواہ نہ ہوں یا جہلی میں مدفون تھا اور اس کی جگہ بھول جائے

یا دین باشد بر کسے و مدیون منکر باشد و شہود بر آں نباشند یا بادشاہ یا مانند آں یعنی کسے

یا کسی پر قرض ہو اور وہ قرض کا مستحق ہو اور اس پر گواہ نہ ہوں یا بادشاہ یا اس کے مانند یعنی ایسا

کہ فریاد او نزد دیگرے ممکن نباشد بہ مصادرہ گرفتہ باشند دریں چنین مال زکوٰۃ واجب

فصل کہ اس کی فریاد دوسرے شخص کے پاس ممکن نہ ہو اور وہ بادشاہ وغیرہ یا مال ضبط کرے تو اس طرح کے مال پر زکوٰۃ واجب

نیست و اگر ایں مال باز بدست آید بابت ایام گزشتہ واجب نشود و اگر دین باشد بر مقرر

نہیں ہے اور اگر یہ مال پھر ملے آجائے تو گزشتہ ہونے دونوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر قرض کا اقرار کرنے والے پر قرض ہو

اگر چہ مفلس باشد یا بر آں دین شہود باشند یا در علم قاضی باشد یا در خانہ مدفون باشد و

معاذ وہ مفلس ہو یا اس دین پر گواہ موجود ہوں یا قاضی کے علم میں ہو یا مقرر میں مدفون ہو اور

مکان آں فراموش شدہ باشد دریں چنین مال زکوٰۃ واجب است بابت ایام گزشتہ نیز۔

اس کی جگہ بھول گیا ہو تو ایسے مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور گزشتہ ہونے دونوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی

نہ ادا شود۔ چونکہ نصاب کی موجودگی کی وجہ سے اصل واجب ہو چکا ہے۔ بکت نصاب۔ مثلاً کسی کے پاس پانچ اونٹ تھے اور اس پر ایک بکری زکوٰۃ کی واجب تھی

ہے۔ اس نے ایک بکری کی بجائے دو بکریاں دے دیں۔ جو دس اونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ پھر اس کے پاس دس اونٹ ہو گئے تو پھر وہی دس بکریاں ہی ان مزید پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ

کی بن جائے گی۔

مثلاً وہ مال کھاتا ہے جو کسی کی ملکیت میں ہو لیکن اس سے فی الحال مالک کوئی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو۔ غصب۔ چھین لیا۔ شہود۔ گواہ۔ قرض۔

مدیون۔ قرض۔ مفلس۔ بے عمل۔ قرض۔ آج نہیں مل سکا۔ درخانہ مدفون۔ چھپا کر ایسے مال کا کھانا کر لینا۔

مسئلہ دین ہر گاہ وصول شود زکوٰۃ آں دادہ شود و اگر دین بدل تجارت باشد بعد

قرض جب بھی وصول ہو جائے اس کی زکوٰۃ دی جائے گی اور اگر قرض بدل تجارت ہو تو چالیس درہم

قبض چہل درہم زکوٰۃ دہد و اگر دین بدل مال باشد نہ بابت تجارت مثل ضمان

پر قبضہ کے بعد ایک درہم زکوٰۃ دے اگر دین (قرض) بدل تجارت نہیں بلکہ بدل مال ہو مثلاً عصب کردہ مال

مغضوب زکوٰۃ آں بعد قبض نصاب دادہ شود و اگر دین بدل غیر مال باشد چوں مہر و

کا ضمانت تو قبضہ کے بعد اس کی زکوٰۃ دی جائے گی اور اگر قرض مال کے علاوہ کا بدل ہو مثلاً مہر (جو)

بدل خلع و مانند آں بعد قبض مال نصاب و گزشتن سال زکوٰۃ دادہ شود نزد امام اعظم

ملک (بعد کا بدل ہے) اور بدل خلع اور ان کے مانند تو بعد نصاب پر قبضہ اور سال گزرنے کے بعد امام ابو حنیفہ کے نزدیک زکوٰۃ

و نزد صاحبین آں پنجہ قبض کند مطلقاً زکوٰۃ آں دہد مگر دیت و ارش جنایت و بدل کتابت

دی جائے گی اور امام ابو حنیفہ اور امام غزالی کے نزدیک چھپنے پر قابض ہو اس کی زکوٰۃ مطلقاً چاہے نصاب کی مقدار ہو یا نہ ہو دیکھو

ایں را بعد قبض نصاب و گزشتن سال بر آں زکوٰۃ دہد۔ مسئلہ برائے ادائے زکوٰۃ نیت

بیک اور کسی کو نقصان پہنچانے کا نال اور بدل کتابت وغیرہ کو آزاد کرنے پر غلہ (معاوضہ) اس سے بعد نصاب تک قبضہ کرنے اور اس پر آں گزشتہ زکوٰۃ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ۱۱

وقت ادایا وقت جدا کردن قدر زکوٰۃ از دیگر مال شرط است مسئلہ اگر

کرتے وقت یا زکوٰۃ کی مقدار دوسرے مال سے الگ کرتے وقت نیت شرط ہے اگر

بدون نیت زکوٰۃ تمام مال را صدقہ کرد زکوٰۃ ساقط شود و اگر مال را صدقہ

زکوٰۃ کی نیت کے بغیر پورا مال صدقہ کرے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی اور اگر مال کا کچھ حصہ

کرد نزد ابی یوسف بیچ ساقط نہ شود و نزد محمد ہر قدر کہ صدقہ کرد

صدقہ کرے تو امام ابو یوسف کے نزدیک زکوٰۃ کا کوئی حصہ ساقط نہ ہوگا اور امام غزالی کے نزدیک جتنی مقدار کا صدقہ کرے اس حصہ کی

۱۱ قرین قرین میں طرح کے ہیں (۱) ضعیف قرض وہ قرض ہے جس کا بدلہ کسی فعل اور غیر کسی چیز کے بدلے کے مال پر جائے جیسے میراث یا فعل کے ذریعے مالک ہوا ہو لیکن

وہ کسی چیز کا بدلہ ہو جیسے وصیت یا فعل کے ذریعے ہو ۱۱ اور کسی چیز کے بدلے میں مال ہو لیکن وہ چیز مال نہ ہو جیسے کہ مہر وغیرہ اس قسم کے قرضے وصول ہوں گے تو ان پر زکوٰۃ جب واجب

ہوگی جب کہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور ایک سال بھی گزر جائے (۲) و مستقر قرض وہ قرض ہے جو کسی پر واجب ہوا ہو کسی مال کے بدلے میں لیکن وہ مال تجارتی نہیں ہے جیسے کہ کسی نے

کسی کے پیسنے کے لئے یا خدمت کا غلام لے لیا ہے تو اس کی قیمت کو لینے والے کے ذمے قرض ہے وہ اس قسم کا قرض کہلائے گی۔ یہ قرض جب وصول ہوگا تو اس میں زکوٰۃ جب واجب

ہوگی جب کہ وصول شدہ رقم نصاب کی بقدر ہوگی لیکن سال گزرنے میں ضروری نہیں (۳) قرض قرض یہ وہ قرض کہلائے گا جو تجارتی مال کے عوض کسی پر واجب ہوا ہو اس قرض میں

سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوئے تو ایک درہم زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

تھ ہلکی تجارت۔ مثلاً دوسرے درہم میں ایک تجارتی گھڑا فروخت کیا ہے۔ اس میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوں گے۔ ایک درہم زکوٰۃ دینا ہوگی۔

۱۱ مطلقاً۔ یعنی غلام نصاب کی بقدر ہو یا نہ ہو سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو۔ دیت۔ غن بعد از شہ جنایت۔ کسی کے بدن کو کچھ نقصان پہنچانے کا بدلہ جسے مال۔ مثلاً کسی کے پاس

دوسرے درہم تھے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ میں واجب ہو گئے تھے۔ اب اگر اس نے دوسرے درہم کا صدقہ کر دیا اور اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت نہ کی تو امام ابو یوسف کے نزدیک باقی

سویں سے ہی پانچ درہم ادا کرنے ہوں گے۔ امام غزالی کے نزدیک اسی درہم دینے پڑیں گے۔

زکوٰۃ حصہ آں ساقط شد مسئلہ اگر اوّل سال و آخر سال نصاب کامل بود و

زکوٰۃ ساقط ہو گئی اور سال کے اوّل اور آخر میں نصاب زکوٰۃ پورا ہوا اور

درمیان سال ناقص شود زکوٰۃ تمام سال واجب شود و نقصان میانہ معتبر نیست

سال کے درمیان ناقص رہے ہو تو پورے سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور سال کے درمیان کی کمی ناقول اعتبار ہے

مسئلہ مال نامی کہ در آں زکوٰۃ واجب شود سه قسم است یکے نقد زر و سیم خواه

مال نامی جس میں زکوٰۃ واجب ہو اس کی تین قسمیں ہیں ایک نقد یعنی سونا چاندی چاہے

مسکوٰۃ بود یا تبر یا زیور یا ظروف طلا و نقرہ نصاب زربست مشغال است

اس پر شاہی شہ ہوا ہو یا پتلا ہو یا زیور یا سونے چاندی کے برتن سونے کا نصاب زربست مشغال ہے یعنی

کہ ہفت و نیم تولہ باشد و نصاب سیم دو صد درم است کہ پہنجاہ و شش روپیہ

ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے کہ دہلی کے منکے کے اعتبار سے اس

سکہ دہلی وزن آں می شود و مقدار زکوٰۃ واجب از ہر دو جنس چہلم حصہ است

کہ وزن ۵۶ دوہے ہوتا ہے سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کی واجب مقدار چالیسواں حصہ ہے اور

و اگر کم از نصاب زربا شد و بچنین سیم نزد امام اعظم ہر دورا باعتبار قیمت یک

اگر سونے کا نصاب پورا نہ ہو اور اسی طرح چاندی کا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں کو باعتبار قیمت

جنس کردہ نصاب اعتبار کردہ شود و منفعت فقیر مرغی داشتہ شود و زرد صاحبین باعتبار

ایک جنس کے نصاب پورا کر دیا جائے گا اور منفعت فقیر کا کھانا دینا جائے گا وہ امام ابو یوسف اور امام مالک کے

اجزاء نصاب کامل کردہ می شود پس اگر صد درم سیم و دہ مشغال زر باشد باتفاق

زادک اجزاء کے اعتبار سے نصاب پورا ہو جاتا ہے وہ لہذا اگر سو درہم چاندی اور دس مشغال سونا ہو تو باتفاق

نہ مسکوٰۃ جن پر شاہی شہ ہوا ہو یا پتلا ہو یا زیور یا سونے چاندی کا پتلا۔ زربست مشغال زکوٰۃ کے مسائل میں جن دینار کا اعتبار ہے وہ مشغال کے ہم وزن ہوتا ہے تو سونے کا نصاب اس حساب سے ساڑھے سات تولہ ہوتا ہے جس کا چالیسواں حصہ دو ماشر دو درہمی ہوتا ہے۔ حضرت مفتی کفایت اللہ مرحوم دہلوی نے سونے کا نصاب سات تولہ آٹھ ماشر جاری فرمایا ہے جس میں زکوٰۃ دو ماشر دو درہمی رہتی ہوتی ہے نہ نصاب سیم۔ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ درہم تین ماشر ایک دہی دو درہم کا ہوتا ہے اور دہی پانچ تین تولہ ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے دو سو درہم تین تولہ سات ماشر ایک دہی سوا تولہ ہوتی ہے۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رحم نے چاندی کا نصاب چار تولہ دو ماشر تحریر فرمایا ہے جس کا چالیسواں حصہ ایک تولہ چار ماشر تین درہمی ہوتا ہے۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چھین دو درہم مسکوٰۃ کی نصاب قرار دیا ہے۔ اس وقت دہلی میں ایک تولہ کارویر نہ تھا مگر وہ دو درہم ہوتا تھا لہذا اس فرق کو یاد رکھنا چاہیے کہ منفعت فقیر۔ یعنی جس زمانہ میں سونا گرل ہو تو اس کی قیمت چاندی سے ملکر چاندی کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور جس زمانہ میں چاندی گرل ہو اس کی قیمت سونے سے ملکر سونے کی زکوٰۃ ادا کر لی جائے۔ عہ یعنی جن دونوں میں سونے کی قیمت لگانے میں فقیروں کا فائدہ ہو تو ان میں سے کسی کی قیمت لگائی جائے گی اور جن دونوں چاندی کی قیمت لگانے میں فقیروں کا فائدہ ہو تو ان دونوں میں چاندی کی قیمت لگائی جائے گی عہ یعنی اگر سونے اور چاندی کے اجزاء برابر ہیں تو دونوں کو لاکر نصاب پورا کیا جائے گا اور اگر اجزاء برابر نہیں ہیں تو نصاب باعتبار قیمت کے پورا نہیں کیا جائے گا۔

زکوٰۃ واجب شود و اگر صد درم سیم و پنج مثقال زر برابر صد درم است زکوٰۃ نزد امام اعظم	زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سو دریم چاندی اور پانچ مثقال سونا سو دریم کے بقدر ہو تو امام ابو حنیفہ سے
واجب شود نہ نزد صاحبین مسئلہ اگر زر یا نقرہ مغشوش باشد حکم زر و نقرہ	زکوٰۃ واجب ہوگی اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک واجب نہیں ہوگی اگر سونے یا چاندی میں کھوکھلی کی آئینہ میں ہو تو اس کا حکم خاص
خالص دارد اگر غش در آن مغلوب باشد و اگر غش غالب باشد حکم عروض دارد۔ قسم	سونے اور چاندی کا سا ہوگا اگر کھوکھلی اس میں مغلوب ہو اور اگر کھوکھلی اس میں غالب ہو تو ان کا حکم سامان کا سا ہوگا۔ مال
دوم از مال نامی مال تجارت است مسئلہ ہر مال کہ بہ نیت تجارت خریدہ شود در آن	نامی در حصہ دالے کی دوسری قسم مال تجارت ہے ہر وہ مال جو بہ نیت تجارت خریدا ہو اس میں
زکوٰۃ واجب می شود و اگر کسی اور انخشیدہ باشد یا وصیت کردہ باشد یا زن را در مہر مالے بدست	زکوٰۃ واجب ہوئی ہے اور اگر کسی نے دے مال عطا کیا ہو یا وصیت کی ہو یا عورت کو مہر میں مال دیا ہو
آمدہ باشد یا مرد را در قلع یا در صلح از قصاص مال بدست آمدہ باشد و وقت مالک شدن	لا ہو یا مرد کو قلع یا قصاص سے صلح میں مال دیا گیا ہو اور مالک ہونے کے وقت
نیت تجارت کرد نزد ابی یوسف در آن زکوٰۃ واجب شود نہ نزد محمد مسئلہ اگر در	جہالت کی نیت کرے تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس میں زکوٰۃ واجب ہے کی امام محمد کے نزدیک نہ نیت تجارت کی نیت واجب نہیں ہوگی اگر
میراث مالے بدست آمدہ باشد اگرچہ وقت مردن مؤثر نیت تجارت کرد مال	میراث میں مال دیا ہو اگر مرتے وقت مرے والا نیت تجارت کرے وہ مال
تجارت نشود و زکوٰۃ در آن باتفاق واجب نشود مسئلہ اگر غلامے را برائے تجارت	تجارت نہ ہوگا اور بالاتفاق اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر کوئی تجارت کے واسطے غلام خریدے
خرید کرد پسترنیت استخدام کرد مال تجارت نمازد و اگر برائے استخدام خرید	اس کے بعد خدمت لینے کی نیت کرے تو وہ مال تجارت نہیں رہا۔ اگر خدمت لینے کی غرض سے خریدے پھر تجارت کی
کرد پسترنیت تجارت کرد مال تجارت نہ شود تاکہ آن را بفروشد مسئلہ مال تجارت	نیت کرے تو مال تجارت نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اسے فروخت نہ کر دے تجارت کے مال
لے امام اعظم۔ چونکہ نیت کے اعتبار سے نصاب مکمل ہو گیا۔ نہ نزد صاحبین۔ اس لئے سودم کو حانصاب ہے اور پانچ مثقال جو حقانی نصاب تو دونوں مل کر چھ	نصاب بنا کر مغشوش کھوکھلی غش کھوکھلی مغلوب یعنی چاندی سونا کھوکھلی سے زیادہ ہے۔ عروض۔ سامان یعنی اس میں اگر تجارت کرے گا تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ
نہیں تہ وصیت کردہ باشد یعنی کسی نے مرتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ میرے مال میں سے فلاں کو اس قدر دے دیا جائے۔ صلح از قصاص۔ یعنی مرتے والے کے رشتہ داروں نے	قائل کو قتل کی بجائے اس کے غریبوں میں مال وصول کر دیا۔ نہ زکوٰۃ مؤثر یعنی امام محمد کے نزدیک سامان میں جس نیت سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ جب تک کہ اس مال سے
تجارت کا دہار نہ شروع کر دے کہ مرث۔ مرنے والا اسے استخدام۔ خدمت لینا۔ نمائندہ۔ لہذا اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ نہ فراتشہ۔ اس لئے تجارت کو ایک مل ہے۔ جس	نیت سے کوئی عمل پورا نہیں ہوتا۔

را بزر یا سیم در آں چه نفع فقراء باشد قیمت کرده شود پس اگر بمقدار نصاب یکے
کسوئے یا چاندی سے جس میں نفع کا نفع ہو قیمت لگائی جائے پس اگر دونوں جس میں سے ہر ایک

از ہر دو جس رسد چہلم حصہ آں در زکوٰۃ ادا کنند قسم سوم از مال نامی سوا تم اند یعنی
نصاب کی مقدار کہ پہنچتی ہو تو اس میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کرے مال نامی کی تیسری قسم چرائی والے جائیداد یعنی

قشراں یا گاواں یا بزحہا مخلوط نرو مادہ کہ اکثر سال بر چہریدن در صحرا کھایت کنند و
اونٹ ، گھائے اور بکریاں جن میں زائد مادہ ملے ہوئے ہوں اور ان کا سال کا بیشتر حصہ جنگل کی چرائی پر گذرتا ہو

ہمچنین گلہ اسپاں و تفصیل نصاب اجناس سوا تم و قدر واجب آں طول دارد
اور جنگل پر چرائی ہوتا ہو اسی طرح گھڑوں کا کھڑا چرائی کے جائیداد کی جسوں کے نصاب کی تفصیل اور ان کی مقدار واجب اس میں طول ہے اور

و در این دیار ایں اموال بقدر وجوب زکوٰۃ نمی باشد لہذا مسائل زکوٰۃ آں مذکور
اس ملک میں یہ مال زکوٰۃ واجب ہونے کی مقدار میں دعوام نہیں ہوتے لہذا ان کی زکوٰۃ کے مسائل ذکر نہیں کئے

نہ کردہ شد و ہمچنین احکام عشر زمین عشری کہ دریں دیار نیست و مسائل عاشد کہ
کئے اور اسی طرح عشر کے احکام کہ اس ملک میں نہیں عشری نہیں اور عاشد عشر و مول کنندہ کے

بر طرق و شوارع باشد مذکور نہ کردہ شد مسئلہ اگر مسلمان یا ذمی کان از زر یا نقرہ یا
مسائل جود مستویہ صحیح ہوتا ہے ذکر نہیں کئے گئے اگر مسلمان یا ذمی (دالاسلام کا غیر مسلم باشندہ) کو سونے یا

آہن یا مس یا مانند آں در صحرا یافت پنجم حصہ ازاں گرفتہ شود و چہار حصہ
چاندی یا سہ یا تانبے یا ان کی شدہ کان صحابہ سے تو اس سے پانچواں حصہ لیا جائے اور چہار حصے پائے والے

یا بندہ راست اگر زمین مملوک کے نیست و اگر مملوک است چہار حصہ مالک راست
کے ہیں بشرطیکہ یہ زمین کسی کی ملکیت نہ ہو اور اگر ملکیت ہو تو چہار حصے مالک کے ہیں اور

و اگر در خانہ خود یافت نزد امام اعظم در آں خمس واجب نیست و نزد صاحبین
اگر اپنے گھر میں ملے تو امام اعظم کے نزدیک اس میں خمس (یا پنجواں حصہ بیت المال میں داخل کرنا) واجب نہیں ہے امام ابوہریرہ سے روایت ہے

واجب است و اگر در زمین زراعتی خود یافت دو روایت است۔

امام محمد کے نزدیک واجب ہے اور اگر اپنی زراعتی زمین میں ملے تو اس کے بارے میں دو روایتیں ہیں ایک کے اعتبار سے ملے اور دوسری کے اعتبار سے نہ ملے
نے نفع فقراء باشد۔ اگر سنا کر ان سے سونے کا چالیسواں حصہ و نہ چاندی کا چالیسواں حصہ فقیروں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ یکے آکر دو۔ شق چاندی سستی ہے تو
دو سو درم کے برابر اس مال کی قیمت ہو جاتی ہے۔ یہی بیس مشغل سونے کے برابر قیمت نہیں پہنچتی تو چاندی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی نہ فقراء زیادہ جس میں ملے ہوئے
ہوں ان کو مل نہیں سکے۔ مقرر۔ جنگل۔ سوا تم۔ چرائی کے جائیداد و دیگر ملک۔ عشر و سواں حصہ عشری۔ وہ زمین جس کی پیرا دریں دسواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا ضروری ہو رہا ہے۔ عاشد
وہ شخص جو عشر و سواں حصہ پر مقرر کیا گیا ہو۔ طرق و شوارع۔ راستے۔ ذمی۔ وہ کافر جو معاہدہ کے تحت دالاسلام میں رہتا ہو۔ مست۔ تانہ۔ در صحرا۔ اگر کسی بہائیں میں مذکور
ہوئے یا عقیق کی کان کسی کو ملتی ہو تو اس میں کچھ واجب نہ ہوگا نہ خمس واجب نیست۔ بلکہ سب کا سب مالک مکان کا ہے۔

مسئلہ۔ کسے گنجے یافت اگر در اہل علامت اسلام است مثل سکہ اہل اسلام آل را

کسی کو خزانے اگر اس میں کوئی اسلام کی علامت موجود ہو مثلاً اہل اسلام کا سکہ دس پر کھربہ وغیرہ

حکم نقطہ است مالکش را تلاش کردہ باید رسانید و اگر در اہل علامت کفر باشد خمس

لکھا ہو تو اس کا حکم نقطہ دہری ہری چیز کا سا ہے اس کے مالک کو تلاش کر کے اس تک پہنچا دینا چاہئے اور اگر اس میں کفر کی علامت موجود

گرفتہ شود و باقی یا بندہ راست مسئلہ مصرف زکوٰۃ فقیر است کہ مالک کم از نصاب

ہو تو تا پھر صریحاً چاہئے اور باقی پسنے والے کا ہے زکوٰۃ کا مصرف فقیر ہے کہ جو نصاب سے کم کا مالک ہو اور

باشد و مسکین کہ مالک بیع نباشد و مکاتب است برائے ادائے مال کتابت و مدیون

اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی ہو اور مسکین ہے یعنی ایسا فقیر و محتاج کہ کسی چیز کا مالک نہ ہو (اور خورد و نوش کے لئے بھی اس کے پاس کچھ نہ ہو) اور مصرف

است کہ مالک نصاب است لیکن نصاب او فاضل از دین نیست و غازی کہ

زکوٰۃ مکاتب ہے کہ اسے مال کتابت (یعنی مال پر آزادی کی مشط ہو) کا کرنا ہو اور ایسا مقروض بھی مصرف زکوٰۃ ہے کہ مالک نصاب ہو مگر قرض سے

اسباب غزوہ نہ دارد از اسبب و یراق و کسے کہ مال دارد در وطن و او در سفر است بعید

سے زیادہ اس کا نصاب ہو (بلکہ اس کے بقدر ہی موجود ہو) اور ایسا غازی مصرف زکوٰۃ ہے کہ جس کے پاس گھر اور ہمدار کا سامان نہ ہو اور ایسا فقیر مصرف زکوٰۃ

از وطن مال ہمراہ ندارد و ازین اصناف یک صنف بدید یا ہمدشاں را لیکن زکوٰۃ دہندہ

ہے کہ وطن و گھر پر گھر اور مال موجود ہو مگر وہ وطن و گھر سے دور ہو اور مال اس کے ساتھ نہ ہو ان مصارف زکوٰۃ میں ایک صنف (مصرف) کو لئے یا سبب کہ

مال زکوٰۃ باصول و فروج خود یا زوجہ خود و بندہ خود و مکاتب خود و مدبر و ام ولد

لیکن زکوٰۃ لینے والا زکوٰۃ کا مال لینے اصول (باب داد و فروع) اور فروع (پیشا اور پکنا وغیرہ) اور دہری پسنے خریدا یا خریدا ہوئی کو اور لینے غلام اللہ اپنے

خود نذر و غلامے را کہ بعضی او آزاد باشد ہم نذر و کافر را نذر و بنی ہاشم و موالی آنها

مکاتب اور اپنے مدبر (یعنی آقا کے یہ کہ دیا ہو کہ تو میرے غلام ہے) اور اپنی ام ولد (جس بات میں آقا کے نقطہ سے اولاد ہو) کو لئے ایسا

رانذر مگر صدقہ نفل و در بنائے مسجد و کفن میت و ادائے قرض میت خرچ نہ کند و

غلام جس کا کچھ حصہ آزاد اور کچھ حصہ غلام اسے بھی نہ لے اور کافر کو نہ لے اور بنی ہاشم (سادات) اور ان کے غلاموں کو نہ لے البتہ صدقہ نفل سے نہ لے اور زکوٰۃ کا مال فقیر

لے علامت اسلام۔ یعنی اس سکہ پر کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ اسلامی دور کا ہے جیسا کہ پہلی سکہ پر کھربہ لکھا ہوا ہے یا سودی عرب کے سکہ پر تھار اور

گجراتی تھار ہیں۔ نقطہ۔ وہ چیز جو دین اسلام میں کسی بگڑی ہوئی پائی جائے۔ مالکش۔ یہ نقد کا کچھ علامت کفر سے کسی نبی کی تصویر پر جو شمشیری اس کی مال قیمت کی طرح لکھی گئی ہے۔

پانچ صریح اہل میں داخل کیا جاوے گا بقدر چار حصے پانچ لے کے ہوں گے نہ مصرف زکوٰۃ۔ جہاں زکوٰۃ صرف کی جاتی ہو کم از نصاب۔ یعنی اس پر خود زکوٰۃ فرض نہ ہو مسکین۔ وہ فقیر و محتاج

و مشعل محتاج ہو۔ مکاتب۔ وہ غلام کسلا ہے جس کو کشتہ کیا دیا ہو کہ اگر قرض قدر مال ادا کرے تو آزاد ہے۔ مال کتابت۔ وہ مال جو مالک کے غلام پر اور ان کی کے لیے مقرر

کر دیا ہے۔ فاضل از دین نیست۔ یعنی چاہے وہ لاکھ کا مالک ہو یا کسی پندرہ سو سے زیادہ ہو کہ غازی۔ جہاں کے رہتے ہیں جہاں کہ جو۔ یزید ساز و سامان۔ اوصاف۔

صنف کا جمع یعنی قسم۔ اصول۔ باب داد و فروع۔ فروع۔ پید پنا وغیرہ۔ مدبر۔ وہ غلام جس کو آقا نے یہ کہ دیا ہو کہ تو میرے غلام ہے بعد آزاد ہے۔ ام ولد۔ وہ لڑکی جس کے اپنے

آقا سے اولاد پیدا ہو گئی ہو۔ بعض اور۔ میں جب کہ خود زکوٰۃ ادا کر کے والے اپنے غلام کو ادا کر دیا ہے اور آدھا اس کی ملکیت میں باقی ہے۔ بنی ہاشم۔ ہاشم کی

جدا نسل مراد نہیں ہے بلکہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ حضرت جعفرؓ حضرت حمزہؓ اور عاتق بن عبدالمطلب کی اولاد مراد ہے۔ نہ کند۔ یعنی ہر ایسی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

جہاں کسی لینے والے کی اس پر ملکیت نہ ثابت ہوتی ہو۔

بندۂ غنی و پیر صغیر غنی را نہ ہند مسئلہ اگر مصرف زکوٰۃ گمان کردہ زکوٰۃ داد پستہ

سہار دیتے گناہن دیتے تو اس کا کوئی بھی رافع ذکر کے بلکہ عدم اہلیت کے باعث نہ کہ اس کی مصرف زکوٰۃ خیال کر کے زکوٰۃ دی اس کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ مال دار تھا یا

ظاہر شود کہ غنی بود یا ہاشمی یا کافر یا پدر یا پسر زکوٰۃ دہندہ نزد امام اعظم اعادہ آں

ہاشمی رستہ یا کافر یا باپ یا لڑکا تھا تو دینے والے کی زکوٰۃ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان پر بھی اور

لازم نیست و نزد ابی یوسف اعادہ لازم است و اگر ظاہر شد کہ بندہ یا حاکم اب و بود

زکوٰۃ دوبارہ دینی لازم نہیں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک دوبارہ دینی لازم ہے اور اگر بعد میں ظاہر ہوا کہ اس کا غلام یا حاکم تھا تو حسب

اعادہ لازم است مسئلہ مستحب آن است کہ یک فقیر را آن قدر دہد کہ در آں روز

کے نزدیک دوبارہ زکوٰۃ دینی لازم ہے ایک فقیر کو اتنا مال زکوٰۃ دینا مستحب ہے کہ اسے اس دن

محتاج سوال نباشد مسئلہ مقدار نصاب یا اکثر فقیر غیر مدیون یا دون یا از شہرے بہ

مانع کی احتیاج نہ ہے نصاب کے بقدر یا نصاب سے زیادہ ایک یا زکوٰۃ فقیر کو دینا یا ایک شہر سے

شہرے دیگر مال زکوٰۃ فرستادن مکروہ است مگر و قبیلہ قریب او یا محتاج تر و شہرے

دوسرے شہر میں زکوٰۃ کا مال (بعض وقت) بھیجنا مکروہ ہے لیکن زکوٰۃ دینے والے کا کوئی رشتہ دار یا زیادہ ضرورت مند

دیگر باشند مسئلہ ہر کراقت یک روز میسر باشد اورا سوال نباید کرد۔

دوسرے شہر میں ہوا ضمانت نہیں جس کے پاس ایک دن کے کھانے پینے کے بقدر ہو اور اسے سوال نہ کرنا چاہیے

مسئلہ صدقہ فطر واجب بر ہر مسلمان کہ مالک نصاب باشد و آن نصاب فاضل

صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان مالک نصاب پر واجب ہے جب کہ یہ نصاب

باشد از دیون و حوائج اصلیہ و نامی بودن نصاب شرط نیست و بر مالک اس

فرض اور حوائج اصلیہ (ضروریات روزمرہ) سے زیادہ ہو نصاب کا نامی رہنے والا ہونا صدقہ فطر واجب ہونے

چنین نصاب گرفتن صدقہ حرام است صدقہ فطر از نفس خود دہد و فرزند آں

کے سے شرط نہیں اس طرح کے مالک نصاب کے لئے صدقہ دینا حرام ہے صدقہ فطر اپنی اور اپنے مالک لڑکوں کی طرف سے

صغیر خود اگر مالک نصاب نباشند و اگر باشند از مال آئیں دادہ شود و از

دے بشرط کہ وہ مالک لڑکے مالک نصاب نہ ہوں اور اگر مالک نصاب ہوں تو ان کے مال سے دیا جائے اور صدقہ فطر لینے ان غلوں کی

لے نہ تہ۔ لیکن اگر کسی مالدار کی بالغ اولاد طریق ہے تو اس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے نہ یا پسر۔ غرض کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دی جو اس کی زکوٰۃ کا مصرف

نہیں ہے۔ لازم است۔ سب کے نزدیک دوبارہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ دکان روز۔ یعنی کم از کم ایک دن کے خورد و آش کے لیے کافی ہو۔ غریبوں۔ وہ شخص جو

مقروض نہ ہو نہ قریب او۔ یعنی زکوٰۃ دینے والے کا کوئی رشتہ دار جس کو وہ زکوٰۃ دے سکتا ہو۔ اس لئے کہ اس صورت میں دوبارہ زکوٰۃ ہوگا۔ غلام آزاد مسلمان

خواہ مجنون ہو یا بالغ۔ حوائج اصلیہ۔ جیسے کھانے پینے کی چیزیں، پستے کے کپڑے، استعمالی برتن، کاریگر کے آلات وغیرہ۔ نامی۔ بڑھنے والا۔ شرط نیست۔ زکوٰۃ

کے نصاب میں یہ شرط ہے کہ فرزند ان صغیر۔ بالغ اولاد کی طرف سے دینا ضروری نہیں۔ خواہ وہ مفلس ہوں۔

بندگان خدمتی خود بدہد نہ از بندگان تجارتی اگرچہ بندہ مدبر یا اُم ولد باشد نہ از زوجہ

عزت سے جو اس کے خدمت کار و گھریلو کاموں کے لئے ہیں تجارت کے لئے یا ام ولد اپنی بیوی

خود و فرزندان بالغ خود و مکاتب خود نہ از بندہ گریختہ مگر بعد باز آمدن و اگر یک بندہ

اور بالغ لڑکی کی طرف سے اور اپنے مکاتب غلام اور مفرد غلام کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے البتہ بھاگا ہوا غلام

یا چند بندہ در چند کس مشترک باشند نزد امام اعظم صدقہ فطر آں بندہ بر کسے

واپس آجائے تو اسی وقت اس کی دقت سے بھی دے اگر ایک یا چند غلام چند آدمیوں میں مشترک ہیں تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان

واجب نشود مسئلہ صدقہ فطر واجب میشود بہ طلوع فجر روز عید پس کسے کہ

کا صدقہ فطر کسی پر واجب نہیں ہوتا چہ کے دن صبح صادق کے طلوع کے ساتھ صدقہ فطر واجب آجے پہنا جو عید کی

پیش از صبح عید مرد یا بعد صبح زائیدہ شد و یا اسلام آورد صدقہ آں واجب

صبح صادق سے پہلے رہ جائے یا صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو یا اسلام لائے اس کا صدقہ فطر

نہ شود و پیش از عید ہم ادائے صدقہ فطر جائز است لیکن مسنون آنست کہ پیش

واجب نہ ہوگا عید پہلے ہی صدقہ فطر ادا کرنا درست ہے مگر مسنون یہ ہے کہ عید گاہ جانے سے

از خروج بہ مصلیٰ ادا کند اگر روز عید صدقہ فطر ادا نہ کر دھڑ گاہ خواہد قضا کند۔

قبلی ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو تو جس وقت چاہے اسکی قضا کرے (لوا کرے)

مسئلہ مقدار صدقہ فطر نصف صاع است از گندم یا آرد گندم یا سبویق گندم یا

صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع رائج فی ذلک کے حساب سے ہونے دو سیر اور ۲۰ جودہ وزن کے اعتبار سے ایک کھر

یک صاع است از غرما یا جو و کشمش مثل گندم است نزد امام اعظم و مثل جو نزد

۲۰ کرام یا ۱۰ کس یا ۱۰ کدیم کا سٹو یا ایک صاع دسائے میں سپر چھارے یا جو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کشمش کا کھر

صاحبین صاع ظرفی باشد کہ در آں ہشت رطل از عدس یا ماش یا مانند آں گنجہ

گجہ اگر ایک ماہ یا چھ ماہ کے نزدیک جو کا ساپہ صاع کبیر تر آجے بچا نہیں میں آٹھ رطل مسور یا ارد یا ان کے مانند سما جاتی ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صاع

نہ بندگان نہ فقیر نہ غلام جو کھر کا مکان کے لیے ہیں۔ نیز وہ غلام اللہ ہے جس کو آقا نے کہا جو کہ تو میرے لئے کہہ بعد آزاد ہے۔ ام ولد وہ لڑکی جو کسی آقا کی اولاد ہو۔ بندہ۔ غلام نہ طلوع

فجر یعنی صبح صادق۔ پیش از عید۔ نہ طلوع فجر یعنی دن پہلے ادا کرے۔ از خروج۔ یعنی عید کے دن کی نماز کے بعد عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرے تو مسنون ہے نہ نصف صاع۔

یعنی اتنی تولے کے برے کہ صاع ایک سیر گودہ چھ گنگ۔ یہ یا رکھنا چاہیے کہ ایک صاع چارہ مکا ہو رہا ہے۔ ایک ماہ امام صاحب کے قول کے مطابق دو رطل کا ہوتا ہے۔ ایک صاع کا وزن

اسی لئے کہ برے کہ صاع میں چھ گنگ ہے تو اس کا وزن چھ گنگ دو تولہ چھ ماش ہو اور رطل کا وزن چھ گنگ میں تیرہ ماش ہو۔ یہ ماش بھی یاد رکھیں۔

صاع کوئی ہست اسے دو فیم دو صد و ہفتاد رطل مستقیم بازو بنا کر دو رطل اعتبار ذوقی آں از ماش دان نیم و چہار

دھم شری ازین ملکی سنو کال سر ماش ہست یک مرد دو سر چندہ سو ہست لیکن پاؤ کم

نزد ابوحنیفہ۔ یہ صاع کوئی صاع سے چھنا ہوگا اس لئے کہ ایک صاع میں چارہ گر چہ وہ بھی ماننے ہیں۔ لیکن نہ ان کے نزدیک ایک رطل اور نہ ہی رطل کا ہے۔

وزن دہائی یوسف پینچ رطل و ثلث رطل و رطل بست است باشد ہر سار چار و نیم مثقال پس

سوا پانچ رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بیس استار ایک ستار میں ایک تولہ آٹھ ہاشمہ اور

وزن یک رطل برابر سی و شش روپیہ ہو سکتا دہلی است داؤن قیمت عوض

(دو روپیہ ہوتے ہیں) ہر استار ساڑھے پندرہ مثقال کا ہوتا ہے اسلئے ایک رطل باعتبار وزن سکے دہلی کے ۲۶ روپے کے برابر ہے

صدقہ فطر جائز است۔

صدقہ فطر کے بدلہ جنت دینی جائز ہے

فصل دیگر صدقہ نافذہ است۔ صدقہ نافذہ بوالدین و اقربین و یتامی و مساکین

صدقہ کی دوسری قسم صدقہ نافذہ ہے (خیر و اجیر) صدقہ نافذہ والدین رشتہ داروں یتیموں مسکینوں

و ہمسایہ و مساکین وغیرہ بدہد لیکن بہتر آنست کہ آنچہ زائد از حوائج اصلی و دیون

بذریعہ اور مانگنے والوں کو دے مگر بہتر یہ ہے کہ جو کچھ حوائج اصلیہ اور قرضوں اور

ونفقات و حقوق واجبہ باشد بدہد و در معصیت خرچ نہ کند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نفقات اور حقوق واجبہ سے زیادہ جو بطور صدقہ دے اور معصیت میں خرچ نہ کرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بعد فتح خیبر نفقہ یک سالہ پیشگی بہ ازواج مطہرات داد و دیگر برائے نفس خود

نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو فتح خیبر کے بعد سال بھر کا نفقہ پیشگی عطا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیچ ذخیرہ نمی کردند ہر میسر می شد در راہ خدا می دادند و فرمودند اَنْفَقْ يَا بِلَالُ وَلَا

مُسَرِّمًا تے اور جو کچھ ہوتا راہ خدا میں دیتے اور ارشاد فرماتے اَنْفَقْ يَا بِلَالُ وَلَا

تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِشْدَادًا۔ یعنی خرچ کن آنچہ داری اے بلال و از مالک

تخش اے یعنی اے بلال خرچ کر جو کچھ تیرے پاس ہے اور غرض کے

عرش اندیشہ فقر مدار۔ و مال را بہبودہ خرچ نہ کند کہ مُبذّر راحق تعالیٰ برادر شیطان

مالک اللہ تعالیٰ سے فقر و غنا اس کا اندیشہ مت کر۔ اور مال کو غلط طریقہ سے (فصل خرچ) نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل خرچ کرنے والوں کو

گفتہ است۔ خرچ بہبودہ آنست کہ در آن ثواب نباشد و منفعت در دنیا و حظ نفس زیادہ

شیطان کا بھائی فرمایا ہے بہبودہ فضل غریبی یہ ہے کہ اس میں کوئی ثواب حاصل نہ ہو جتنا نفس کا حق ہے اس سے زیادہ دوسری

لے اس سب سے زیادہ کا وزن ایک تولہ آٹھ ہاشمہ اور تی ہوتا ہے۔ یہ سب ٹھیک روپیہ رطل کا وزن جو ہم نے قرار کیا ہے ۳۳ تولے و ہاشمہ ہوتا ہے جو موجودہ سکے سے ۳۳ روپیہ

ہو سکتا ہے ہر سال کا خاص صاحب کے نام کا سکہ ہون چاہیے اس لیے خاص صاحب نے ۳۳ روپیہ کا وزن تو یہ فرمایا ہے۔ قیمت میں تینوں جو فیروز کے عین اس کی قیمت

ہی صدقہ فطر میں دیا ہو سکتی ہے۔ قرآن کے جاننے کے عوض قیمت کی دہائی جائز ہوگی کہ اگر کسی رشتہ دار یا غنی۔ فوت شدہ باپ کے بچے۔ حقوق واجب۔ میں پہلے اپنی ذات

پر چھوڑ دے پھر دوسروں پر خرچ کرے۔ معصیت۔ گناہ۔ غیر۔ میں غلبہ کرے ایک مذہب خیر ملاحظہ ہے۔ ازواج مطہرات۔ آنحضرت کی یر بران۔ و غیرہ۔ انہو نے اَنْفَقْ اقول نے

بلال خرچ کر اور صاحب رطل (دولت تعالیٰ کی جانب سے کی کا خوف نہ کرتا نہتہ۔ فضل خرچ کر دے۔ یعنی زمین کا فائدہ ہر روز دینا کا۔

از حق نفیس معتبر نیست مسئلہ اول از صدقہ نافلہ بہ بنی ہاشم بدہد کہ زکوٰۃ بر آنها

مغفقت حاصل کرنا اور حق نفیس شرفاً معتبر نہیں ہے صدقہ نافلہ میں سے اول بنی ہاشم کو دے کر ان پر زکوٰۃ کا مال

حرام است و بہ تواضع و احترام نظر بر قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگزارند۔

حرام ہے اور قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہوئے یہ اس کے حقدار ہیں کہ تواضع اور احترام سے پیش آیا جائے۔

مسئلہ صدقہ نافلہ ذمی را دادن جائز است نہ عربی را مسئلہ ضیافت مہمان تاسہ روز

صدقہ نافلہ ذمی (دولت الاسلام کا غیر مسلم باشندہ کو دینا جائز ہے۔ عربیہ (دولت کھاندہ) کو نہیں۔ مہمان کی میزبانی تین روز

سنت مؤکدہ است و بعد ازاں مستحب۔

تک سنت مؤکدہ ہے اور اس کے بعد مستحب ہے۔

کتاب الصوم

روزے کا بیان

پیکے از ارکان اسلام روزہ ماہ مبارک رمضان است فرض است قطعی بر ہر مسلم مکلف

اسلام کے ارکان میں سے ایک دین رمضان المبارک کے روزے ہیں روزہ ہر مسلمان پر بلا شک و شبہ ہر مسلمان مکلف

منکر آن کافر بود و تارک بے عذر فاسق در صمیمین است کہ ابو ہریرہ از رسول کریم

پر فرمیں ہے اس کا انکار کر کے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق ہے بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ کہ ہر عمل حسنہ ابن آدم زیادہ دادہ می شود ثواب

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ہر نیک عمل کا بدلہ زیادہ یعنی دس گنے سے ستر گنے تک

آں دہ چند تا ہفت صد چند حق تعالیٰ فرمود مگر صوم۔ بدرستیکہ روزہ برائے

دیا جاتا ہے سوچ نہ لے فرماتا ہے مگر روزہ (صوم) میرے لئے ہے اور میں خود روزہ کی جزا ہوں

من است و من خود جزائے روزہ ہستم۔ الحدیث۔ مسئلہ شرط اولئے روزہ

(الحدیث) یعنی یہ نیکی و نیکوئی کے لئے ہے کہ روزہ نہیں دی جاتے گی۔ روزہ کی ادائیگی کی شرط

نیت است و طہارت از حیض و نفاس مسئلہ روزہ بر شش قسم است

نیت اور حیض و نفاس سے پاک ہے روزہ کی چھ قسمیں ہیں۔

نہ کہ روزہ یعنی جو کہ ان کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی لہذا اہل صدقہ قرآن پر فرض کرنا چاہئے۔ فقہی۔ وہ کافر جو اسلام کے تحت اسلام میں رہتا ہے۔ عربی۔ وہ کافر جو دارالحدوب

میں رہتا ہے۔ سنہ مکہ کہ جس کے ذکر پر لیلۃ کو طاعت کی جائزہ (مزم)۔ غوی یعنی گنا اور شرعاً کھانے پینے اور جانا گناہ سے صحت عذاب آداب تک نیت کے ساتھ رکنا۔ قطعی یعنی

اس کے فرض ہونے کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مکلف۔ یعنی مطلق۔ بالغ و تندرست۔ منکر۔ یعنی جو روزہ کو فرض نہ جانے تک بھیجیں۔ بخاری اور مسلم شریف جو حدیث

کی وہ طہر کرنا ہیں کہ ہر عمل حسنہ اللہ تعالیٰ نے دیا یا کہ انسان کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنے سے ستر گنے تک ہے گا۔ مگر روزہ کو وہ صوم کہہ رہے ہیں کہ اور میں خود اس کا بدلہ ہوں

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انسان کی دوسری نیکیاں تو دوسرے کے حقوق کے عوض دینی جائیں گی لیکن روزہ کسی حالت

درمان نہیں جلتے گا اور روزہ دار کو لایزال جنت میں لے جائیگا نیت۔ یعنی روزہ کے کاروائہ سے کہ حیض و نفاس کے ساتھ روزہ صحیح نہ ہوگا۔

یکے روزہ رمضان دوم روزہ قضا سوم روزہ نذر معین چہارم روزہ نذر غیر معین پنجم روزہ				
(۱) رمضان کا روزہ	(۲) قضا کا روزہ	(۳) نذر معین کا روزہ	(۴) نذر معین کا روزہ	(۵) نذر غیر معین کا روزہ
کفارت ششم روزہ نفل نزد امام اعظم روزہ رمضان مطلق نیت ونیت فرض				
(۶) نفل روزہ	امام ابوحنیفہ کے نزدیک رمضان شریف کا روزہ بلا تفصیل تفسیر و			
وقت ونیت نفل ادا شود و اگر نیت قضا یا کفارت کرد اگر صحیح مقیم				
نفل مطلق نیت سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر قضا یا کفارت کی نیت کرے اگر صحیح (مقصدست) اور مقیم				
است فرض وقت ادا شود لا غیر و اگر مریض یا مسافر است آنچه نیت کرد از				
دیگر مریض تو رمضان کے روزہ کی ادائیگی ہوگی دوسری نہیں اگر بیمار یا مسافر ہے تو قضا یا کفارت جس روزہ کی				
قضا یا کفارت ادا شود و نزد صاحبین تا ہم فرض وقت ادا شود و نزد مالک و شافعی				
نیت کرے وہی ادا ہوگا امام ابوحنیفہ و امام محمد کے نزدیک اس صورت میں بھی رمضان کا روزہ ادا ہوگا۔ امام شافعی				
و احمد برائے روزہ رمضان ہم تعیین نیت فرض وقت ضرور است و نذر معین نزد				
امام مالک اور امام احمد کے نزدیک رمضان کے روزے کے واسطے بھی فرض وقت کی نیت ضروری ہے اور نذر معین کا روزہ				
امام اعظم چنانچہ بہ نیت نذر ادا شود ہم بہ مطلق نیت ادا شود و ہم بہ نیت نفل و				
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جس طرح نذر کی نیت سے ادا ہوتا ہے مطلق نیت سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور نفل کی نیت سے				
اگر نیت واجب آخر کردہ واجب آخر ادا شود و نزد اکثر ائمہ نذر معین بدون تعیین نیت				
ادائیگی ہو جاتی ہے اور بھی اور واجب کی نیت کی ہو کر وہ دوسرا واجب ہوگا۔ اکثر ائمہ کے نزدیک معین نذر کا روزہ نیت نذر کی تعیین کے				
نذر ادا نشود و نفل بہ نیت مطلق ادا شود بالاتفاق چنانچہ بہ نیت نفل و نذر معین و				
بغیر ادا نہ ہوگا اور نفل روزہ جس طرح نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہے بالاتفاق مطلق نیت سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور نذر معین اور قضا و				
قضا و کفارت را باتفاق تعیین نیت شرط است مسئلہ وقت نیت روزہ از				
کفارہ کے روزہ میں بالاتفاق تعیین نیت سفرد ہے روزہ کی نیت کا وقت غروب				
غروب آفتاب است تا طلوع صبح و بعد طلوع صبح نیت روا نباشد مگر در				
آفتاب کے بعد سے صبح صادق کی طلوع تک ہے اور صبح صادق کے طلوع کے بعد نیت درست نہ ہوگی البتہ				
لہ روزہ نذر معین مثلاً جس کے روزہ کی نیت نذر کا روزہ مثلاً کسی نے چھوٹی قسم کھائی تو اس کی پاداش میں روزے رکھنے ہوں گے مطلق نیت۔ یعنی فرضی				
اور نفل روزے کی تفصیل کے بغیر کہ فرضی وقت۔ یعنی رمضان کا روزہ۔ اس سے کہ رمضان کا روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر مریض۔ جو کہ رمضان کا روزہ دوسرے				
دن میں بھی ادا کرے کی اجازت ہے۔ وہ واجب آخر۔ یعنی نذر کے روزے کی نیت نہ کی بلکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا واجب روزہ تھا۔ اس کی نیت کی				
تعیین نیت۔ یعنی متعین کر کے نیت کرنا۔ مثلاً وقت نیت۔ یعنی غروب آفتاب سے صبح صادق تک اگلے دن کے روزے کی نیت کا وقت ہے۔				
غروب سے پہلے نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔				

روزہ نفل تا از پیش از زوال نزدیک فنی و احسن و نزدیک مالک بعد طلوع صبح نیست

نفل روزہ میں زوال سے قبل تک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک نیت درست ہے۔ امام مالک کے نزدیک نفل

نفل ہم درست نیست و نزدیک امام اعظم نیت روزہ رمضان و نذر معین و نفل تا پیش از

روزہ میں بھی صبح صادق کے طلوع کے بعد نیت صحیح اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک رمضان شریف کے روزہ اور نذر معین و نفل روزہ کی

زوال صحیح است و نیت قضا و کفارت و نذر غیر معین بعد طلوع صبح باتفاق جائز

نیت زوال سے پہلے تک صحیح ہے اور قضا و کفارت اور غیر معین نذر کی نیت صبح صادق کے طلوع کے بعد باتفاق جائز

نیست و نزدیک ثلاثہ ہر سی روزہ رمضان را ہر شب نیت علیحدہ علیحدہ شرط

نہیں ہے۔ تینوں اماموں امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد کے نزدیک رمضان کے تیس روزوں میں سے ہر ایک کی ہر رات علیحدہ علیحدہ

است و نزدیک مالک برائے تمام رمضان شب اول یک نیت کافی است اگر اول

نیت شرط ہے اور امام مالک کے نزدیک سارے رمضان کے لئے پہلی رات کی ایک بار کی نیت کافی ہے اگر مہینہ

شب ماہ نیت روزہ کرد در میان رمضان مجنون شد و چند روزہ در جنون گزشت و

کی پہلی رات میں روزہ کی نیت کی۔ اور رمضان کے درمیان باہمی ہو گیا اور چند روز دیوانہ پن میں گزر گئے اور

مفطرات صوم ازو بوقوع نیامد نزدیک مالک روزہ ہائے او صحیح شد و نزدیک ثلاثہ

روزہ توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز اس سے ظاہر نہیں کی تو امام مالک کے نزدیک اس کے دن صحیح ہو گئے اور امام ابو حنیفہ

ایام جنون را روزہ قضا کند برائے فوت نیت و اگر جنون تمام ماہ رمضان را در گرفت روزہ

امام شافعی، امام احمد کے نزدیک نیت فوت ہونے کی بنا پر وہ باطل ہیں کے دنوں کے روزوں کی قضا کرے اور اگر سارے رمضان باہمی رہا تو

ساقط شود قضا واجب نگردد و اگر یک ساعت از رمضان مجنون را افاق شد ایام

روزہ اس کے دن سے ساقط ہو گئے قضا واجب نہ ہوگی اور اگر ایک ساعت بخواری دیکھے ایام رمضان شریف میں باہمی کو افاق ہوا تو گزشتہ روزہ

گزشتہ را قضا کند اگرچہ در حالت بلوغ مجنون بود یا بعد ازاں مجنون شد۔

دنوں کی قضا کرے اگرچہ بلوغ کی حالت میں دماغ ہوتے وقت ہی باہمی ہوا جو یا بالغ ہوئے کے بعد باہمی ہو گیا ہو

مسئلہ۔ بدیدن ماہ رمضان یا بہ تمام شدن سی روزہ شعبان روزہ واجب شود

رمضان شریف کا چاند دیکھنے یا شعبان کے تیس دن بدھنے ہونے پر روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے

لے پیش از زوال۔ علمائے تصریح کی ہے کہ نصف شعبان سے قبل نیت کرنا ضروری ہے تاکہ دن کے اکثر حصہ میں نیت پائی جائے۔ اگر میں زوال کو نیت کر لیا تو نیت گزشتہ

چون نیت کر چکا ہوگا۔ لے ائمہ ثلاثہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل۔ باہمی۔ باہمی۔ مفطرات صوم کھانا پینا، جماع کرنا، صبح شد۔ چونکہ

وہ شروع رمضان میں نیت کر چکا تھا۔ لہذا کہ جائیگا کہ وہ نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی چیزوں سے ٹکرا دے تو قضا کند۔ یعنی صرف اس دن کا روزہ توڑ جائے گا جس دن روزہ

شروع کئے تھے بعد باہمی ہو جائے۔ بقید دنوں میں جو نیت نہیں کر چکا۔ لہذا روزہ شمار ہوگا۔ افاق شد۔ یعنی جنون جاتا رہا۔ بعد ازاں۔ یعنی بالغ ہونے کے بعد۔ بدیدن۔ بدیدن۔

جن جنوں کی بنا پر رمضان نہ پڑھا جس دن میں نظر آیا تو اس کو آنے والی رات کا چاند سمجھا جائے گا۔

و برائے شہادت ماہ رمضان اگر آسمان ابر یا مانسہ آں دارد یک مرد یا زن عادل کافی

اور ماہ رمضان کی شہادت کے واسطے اگر آسمان ابر آلود ہو یا اس کے مانسہ آلود و غبار ہو تو ایک عادل (مرد یا عورت) کافی ہے۔

است تحر باشد یا رقیق و برائے شہادت شوال دریں چنین حال دو مرد و مرد عادل یا یک مرد

عورت کی گواہی کا ہے آزاد یا غلام اور شرک و جہد کے بغیر چنانچہ شہادت کے لئے اس صورت میں دو عادل آزاد مرد یا ایک مرد

و دو زن احرار عادل بالغ و شہادت شرط است و اگر مطلع صاف باشد در رمضان و شوال

اگرچہ آزاد عورتوں کی گواہی نفی شہادت کے ساتھ شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو اور آزاد ہو اور رمضان یا شوال کے چاند کے لئے ہے

جماعتی عظیم می باید مسئلہ۔ اگر رمضان بہ شہادت یک کس ثابت شدہ باشد و

بے شک کسی گواہی سے دئے تو ان کا حجت حق نہ ہو اگر رمضان ایک قسم کی گواہی سے ثابت ہو جائے

روز سیام ماہ ندیدہ شد افطار جائز نیست و اگر بہ شہادت دو مرد ثابت شد و سی روز

انیسویں روز چاند نہ دیکھا گیا ہو تو افطار جائز نہیں ہے اور اگر دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہو اور تیس دن گزر گئے ہوں

گذشت افطار جائز شد اگرچہ ماہ نہ دیدہ شد۔ مسئلہ۔ اگر کسی ماہ رمضان یا شوال

تو غواہ چاند نہ دیکھا گیا ہو افطار جائز ہو اگر کوئی قسمی رمضان یا شوال

بچشم خود دید و قاضی شہادت او رد کرد در هر دو صورت واجب است کہ آں کس

کا چاند خود دیکھے اور قاضی اس کی گواہی رد کر دے تو دونوں صورتوں میں اس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور

روزہ دارد و اگر افطار کند قضا واجب شود نہ کفارت مسئلہ۔ در روز شک یعنی سیام

روزہ رکھے اور افطار کرے تو قضا واجب ہوگی کفارت واجب نہ ہوگی شک کے دن یعنی تیس

شعبان چو ماہ ندیدہ شود و مطلع صاف نباشد روزہ نہ دارد مگر بہ نیت نفل اگر موافق

شعبان کو اگر چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف نہ ہو تو روزہ نہ رکھے لیکن نفل کی نیت سے رکھ سکتا ہے

افت روز صوم معتاد او را و الا خواص روزہ دارند و عوام بعد زوال افطار

بشرطیکہ روزہ کا دن اس دن کے مطابق ہو جس دن کے روزہ رکھنے کا معمول ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو شک کے دن عوام رمضان

کنند نزد امام اعظم و آں روز بہ نیت رمضان یا بہ نیت واجب آخر روزہ

قاضی مفتی دہلوی روزہ رکھیں اور عوام زوال کے بعد افطار کریں امام ابو حنیفہ یہی فرماتے ہیں اور شک کے دن رمضان کی نیت یا

بہ نیت شہادت یعنی انیسویں کی چاند کے لئے۔ آفتوان۔ غبار و غیرہ کی وجہ سے کھانے والے مسلمان ہو۔ خوالی چاند کے چاند کے لئے۔ متعل۔ یعنی ایک گواہی کے

مرد کی ہیں۔ چاہئے عظیم۔ یعنی اس قدر گواہوں کو کہ ان کا مستند ہو اور ان کا شہادہ قبول ہو۔ افطار جائز نیست۔ جب کہ اب و اطہر نہ ہو اگر ہر گاہ تو پھر جائز ہوگا۔ افطار

جائز شد۔ غواہ ابرہہ یا نہ ہو بلکہ ہر دو صورت۔ یعنی رمضان کے چاند کا معاملہ ہو یا عید کے۔ کفارت۔ چونکہ اس دن کا روزہ ہر کس کی نیت کے لئے مشکوک تھا تو روزہ شک۔ یعنی جب

کر شعبان کی انیسویں کو چاند نظر نہ آیا تو شعبان کو روزہ رکھ لیا جائے گا اس لئے کہ یہاں احتمال ہے کہ چاند ہو گیا ہو اور نظر نہ آیا ہو۔ روزہ تمام معتاد۔ شکی قسم کی عادت ہے کہ

وہ چاند نہ دیکھتا ہے اور میں شعبان کو روزہ رکھتا ہوں۔ یعنی وہ لوگ جو شک کے دن کی نیت کر لیں۔ جو اس طور پر ہوتی ہے کہ نفل کی نیت کرے اور یہ اس کے دل

میں نہ آئے کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو روزہ بھی رمضان کا ہے۔ عوام۔ وہ لوگ جو اس طرح کی نیت نہ کر سکیں۔

داشتن مکروہ است و همچنین مکروہ است بہ تردید نیت کہ اگر رمضان باشد از رمضان

کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اسی طرح نیت کا اسی طریقہ سے (زمانہ مکروہ ہے کہ اگر رمضان ہو تو رمضان ۷

است والا از نفل یا واجب دیگر و بہر تقدیر و ہر نیت کہ روزہ داشت چوں رمضان

روزہ روز نفل بہر صورت جس نیت سے بھی روزہ رکھے اگر رمضان ثابت ہو جائے تو وہ روزہ سہ

ثابت شود آل روزہ نزد امام اعظم از رمضان ادا شود۔

امام ابن عیاض کے نزدیک رمضان شریف ۷ ہی ادا ہوگا

فصل۔ در موجبات قضا و کفارت۔ اگر کسی در روزہ رمضان جماع کر دیا جماع کردہ

قضا اور کفارہ کے واجبات کے بیان میں اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کی حالت میں جماع کرے یا

شد عمدًا در قبل یا در دبر یا خورد یا آشامید عمدًا غذا یا دوا روزہ او فاسد شود بر وی

عمدًا پیشاب گاہ یا پاخانہ کے ماسد میں جماع و صحبت کی جائے یا عمدًا کھانا یا پیس پائے وہ نماز ہو یا دوا تو اسکا روزہ فاسد

قضا و کفارت واجب شود و بردہ آزاد کند و اگر میسر نشود دو ماہ پے در پے روزہ

ہو گیا اور اس پر قضا و کفارہ واجب ہوگا اور اس کے کفارہ میں غلام آزاد کرے اور اگر غلام میسر نہ ہو تو دو ماہ کے

دارد کہ در آل رمضان و ایام عیدین و تشوئق نباشد و اگر در میانہ آل روزہ فوت شود

مستل روزے رکھے اور در میان میں رمضان اور ایام عیدین اور ایام تشوئق نہ آئیں اور اگر کفارہ کے روزوں کے در میان کوئی روزہ

بہ عذر یا بے عذر روزہ از سر گیرد مگر بہ ضرورت حیض و نفاس اگر افطار واقع شود

کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر فوت ہو جائے تو از سر نو روزے رکھے البتہ اگر عورت کے حیض و نفاس کے عذر و ضرورت کی

مضانہ ندارد و اگر مقدور روزہ نہ داشتہ باشد بہ شخصت مکین طعام دہد ہر یک را مثل

دو حصہ افطار واقع ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو سب سے مکینوں کو کھانا دے تو ہر ایک کو صدقہ

صدقہ فطر و زکوٰۃ شافعی و احمد بدون جماع کفارت واجب نشود و از افطار روزہ قضا یا کفارت

فطر کے بقدر حاکم کرے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحبت کے بغیر کفارہ واجب نہ ہوگا اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے

یا نذر کفارت واجب نشود باتفاق و اگر در یک رمضان دو روزہ یا چند روزہ فاسد گردد

سے باتفاق روزہ واجب نہیں ہوتا اور اگر ایک رمضان میں دو یا چند روزے کسی وجہ سے فاسد ہو گئے کہ ان کی وجہ سے

نہ تعبیر نیت۔ یعنی اس طور پر نیت کرنا کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے نہ نفل ہے۔ نہ ثابت شود۔ ایسی گواہیاں ہو سکتی ہیں۔ جن کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

جماع کرے۔ یعنی پیشاب گاہ کا اٹکا حشر شکار میں داخل کر دیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ عمدًا۔ جان بوجہ کہ۔ بردہ۔ غلام خواہ مرد و یا عورت یہ کفارہ کی تفصیل ہے۔ پے در پے۔ متواتر۔

میں روزہ توڑ دیا یا وہ دن آگئے جن میں کہ روزے رکھنا درست نہیں ہیں تو خواہ ان دنوں میں روزے رکھ لی ہیں پھر بھی کفارہ کے روزے از سر نو رکھنے ہوں گے نہ عیدین۔

یعنی عید اور بقرہ عید کا دن۔ بہ قدر۔ مثلاً سفر یا مرض۔ مثل تعدد فطر۔ یا ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام دونوں وقت کھانا کھائے۔ بدن جماع۔ یعنی کھانے پینے سے۔

افطار۔ یعنی صرف رمضان کا روزہ فاسد کرنے سے کفارہ واجب نہ ہے اور کسی دوسری قسم کا روزہ فاسد کیا تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔

بوجہ کہ کفارت واجب شود اگر بعد افسادِ روزہٴ اول کفارت دادہ شد روزہٴ ثانی را

کفارہ واجب ہوتا ہو اگر ہمسلا روزہ فاسد کرنے کے بعد کفارہ دے دیا تو دوسرے روز کا علیحدہ

کفارت علیحدہ بہرہ و همچنین در ثالث و رابع و بعد آں و اگر روزہٴ اول را کفارت ندادہ

کفارہ دے اور اسی طرح تیسرے اور چوتھے اور ان کے بعد کے روزوں کا حکم ہے اور پہلے روزہ کا کفارہ

باشد تا آخر رمضان برائے افسادِ چند روزہ یک کفارت کافی است و نزد مالک و شافعی

آخر رمضان تک نہ دیا ہو تو چند فاسد کردہ روزوں کا ایک کفارہ کافی ہے اور امام مالک اور امام شافعی

برحسب تقدیر چند روزہ را چند کفارت می باید و اگر از دور رمضان دور روزہ فاسد کردہ و کفارت

کے نزدیک بر صورت چند روزوں کے چند کفارے ہونے چاہئیں اور اگر دو رمضان کے دور روزے فاسد کر دے اور پہلے رمضان

روزہٴ اول ندادہ دریں صورت باتفاق کفارت علیحدہ علیحدہ واجب است و اگر بخطا یا

کے روزہ کا کفارہ نہ دے اس صورت میں بالاتفاق علیحدہ علیحدہ کفارے واجب ہیں اور اگر غلطی سے یا

باکراہ افطار کرد گو بجاع یا حقنہ کردہ شد یا در گوش یا در بینی دوا چکانیدہ شد یا در

مجرور افساد کرے اگرچہ بجاع یا حقنہ نہ کیا ہو یا کان یا ناک میں دوا چکانی گئی یا نر کے زخم میں

زخم شکم و زخم سر دوا چکانیدہ شد پس دوا بہ دماغ یا در شکم اور رسید یا سنگریزہ یا آبنے

دوا ڈالی گئی اور دوا دماغ میں یا پیٹ میں پہنچ گئی یا سنگریزہ یا لول

یا چیز کے از جنس دوا غذا نیست از حلق فرو برد یا بہ قصد پُری دہن قے کر دیا بگمان شب

یا کوئی ایسی چیز جو دوا اور غذائی جنس سے نہ ہو حلق سے اتر گئی یا قصداً منہ بھر کے قے کی یا رات کے گمان

طعام سحر خورد و ظاہر شد کہ صبح ہو دیا بہ گمان غروب افطار کرد حالانکہ غروب نہ شدہ بود یا

میں سوئی کھائی اور پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تھی یا غروب کے گمان میں افطار کر لیا حالانکہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا یا

طعام بہ فراموشی خورد و گمان کرد کہ روزہٴ من فاسد شد پستہ عمدًا خورد یا آب در حلق خفتہ

چھل کر کھانا کھایا اور یہ خیال کر کے کہ میرا روزہ فاسد ہو گیا اس کے بعد عمدًا کھانا کھایا یا سوتے ہوئے شخص کے

ریختہ شد یا زنی خفتہ یا در حالت دیوانگی یا بہوشی جماع کردہ شد دریں صورت ہا تھا واجب شود

حلق میں پانی ڈال دیا یا سوتے ہوئے عورت سے یا عورت کی درونچ یا بہوشی کی حالت میں اس جماع کر لیا یا اس صورتوں میں قضاء واجب ہو گئی

۱۔ افسوس روزہٴ اول یعنی رمضان کے چند روزے فاسد کئے مگر پہلے روز سے کہ فاسد کرنے کے بعد فوراً اس کا کفارہ ادا کیا ہے پھر دوسرا روزہ فاسد کیا ہے تو دوسرا

کفارہ ادا کیا ہوگا۔ ۲۔ چند فاسد روزوں کا ایک کفارہ کافی ہوگا۔ ۳۔ برحسب تقدیر یعنی خواہ پہلے فاسد کردہ روزہ کا کفارہ دے چکا ہو یا ابھی نہ دیا ہو۔ ۴۔ یعنی

غسل سے مثلاً کسی کمرے میں ملنے کا اندیشہ پائی چلا گیا۔ ۵۔ باکرہ۔ ۶۔ حقنہ یعنی پچکاری کے ذریعے پانچ کے تمام میں دوا چھانڈ نہر شکم۔ ۷۔ زخم پٹ کے اندر تک جو۔ ۸۔ پُری

دہن یعنی قے کا دوا اچال میں گرنے میں نہ ہو کہ کئے۔ ۹۔ طعام سحر سوئی تھیں گمان غروب۔ غروب کے وقت گھنٹا بجائی تھی جس کی وجہ سے سحر غروب چکنے کا گمان ہو

گیا۔ یعنی یہ چھول گیا کہ میرا روزہ ہے۔ ۱۰۔ قضاء یعنی اس دن کی بھلے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔

نہ کفارت و پھینس اگر در رمضان نہ نیت روزہ کرد نہ نیت افطار و هیچ از مفطر است
کفارہ واجب نہ ہوگا اور اسی طرح اگر رمضان میں نہ روزہ کی نیت کی اور نہ افطار کی اور روزہ کو توڑنے والی کرنی چیز

صوم از وقوع نیامد قضا واجب نہ ہوگا اور اگر رمضان میں روزہ کی نیت نہیں کی اور
اس سے صادر نہیں ہوئی تو قضا واجب ہوئی کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر رمضان میں روزہ کی نیت نہیں کی اور

طعم خورد نزدیک غلظت کفارت واجب نہ شود و نزدیک جبین واجب نہ شود و اگر روزہ را
کھا کھایا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ واجب نہ ہوگا اور امام ابو یوسف و امام مالک کے نزدیک واجب ہوگا اور

فرا موش کرد و در حالت فرا موشی طعام یا آب خورد یا جماع کرد روزہ فاسد نہ شود و قضا
اگر روزہ کو بھول گیا اور بھولنے کی حالت میں کھایا یا پانی پی لیا یا صحبت کر لی تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور قضا

واجب نہ گردد و پھینس احتلام و انزال بنظر شہوت و روغن بر بدن مالیدن و مس
واجب نہ ہوئی اور اسی طرح شہوت سے دیکھنے کی بات کرنا احتلام و انزال ہونے اور تیل بدن پر ملنے اور آنکھ

در چشم کشیدن و غیبت کسے کردن و حماقت کردن و بے قصدی آمدن اگرچہ کثیر باشد
میں شرم نہ لگائے اور کسی کی غیبت کرنے اور ہچکھنے لگانے اور بلا قصد قے ہونے سے خواہ بلیز ہو

و بقصد قے اندک کردن و آب در گوش چکاندن روزہ را فاسد نکند و اگر در ذکر روغن
اور قصداً تھڑی قے کرنے اور پانی کان میں چکانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر عضو تناسل کے سوا کچھ میں

یا چیزے دیگر چکانید نزدیک امام غلظت روزہ فاسد نہ شود و نزدیک ابی یوسف فاسد شود و
تیل یا کوئی چیز چکانی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک روزہ فاسد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہوگا اور

اگر باذن مردہ یا چہار پایہ یا در غیر بیدلین جماع کرد یا زن را بوسہ کرد یا مس بشہوت کرد
اگر مردہ عورت یا چہار پایہ کے ساتھ یا پیشانہ و پاخانہ کے راستہ کے علاوہ جس صحبت کی یا عورت کا بوسہ لیا یا مس

اگر انزال شد روزہ فاسد نہ شود و الا فاسد نہ شود اگر در دندان چیزے از طعام باقی ماندہ و
سے چھرا اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہ ہو گیا ورنہ فاسد نہیں ہوا اگر دانتوں میں کھانے کا کچھ حصہ (مثلاً چنے سے کم) رہ گیا اور

آں را از دست بر آورده خورد روزہ فاسد نہ شود و کفارت واجب نہ شود و اگر از نوک
اسے ہاتھ سے نکال کر کھالیا تو روزہ فاسد نہ ہو گیا اور کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر نوک زبان سے

زبان بر آورده خورد اگر مقدار خود باشد قضا واجب نہ شود و اگر از خود کمتر باشد روزہ
کمال کر کھایا اور وہ چنے کی مقدار ہو تو قضا واجب ہوئی اور اگر چنے کی مقدار سے کم ہو تو روزہ

نہ اگر در رمضان۔ یعنی سارے دن روزہ دار کی کسی حالت میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا ارادہ نہیں کیا۔
طعام خورد۔ یعنی نصف النہار سے قبل اگر نصف النہار کے بعد کھائے گا تو کسی کے نزدیک بھی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ خورد۔ اگر بھول کر کھائے یا نہ یاد نہ ہو
حقاً تو رہے تو اس کو روزہ کی دنیا چاہئے ورنہ پھر وہ کافر نہ رہے۔ احتلام۔ سوئے ہونے نہانے کی حاجت ہونا۔ غیبت۔ پیچھے بھاگنے یا نہ کرنا۔ حماقت کردن۔ بھول کرنا۔

فاسد نشود و اگر دانہ کج شد در دہن انداختہ از حلق فرو برد روزہ فاسد شود و اگر در دہان

فاسد نہ ہوگا اگر بیل کا دانہ منہ میں ڈال کر حلق سے نیچے اندر لیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منہ میں

خائیدہ روزہ فاسد نشود قے پُری دہن در دہن آمد و باز آل را بہ قصد فرو برد روزہ فاسد

ہو جائیگا تو روزہ فاسد نہ ہوگا (کیونکہ اس طرح اس کا کوئی حصہ حلق سے نیچے نہیں جائیگا) قے منہ بھر کر منہ میں آئی اور پھر قصد

شود و اگر قے قلیل در دہن آمد و بے قصد فرو رفت روزہ فاسد نہ شود اگر پُری دہن بے

نعل لی تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر نعل غرضی مقدار میں آئی اور بلا قصد نعل لی تو روزہ فاسد نہیں ہوا اور اگر منہ بھرے بلا قصد

قصد فرو رفت نزد ابی یوسف فاسد نہ نزد محمد اگر قلیل بقصد رفت نزد محمد فاسد

نہ نعل لی تمام ابو یوسف کے نزدیک روزہ فاسد ہوگا نہ امام محمد کے نزدیک۔ اگر غرضی مقدار میں لے قصد نعل لی تمام علماء

شود نہ نزد ابی یوسف چشیدن چیزے یا خائیدن چیزے بے عذر در روزہ مکروہ است

کے نزدیک وہ کھو جائیگا اور امام یوسف کے نزدیک نہیں ہوا کسی چیز کا روزہ کی حالت میں بے عذر چمکنا یا چھونا مکروہ ہے۔

و طعام برائے طفل خائیدن در صورت ضرورت جائز باشد و مضغہ و استنشاق برائے

اور بچے کے فاسطہ کھانا ضرورتاً چھونا جائز ہے اور بچے اور بچہ کی حالت میں پانی زوراً گرمی دگر کرنے

دفع گرمی و چھینیں غسل برائے دفع گرمی و پارچہ تر پیچیدن نزد امام اعظم مکروہ است

کی خاطر اور اسی طرح گرمی زائل کرنے کی خاطر غسل اور پیچکا ہوا پٹریا پہننا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی

تنزیہاً کہ بر جزع دلیل است و نزد ابی یوسف مکروہ نیست مسئلہ اگر بہ شب جنب

ہے کیونکہ یہ اضطراب و مجہرباہت کی دلیل ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ نہیں ہے۔ اگر بات میں جہنی (ناپاک) ہے

شد و صبح کرد صائم در حالت جنابت روزہ او صحیح است لیکن مستحب آنت کہ پیش از

غسل کی ضرورت ہوا ہوا اور صبح ہو گئی روزہ دکھایا کر حالت جنابت (ناپاک) میں اس کا روزہ صحیح ہے (بدین غسل کر لے) لیکن مستحب یہ ہے

طلوع صبح غسل کند مسئلہ علماء اتفاق دارند بر آنکہ در روزہ دروغ گفتن یا غیبت کسے

صبح صادق کے طلوع سے پہلے غسل کرے۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ روزہ میں جھوٹ بولنا یا کسی کی غیبت

گردن یا بہ کسے ناشنا گفتن روزہ فاسد نمی کند لیکن مکروہ است و نزد اوزاعی روزہ او

کرنہ یا کسی کو بُرا بھلا کہنا اس سے روزہ تو فاسد نہیں ہوتا مگر ایسا کرنا سخت مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔ امام اوزاعی کے

کتبہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی عورت کی شرمگاہیں میں نفلے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔ بیعتیں قبل و بعد سے۔ چھ لہ از نعلی میں خارج ہونا۔ فاسد نہ ہوا و خاصاً عورت کی ہر گز۔ چھ لہ

لہ کجھ نہ۔ خائیدہ۔ چھ لہ چھانے سے منہ میں لگ کر منہ میں رہ جائے حلق کے اندر کچھ نہ جائیگا نہ فرو برد۔ چھ لہ قصد کسی چیز کو کھانا روزہ کے لئے مکروہ ہے

فاسد نہ ہوا۔ اس لئے قلیل بھی ہے اور قصد بھی نہیں ہے۔ فاسد نہ ہوا۔ چھ لہ مقدار زیادہ ہے۔ نہ نہ تو عورت۔ چھ لہ قصد نہیں ہے۔ نزد عورت فاسد نہ ہوا۔ چھ لہ اس نے

قصد ایسا کیا۔ نہ نزد ابی یوسف۔ چھ لہ مقدار قلیل ہے۔ در صورت ضرورت۔ شد شوہر یا کشتہ رو کھائے تک کی کی پیشی پر بُرا بھلا کہنا بہ نزدیک چھ لہ کی ضرورت

ہے یا بچہ بول کر چاکر دے نہیں کھا سکا اور اس کے لئے کوئی نرم ضامن نہیں ہے تو چاکر دینے کی ضرورت ہے۔ صبح آنت۔ چھ لہ روزہ میں عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔

مستحب۔ چھ لہ ناپاک کی حالت میں نہ صحت کے خروشنے و دُور رہنے میں شہ۔ ناخرا۔ بُرا بھلا۔ فاسد نمی کند۔ اس لئے کہ روزہ توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی۔

فاسد شود رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ ترک نہ کر دسخن دروغ و عمل معصیت پس حق
نہی کہ روزہ فاسد ہو جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کو نہا اور گشت کے کام روزے میں ترک نہ کرے

تعالیٰ محتاج روزہ او نیست یعنی روزہ او مقبول نیست مسئلہ اگر شخصے طعام می خورد یا
تو اثر تعالیٰ کو اس کے روزہ کی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ مقبول اور رب کی رضائی کا باعث نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھاد ہو یا صحبت

جماع می کند و فجر طلوع کرد بمجرّد طلوع فجر طعام از دہاں انداخت و ذکر از جماع بر کشید نزد
کردا ہو اور وہ صبح صادق کے طلوع کے ساتھ ہی کھانا مسند سے نکال دے اور اگر تسلسل صحبت سے روک لے اور نکال لے تو

جموّر روزہ او صحیح باشد و نزد مالک باطل شود مسئلہ مریض کہ بصوم خوف زیادت مرض
جموّر اکثر فقہاء کے نزدیک اس کا روزہ صحیح ہوگا اور امام مالک کے نزدیک باطل ہوگا بیمار جس کا روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض بڑھ جائے گا

داشته باشد و مسافر کہ بالا تفسیر آں گفتہ شد آنہا را افطار جائز است پس اگر مسافر را روزہ
اندیشہ ہو اور مسافر جس کی تفسیر او یہ بیان ہو چکی ہے ان کے لئے افطار جائز ہے اور اگر مسافر کے لئے

مضر نباشد بہتر آنست کہ روزہ دارد و اگر مسافر در جہاد باشد یا روزہ اورا مضر باشد او را
روزہ مضر نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر مسافر جہاد میں ہو یا روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہو تو

افطار بہتر است و اگر بہرہلاکت رساند افطار واجب است از روزہ عاصی شود و مریض و
اس کے لئے افطار بہتر ہے اور اگر ہلاکت تک پہنچ جائے تو افطار واجب ہے اور روزہ رکھنا باعث گناہ ہوگا اور بیمار و

مسافر کہ افطار کردہ بودند اگر در حالت ہماں مرض یا سفر مردن قضا واجب نشود و اگر بعد
مسافر جنہوں نے افطار کیا تھا اگر اسی سفر یا بیماری کی حالت میں مرجائیں تو قضا واجب نہ ہوگی اور اگر تندرستی

صحت و اقامت مژند ہر قدر ایام کہ بعد صحت و اقامت دریافتند ہماں قدر روزہ را قضا
اور اقامت کے بعد انتقال ہوا تو تندرستی اور اقامت کے بعد چھتے دن لئے ہوں (اور زندہ رہا ہو) اتنے ہی روزوں کی قضا

واجب شود چوں قضا نہ کردند برولی از ثلث مال آنہا بشرط وصیت واجب است
واجب ہوگی اگر قضا نہ کریں تو ولی (وارث) پر ان کے مال میں سے اس شرط کے ساتھ وصیت واجب ہے کہ وہ

کہ فدیہ دہد عوض ہر روزہ طعام مسکین بقدر صدقہ فطر و بدون وصیت واجب نیست
روزوں کا فدیہ دے ہر روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار کھانا دیا جائے اور اگر وصیت نہیں کی تو ولی پر فدیہ دینا

فاسد شود۔ چنانچہ فیت کے لئے دہانے کو روزہ جہاں کا گوشت کھانے والا قرار دیا گیا ہے اس لئے روزہ کا قائل کیا ہے عمل تقبیل جس طرح آگ کے پانی لوگ روزہ پہلانے کے
لیے طرح طرح کی باتوں میں گتے ہیں کہ مقبول نیست۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے نظریے سے غلط نہیں ہوتے بل باطل شود۔ اس لیے کہ فیض بھی جماع ہے۔ رقیق۔ اگر تندرست کو بھی روزہ

رکھنے میں مرض پیدا ہو جائے گا خیال ہو تو بھی اس کا یہ حکم ہے لیکن مرض کا خوف یا مرض کی ذرا سی کا خوف ہوگا جب اگر بیمار ہو یا کوئی مسلمان عاقل و طیب بنے۔ بالائے
نفس کے قصہ کے بیان میں کہ روزہ دار جو کچھ رمضان کی فضیلت اس کو حاصل ہو جائے گی۔ درجہ دار۔ اگر روزہ رکھنے سے کردی کا خیال ہو۔ عاصی شود۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے ہی موقع پر فرمایا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی نہیں ہے۔ واجب نشود۔ اس لیے کہ سفر پر قضا جب ضروری ہوتی ہے جب کہ فطر دہنے کے بعد قضا کرنے کا وقت اس کو طے

نشد مال۔ مال کا تعاقب حصہ۔ فدیہ۔ عمن۔ بقدر صدقہ فطر۔ ایک مسکین یا تین یا تین سے بڑھ چکے ہو۔

اگر تبرع کند صحیح شود۔ مسئلہ قضاے رمضان اگر خواہے درپے درپے گزارد و اگر خواہ متفرق

واجب نہیں ہے اگر تبرع و احسان کرے اور غریب کو کچھ دے رمضان کو قضا کے لئے اگر چاہے مسلسل رکھے اور چاہے متفرق

اگر تمام سال قضا نہ کر دو رمضان دیگر آگے روزہ رمضان دیگر ادا کند بستر بابت رمضان

اگر پہلے سال قضا نہ کرے اور دوسرا رمضان آجائے تو دوسرے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد پہلے رمضان

اول قضا کند و دریں صورت بیچ فدیہ واجب نیست مسئلہ شیخ فانی کہ اگر روزہ عاجز

کے روزہ کی قضا کرے۔ اس صورت میں اگر غیر کی جگہ کوئی فدیہ واجب نہیں ہے شیخ فانی کہ اگر روزہ رکھنے سے عاجز

باشد افطار کند و عوض ہر روزہ بقدر صدقہ فطر اطعام کند پس ترا اگر قدرت روزہ ہم رسید

دینی کی وجہ سے ہر روزہ کے بدلہ ایک صدقہ فطر کی مقدار کھانا دے اس کے بعد اگر وہ روزہ رکھنے پر قادر ہو

قضا بروئے واجب شود مسئلہ زن حاملہ یا شیر دہندہ اگر بر نفس خود یا بچہ خود

حیاً تو اس پر قضا واجب ہوگی حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنے نقصان یا بچہ کی معرت کا

خوف کند افطار کند و قضا کند فدیہ واجب نیست۔

فدیہ خوف ہو تو افطار کرے اور قضا کرے کوئی فدیہ اس پر واجب نہیں ہے۔

فصل۔ روزہ نفل بہ شروع واجب شود مگر روزہ ایام منہیہ و افطار روزہ نفل بے عذر

نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے لیکن وہ دن جن میں روزہ رکھنا منع ہے ان میں شروع کرنے سے واجب نہ ہوگا

روانیت و بہ عذر رواست و ضیافت ہم عذر است افطار کند و قضا لازم شود۔

بہ عذر نفل روزہ افطار کرنا جائز نہیں اور عذر کی بنا پر جائز ہے بیروانی بھی عذر ہے اس کی وجہ سے افطار کرے اور اس کی قضا لازم ہوگی

مسئلہ اگر در روز رمضان طفل بالغ شد یا کافر مسلمان گشت یا مسافر مقیم شد یا حائضہ

اگر رمضان میں دن کے وقت بچہ بالغ ہو گیا یا کافر مسلمان ہو گیا یا مسافر مقیم ہو گیا یا حائضہ

پاک شد اس کا باقی روزہ واجب شود و اس کا کر دیا نہ کر دہر دو صورت قضا واجب

ہے اگر وہ دن کے باقی حصہ میں کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی چیزیں کھا جائے واجب ہو گیا اور کچھ دن کے دنوں میں کھانے پینے سے اس کا باقی روزہ

نشود مگر بر مسافر و حائضہ مسئلہ۔ روز عید الفطر و عید الاضحیٰ و ایام تشریق روزہ حرام است

واللہ اعلم بقضا و واجب ہو گیا لیکن مسافر و حائضہ پر واجب ہو گیا عید الفطر عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

لے تبرع۔ احسان۔ شرف۔ یعنی بچہ میں روزہ نہ دے۔ ایک فدیہ۔ ایام شافعی کے نزدیک اس کو فدیہ بھی دینا پڑے گا۔ نہ شیخ فانی۔ وہ بلحاظ جن کی طاقت روزہ ہر روز رکھتی

جادی ہے۔ اطعام کند۔ یعنی فقیروں کو دے۔ شیر دہندہ۔ یعنی جو بچہ کو دودھ پلاتی ہے۔ فدیہ۔ نیز کھانہ بھی واجب نہیں ہے۔ ایام منہیہ۔ وہ دن جن میں

روزہ رکھنے کی طاقت ہے یعنی عیدین اور ایام تشریق۔ ضیافت۔ خواہ جہان کی خاطر کھانا پڑے کہ اس کا کھانے پینے سے رکنا۔ اگر روزہ کے حالات میں بفر شروع

کیا تو اس روزہ کے چار دن ضروری ہے۔ مسافر و حائضہ۔ اور اسی طرح مجنون کو اس دن کی قضا کا ضروری ہے۔

از شروع درال روز روزه واجب نشود لیکن اگر نذر کرد روزه این ایام را یا روزه تمام سال

ان دنوں میں سے کسی دن میں روزہ شروع کیا جائے تو روزہ واجب نہ ہوگا لیکن اگر ان دنوں کے روزوں کی نذر کرے یا سال بھر کے روزوں کی نیت

را در ہر دو صورت دریں روزها افطار کند و قضا کند و اگر روزہ داشت عاصی شود لیکن

کرے دنوں صورتوں میں ان دنوں میں افطار کرے اور قضا کرے اور اگر روزہ رکے تو گنہگار ہوگا مگر اس

نذر از ذمہ ساقط شود و قضایا یافتہ۔ در حدیث آمدہ ہر کہ بعد رمضان در شوال

کے ذمہ ساقط ہوگا اور قضا لازم نہ ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رمضان شریف کے

شش روزہ دارد گویا کہ تمام سال روزہ داشته باشد بعض علماء گفته اند کہ شش روزہ

بہر مزید چھ روزے شوال میں رکھے تو گویا اس نے سال بھر روزے رکھے رسالہ ہے کہ روزہ کا قرب ہے گا، بعض علماء فرماتے ہیں کہ شوال کے

در شوال متفرق دارد متصل عید الفطر ندارد تا شبہ نصاریٰ نشود لہذا متصل را مکروہ داشته اند

یہ روزے عید الفطر کے متصل نہیں بلکہ متفرق رکھے تاکہ عیسائیوں سے مشابہت نہ ہو لہذا وہ متصل رکھنے کو مکروہ قرار دیتے

و فتویٰ بر آنست کہ مکروہ نیست و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شعبان اکثر روزہ داشته و در

ایں لمزنی اس پر ہے کہ مکروہ نہیں کیونکہ عید کے دن کی وجہ سے رمضان کے روزوں سے اتصال باقی نہ رہا، رسول اکرم شعبان کے زیادہ حصہ میں

بعض احادیث بعد نصف شعبان از روزہ نبی آمدہ بہجت آنکہ ضعف مانع صوم رمضان نہ

روزے رکھنے اور بعض احادیث میں نصف شعبان کے بعد روزہ کی مخالفت اس وجہ سے کہ ضعف کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں

شود۔ مسئلہ۔ در ہر ماہ روزہ داشتن مسنون است گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

رکاوٹ پیدا نہ ہو ہر ماہ تین روزے رکھنا مسنون ہے محمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض

روزہ ایام بیض سیزدہم چہارم پانزدہم داشتہ و گاہے اول ماہ و گاہے آخر ماہ و گاہے در

کے روزے یا تیرہویں یا چارہویں یا پندرہویں تاریخ میں روزے رکھتے اور کبھی مہینہ کے شروع میں اور کبھی مہینہ کے آخر میں اور کبھی

ہر عشرہ یک روزہ و گاہے پنجشنبہ و دوشنبہ و پنجشنبہ یا دوشنبہ و پنجشنبہ و

ہر عشرہ میں ایک دن اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات یا پیر اور جمعرات اور

دوشنبہ و گاہے در یک ماہ شنبہ یکشنبہ دوشنبہ و در ماہ دوم شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

پیر اور کبھی ایک ماہ میں پچھترہ روزے اور دس گز مہینہ میں منگل و جمعرات

نہ نشود چنانچہ اس کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہے بلکہ شروع کرنے سے جب واجب ہوتا ہے جبکہ شروع کرنا درست ہو۔ دوسرے صورت۔ یعنی خاص ان دنوں روزے

کی نذر یا پورے سال کے روزے کی نذر جس میں یہ دن بھی داخل ہو گئے نہ ہو کہ تمام سال چلانے لکھا ہے ہر ایک کا قرب دس گنا ہے۔ اس کی نذر سے ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنے

سے دس مہینوں کے روزوں کا قرب مل گیا سب دو ماہ باقی ہے۔ اگرچہ دنوں میں روزے رکھے گا تو اس گنے کے حساب سے ساتھ دن یعنی دو ماہ کا قرب مل جائے گا۔ لہذا یہ آدمی

گویا پورے سال کا روزہ دار ہے تہ کوہ نیست۔ عید کے دن کی وجہ سے اتصال ختم ہو جائیگا۔ تو نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ ہے بلکہ مختلف۔ اگر کوئی شخص عید کے دن کے

آخر شعبان میں روزے رکھے سے رمضان کے روزوں میں خلل نہیں پڑتا تو اس کے لیے کوئی نکتہ نہیں ہے۔ ایام بیض۔ یعنی وہ دن جن کی یاد میں چاند کی ہیں۔ در ہر عشرہ۔ یعنی چھپنے کے ہر دن

دن میں ایک روزہ۔ اس طرح مہینہ میں تین روزے ہو جائیں گے۔

روز عرفہ ہر کہ روزہ دارد دو سالہ گناہ او بخشیدہ شود سالے گزشتہ و سالے آئندہ و اگر کارند کہتے ہر شخص ذی الحجہ کی قربانی کا روزہ رکھے اس کے دوسرے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یعنی گزشتہ سال کے اور آنے والے سال کے

روز عاشورہ روزہ درو یک سالہ گزشتہ گناہ او بخشیدہ شود و مستحب آست کہ با عاشورہ اور اگر عرم کی دوسری کاوش (عاشورہ) کا روزہ رکھے تو سال بھر کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مستحب یہ ہے کہ عاشورہ کے

یک روز نفل یا یک روز بعد ازاں روزہ داشتہ باشد و روزہ روز جمعہ تہا نزد بعض روزہ کے ساتھ ایک دن تسبیح یا ایک دن بعد روزہ رکھا جائے (تا کہ یہ دوسرے مشابہت نہ ہو) بعض علماء کے نزدیک تنہا جمعہ

عمل مکروہ است و نزد ابی حنیفہ و محمد مکروہ نیست مسئلہ صوم دہر و صوم وصال مکروہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک مکروہ نہیں ہے صوم دہر (مگر کاندہ نہ) اور صوم وصال

است و بہترین صیام صیام داؤد است کہ یک روز روزہ دارد و یک روز افطار کند بشرطیکہ پہلے روز نہ رکھا کرے۔ روزہ رکھنے کا بہترین طریقہ حضرت داؤد کے روزہ رکھنے کا ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے بشرطیکہ

مداومت برآں تواند کرد کہ عبادت دوام بہتر است مسئلہ زن را بدون اذن شوہر و بندہ کہ اس پر بیعتی ممکن ہو کہ عبادت پر دوام و پیشگی بہتر ہے عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اور غلام

را بدون اذن مالک روزہ نفل نہ پید داشت۔

کو مالک کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھنا چاہئے

فصل۔ اعتکاف در مسجد عبادت است و در مسجد جامع اولیٰ و واجب می شود اعتکاف

مسجد میں اعتکاف عبادت ہے اور جامع مسجد میں زیادہ بہتر ہے اعتکاف کی نذر کر لی جائے

بہ نذر و آل عبارت است از ماندن در مسجد بہ نیت اعتکاف و اقل آل یک روز است تو واجب ہو جاتا ہے اعتکاف سے اراد مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ضررنا اور اس کی کم سے کم وقت امام ابو حنیفہ

نزد امام اعظم و اکثر روز نزد ابی یوسف و یک ساعت نزد محمد و اعتکاف کے نزدیک ایک دن ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک دن کا اکثر حصہ اور امام محمد کے نزدیک ایک ساعت (مگر ذی)

لہ روز عرفہ یعنی ذی الحجہ کی قربانی کا روزہ۔ عاشورہ۔ عرم کی دوسری قربانی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو یہ دو کاوشورہ کا روزہ رکھتے تو دعوت فرمایا کہ اس دن کے روزہ کا کیا سبب ہے۔ یہ سنے بنا کہ حضرت موسیٰ کو فرعون سے اس دن نجات ملی تھی اور فرعون اسی دن کو عرم میں قربان تھا حضرت موسیٰ اس دن شکرانہ کا روزہ رکھتے تھے۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ میرے ہم عصر ہی نے یہاں حضرت موسیٰ کے آثار کا کھنڈا ہے۔ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور صائم کی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر جب مدینہ کے روزہ کے عزم ہو گئے تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ اختیار ہی ہے۔ جو چاہے رکھے نہ یک روز نفل۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر آئندہ سال روزہ درو عرم کی دوسری کاوشی روزہ رکھوں گا۔ صوم دہر یعنی تمام سو سو سال روزہ کے رکھنا۔ صوم وصال یعنی ایک روزہ افطار کے بغیر دوسرا روزہ شروع کر دیا۔ صیام داؤد حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک دن چھ روزہ رکھا کرتے تھے نہ مداومت۔ پیشگی نہ دوام۔ یعنی وہ عبادت میں کی انسان پابندی کر کے۔ شاید داشت غفلت کے متحمل ہیں مثنوں کے حق کا اعتبار نہیں نفل کی ادائیگی سے مگر بندوں کے حقوق تک ہیں تو نفل کی ادائیگی درست نہیں۔ دیکھو یہی جس میں مثنیٰ وقتہ جماعت جاتی ہو۔ اعتکاف کے لیے سب سے بہتر مسجد حرام ہے۔ پھر مسجد نبوی، پھر بیت المقدس، پھر جامع مسجد۔ پھر وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ ہوتے ہیں۔

عشرۃ اخیرۃ رمضان سنت مؤکدہ است در روزہ در اعتکاف واجب شرط است و

در رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے اور واجب اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور

ایچنین در نفل در روایت وزن در مسجد خانہ اعتکاف کت مسئلہ معتکف از مسجد

ایک روایت کے اعتبار سے نفل اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے اور عورت کو مسجد (مکرر) میں اعتکاف کرے مختلف مسجد سے پانچ

بر نیاید مگر برائے بول و غلط یا نماز جمعہ در وقتیکہ جمعہ با سنت تراں یافت و در مسجد

پیشاب اور نماز جمعہ کے علاوہ کے لیے باہر نہ آئے اور نماز جمعہ کے لیے ایسے وقت پہنچے کہ جو سے قبل کی سنت پڑھ سکے اور جامع مسجد

جامع زیادہ ازاں درنگ نہ کند و اگر درنگ کرد اعتکاف فاسد شود۔ مسئلہ۔ اگر معتکف

میں زیادہ دیر نہ ٹھکے اگر تاخیر کرے تب بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا اگر اعتکاف

بے عذر یک ساعت از مسجد برآمد اعتکاف فاسد شد و نزد صاحبین تاکہ اکثر روز

کرنے والا بلا عذر ایک ساعت مسجد سے باہر رہا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک تو حقیقہ

بسیرون مسجد نباشد فاسد نشود و خوردن و نوشیدن و خفتن و بیع و شراء بدون

دن کے اکثر حصہ میں مسجد سے باہر نہ رہے اعتکاف فاسد نہ ہوگا کھانا پینا اور سونا اور مسلمان مسجد میں لائے بغیر خرید و

احضار متاع معتکف را جائز است نہ غیر معتکف را مسئلہ۔ معتکف را وطی

فروخت معتکف کے لئے جب تک کہ وہ معتکف کے علاوہ کے لئے مسجد میں جا کر نہیں معتکف کے لئے بہترین

و دواعی وطی حرام است و از وطی اگر چہ بہ شب باشد یا بہ فراموشی باشد

اور دواعی وطی (بہترین) پر آمادہ کرنے والے کام مثلاً بوسہ وغیرہ حرام ہیں بہترین غواہات میں ہو یا بھول کر جو اعتکاف فاسد

اعتکاف فاسد شود و از مس و قبلہ اگر انزال کند اعتکاف فاسد شود و الا نہ در

ہو جائے گا اور پھولے اور برسہ پینے سے اگر انزال ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہوگا ورنہ نہیں اعتکاف

اعتکاف سکوت بالکلیہ مکروہ است و کلام بیہودہ مکروہ ترکلام بخیر کند مسئلہ۔ اگر

میں بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے اور بے ہودہ و فحش کلام زیادہ باعث گناہت ہے اعتکاف میں چھ کلام کر کے رہیں کی بات کرے و گناہت کرے اگر

بے مشیت مکروہ۔ یعنی اپنی بہترین شے سے اگر ایک نئے بھی اعتکاف کر لیا تو سب سبکدوش ہو جائیں گے ورنہ سب ملامت کے مستحق ہوں گے۔ واجب۔ یعنی

جس اعتکاف کی نذر ہو وہ بدو نہ دے کہ ادا نہ ہوگا۔ مسجد خانہ۔ اگر گھر میں مسجد بنی ہوئی نہ ہو تو گھر کے کسی گوشے کو منتخب کر کے اعتکاف کرے نہ بول پیشاب

غائط۔ پانچ۔ با سنت۔ یعنی جمعہ مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ پہلی سنتیں ادا کر سکے اور بعد کی سنتوں کے لیے بھی طہر کر سکتے ہیں۔ فاسد شد۔ یعنی اگر اس نے اعتکاف

شروع کرتے وقت ان چیزوں کے نکلنے کی نیت نہ کی ہو اور اعتکاف واجب ہو۔ بیع و شراء وغیرہ فروخت کرنا۔ غیر معتکف۔ یعنی اس کو غریب و فروخت کسی طرح جائز

نہیں۔ دواعی وطی۔ جیسے دوسرے۔ کھانا۔ قبلہ۔ بوسہ و آواز۔ یعنی اگر انزال نہیں ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا یا کسی طرح سوئے ہوئے ہانے کی حاجت ہو جائے

بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ سکوت بالکلیہ۔ بالکل چپ رہنا۔ بدو دوسری قوموں میں میں ایک قسم کا اندازہ ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کلام بخیر۔ ہر شے کہ

قرآن پڑھے۔ حدیث کا مطالعہ کرے۔ دین کی باتیں کرتا ہے۔ شبہات۔ وہاں اگر نذر کرتے وقت ان کا اشتہار دیا ہے تو ان میں داخل نہ ہوں گی حد جیسے کلام اللہ پڑھنا

یا حدیث و فقہ یا درود و تسبیح وغیرہ۔

اصطیاط از وقوع در حرام و مکروہ از ضروریات اسلام است۔

حرام و مکروہ میں مبتلا نہ ہو جائیں ضروریات اسلام میں سے ہے

فصل۔ در خوردن۔ خوردن شیتہ یعنی جانورے کہ بخود مُردہ باشد و جانورے کہ آزار کا منہ

کھانے کے بیان میں۔ مُردہ کھانا یعنی وہ جانور کہ اپنے آپ مر گیا ہو اور وہ جانور جسے خیر کتابی کا فر

غیر کتابی ذبح کردہ باشد حرام است و همچنین جانورے کہ آں را مسلمان یا کتابی ذبح

لے ذبح کر دیا ہو حرام ہے اور اسی طرح وہ جانور کہ اسے مسلمان یا کتابی (یہودی یا عیسائی) نے

مکروہ باشد و عمدًا بسم اللہ ترک کردہ باشد حرام است و اگر بہ نسیان ترک کردہ باشد

ذبح کیا ہو اور قصداً بسم اللہ ترک کر دی ہو حرام ہے اور اگر بھول سے ترک ہو گئی تو

نزد مالک حرام است و نزد امام اعظم حلال است مسئلہ خوردن دندہ از چہار پانگان

ام مالک کے نزدیک حرام اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے چہاڑوں اور بندوں، دندوں میں سے

دیرندگان اگر چہ کھتا رہو باہ باشد و فیل و غر و استر و غرند ہائے زمین مثل موش

دھانڈیلے اور چھیلوں کے ذریعے شکار کئے والے جانوروں کا کھانا خواہ وہ بھجور اور بھڑی ہوں اور باغی و دگرہا و چمچ اور زمین کے اند بھوں میں

اہلی و دشتی و ابن عرس وغیرہ حشرات چوں زنبور و سنگ پشت و مانند آں جانورے کہ

رہنے والے جانور مثلاً چوہا، مچھلی، بچھنے والا اور بھولا وغیرہ حشرات از زمین بچھڑے و جانور مثلاً بھڑ اور کھجور اور ان کے مانند اور

غالب قوت وے نجاست باشد حرام است و زاغ کہ دانہ و نجاست ہر دومی خورد مکروہ است

وہ جانور جن کی زیادہ تر غذا نجاست ہو حرام ہے اور کتا کہ نجاست اور دانہ دونوں کھاتا ہے اس کا کھانا مکروہ ہے

اسب حلال است و نزد امام اعظم مکروہ و زراعت کہ فقط دانہ می خورد و غر و گش

مکروہا حلال ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور کھیتی پر رہنے والا کتا کہ حصی دانہ کھاتا ہے اور غر و گش

و دیگر حیوانات بری حلال اند و از حیوانات دریا نزد امام اعظم سوائے ماہی بجمیع اقسام خود

اور دوسرے خشکی کے جانور حلال ہیں اور دریائی جانوروں میں سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک مچھلی کے علاوہ کسی قسم کا جانور

نہ جیتے۔ مُردہ، پھنسا والا، غول، نمونہ، ہڈی سے گر کر مرنے والا جانور، شکر کا ذائقہ کھا ہوا، ذائقہ کے نام کے سوا کسی اور نام سے نہ لکھا گیا ہو اجماعی قرار کے حکم میں داخل ہے نہ بیرون کتابی۔

جیسے انکس، پست، بہت پست، مُردہ، غول، ذائقہ، اہلیان کی حالت میں اس طور پر ہر تہہ کے کسی جانور پر سے اسٹس لینے کی نالی۔ کھانا پینا جلنے کی نالی وہ دونوں نہیں

جو خون کی ہیں بسم اللہ اللہ کر کے کائی جائیں۔ مسجد کی حالت میں (جیسے شکار، جان کے کسی حصہ میں رقم لگا دینا، ذائقہ کھا جائیگا۔ طراست و راز کے حکم میں ہے کہ دندہ از

چہاڑا لگان۔ چہاڑوں میں دندہ وہ کہلے ہیں جو اچھی کیسیں کے ذریعے دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ ہندوگان۔ ہندوں میں دندہ وہ کہلائی گئے جو بچے کے ذریعے

دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ موش اگرچہ بچے سے کھدے ہیں شکار نہیں کرتے۔ لہذا حلال ہے۔ کھتا۔ بھولا۔ دھولا۔ قر۔ یعنی پالتو کھتا۔ جنگل گر خر حلال ہے۔

استر بھولا۔ غرند کھاتے ہیں۔ وہ جانور جو زمین میں بڑی رہتے ہیں۔ ابن عرس۔ بھولا۔ زنبور۔ بھولا۔ سنگ پشت۔ کھجور۔ قوت۔ غذا کے زراعت کی حیثیت کا کوا۔ وہ کوہرام

ہے جو صرف نجاست پر گزارہ کرتا ہے۔ بڑی خشکی کے بچنے والے۔ ماہی بجمیع اقسام۔ مچھلی کی تمام قسمیں خواہ چھکے دار ہوں یا نہ ہوں۔

وافراط منوع است مسئلہ استعمال ظروف طلا و نقرہ بر مرد و زن حرام است مسئلہ

مسئلوں ہے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں سب پر حرام ہے

شراب انگوری از آب خام انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است بہ نجاست

انگور کی شراب جو انگور سے خام (بغیر جو شیش دینے والے) عرق کی ہو اور وہ نشہ آور اور جھاگدار ہو جیسے ترودہ ناپاک اور

غلیظہ و حرام است قطعی منکر آل کا فر است و شرابے کہ از خمرائے ترسانند یا از کھمش

نجاست غلیظہ اور بلا شہرہ باطل شراب ہے ایسے حرام جو نیگا انگار کرنا والا کافر ہے اور تر جھولوں سے بنائی جانے والی شراب (تقیع) یا

کہ مسکر شود و کف آرد و طلاء کہ آب انگور بہزند چوں کمتر از دوشلث نشک شود بگذار و

کھمش سے کہ نشہ آور اور جھاگدار ہو جیسے اور انگور کے عرق کو پکا کر بنائی جانے والی شراب (جیسے طلا کہتے ہیں) کہ جب وہ نہائی سے کم عرق ہو جاتا ہے تو

تا مسکر شود و کف آرد ایں قسم نجس است بنجاست خفیفہ و بھنجیں دیگر اثر بہ

پھر ڈھیلے ہیں تاکہ نشہ آور اور جھاگ دار ہو جیسے یہ تینوں قسمیں نجاست خفیفہ و بھنجیں کے ساتھ نجس ہیں اسی طرح دوسری بھری یا

از تمر یا زبیب بعد پختن یا از عسل یا انجیر یا گندم یا جو یا جوار و غیر آل آنچہ مسکر باشد و بھنجیں

منقہ کر پکانے کے بعد یا شہد یا انجیر یا جھمیں یا گندم یا جو یا جوار وغیرہ سے تیار کی جانے والی شرابیں جو نشہ آور ہوں

مثلث غنبی کہ آب انگور بعد پختن یک ثلث باقی ماندہ باشد ایں ہمہ مسکرات نزد امام محمد

ہیں اسی طرح وہ شراب جو (عرق) انگور سے اس طرح بنائے ہیں کہ پختے کے بعد ایک تہائی باقی رہ جاتی ہے یہ سب نشہ آور اور امام محمد کے

حرام است اگرچہ یک قطرہ ازان خورد نجس است بنجاست خفیفہ رسول فرمود صلی اللہ

زودیک حرام ہیں اگرچہ ایک قطرہ بھی ان کا پیتے اور یہ نجاست خفیفہ کے ساتھ نجس ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ہرچہ کثیر آل مسکر آرد قطرہ ازان حرام است و ہرچہ مسکرات خمر است

کا ارشاد ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اور جو بجز نشہ آور جو وہ شراب ہے۔

یعنی ہجو خمر است در حرمت و نجاست و نزد امام ابی حنیفہ سوائے چہار شراب سابقہ

یعنی حرمت اور نجاست میں شراب کی طرح ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان چار شرابوں (تقیع، مسکر، طلا، غلاب) شراب

دعا میں موقوف کرنا اور مگر ان کے کھانے اور پینے میں کوئی حرج نہیں۔ جب کوئی دھار کھانے والا نہیں۔ اس میں داخل

ہے۔ صفحہ ہذا میں ظروف طلا و نقرہ۔ سونے چاندی کے برتن کہ آب خام انگور۔ انگور کا بدون پوش دیا ہوا عرق مسکر۔ نشہ لائے والا کف۔ جھاگ۔ حرام است

اگر اس میں خمر یا صحرابی لیا جائے یا نشہ دہی چڑھا ہو تو پینے والے کو کوڑے لگاتے جائیں گے کہ خمرائے تر۔ جھولوں کو جھنگ کر بغیر پکانے کے شراب تیار کرتے ہیں اس کو

تقیع کہتے ہیں۔ طلا۔ وہ شراب جو انگور کے عرق سے بنائی جاتی ہے۔ اس عرق کو پکا کر آدھے سے دو یا زیادہ خشک کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو دھوپ میں دیکھتے ہیں جب اس میں

پوش آتا ہے تو وہ نشہ آور ہو جاتا ہے۔ ہر قسم۔ یعنی مسکر، تقیع، طلا، اثر، شرابیں کہ عسل، شہد، مثلث غنبی یعنی وہ شراب جو انگور کے عرق سے اس طرح بنائی جاتی

کہ عرق کو پکا کر دو تہائی خشک کر دیا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے مسکرات۔ نشہ آور چیزیں۔ ہرچہ۔ یعنی جو ایسی نشہ آور چیز ہو کہ اس کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ ہو جائے

اس کے چند قطرے بھی حرام ہیں اور جو نشہ آور چیز ہے وہ شراب ہے مثلاً چہار شراب۔ مسکر، تقیع، طلا اور وہ شراب جو انگور کے عرق سے بغیر پکانے

جائے۔ سابقہ۔ جن کا ذکر پہلے گویا۔

از اثر بہ لائحہ آچنہ بقصد بہو خورد حرام است و اگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن

انہوی کے علاوہ وہ مشروبات جن کا ذکر ہمیں ہوا فروغ و کھیل کی غرض سے ہونا حرام ہے اور قوت حاصل کرنے کے لیے ہے تو جائز ہے لیکن

ابن قول امام متروک است و فتویٰ بر قول محمد است مسئلہ از حشر بیسج نفع گرفتن جائز

ام ابو حنیفہ کا یہ قول متروک ہے اور امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے کہ یہ بھی حرام ہیں شراب سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا جائز نہیں

نہست پس چہار پایہ را ہم از ان تداوی نباید کرد و طفل را ہم دادہ نشود و در مہم زخم

لذا کچھ اور چہ پایہ کر بھی اس میں سے بطور دوا نہ دینی چاہئے اور زخم کے مہم میں

ہم نینداختہ شود۔ مسئلہ وقت خوردن طعام و آب سنت آنست کہ اول بسم اللہ

بھی نہ ڈالنی چاہئے کھانا کھاتے وقت اور پانی پیتے وقت سب سے پہلے کہ بسم اللہ کہے اور آخر

گوید و آخر ش الحمد للہ و اول و آخر دست بشوید و آب بہ سہ کرت بخوشد ہر بار

میں الحمد للہ کہے اور اول و آخر دست دھوئے اور تین بار پانی چہ ہر مرتبہ

بسم اللہ و الحمد للہ گوید مسئلہ شیر اسب بسبب سکو و بول ماکول اللحم حرام است

بسم اللہ اور الحمد للہ کہے گھڑی کا دودھ نشے کے سبب حرام ہے اور حلال جانوروں کا پیشاب بھی حرام ہے

مسئلہ گوشت کہ از مسلمان یا کتبی خریدہ شود حلال است و آنکہ از بت پرست خریدہ

وہ گوشت جو مسلمان یا کتبی سے خریدیا جائے حلال ہے اور بت پرست سے خریدیا

شود حرام است مسئلہ بر قبول ہدیہ قول عبد و امۃ و طفل مقبول است مسئلہ اگر

جائے والا گوشت حرام ہے یہ قبول کرنے میں غلام اور باندی اور عیسائی کا قول (کہ مثلاً یہ غلام دوست ہے) قابل قبول ہے اگر

عادل بطہارت یا تنجاست آب خبر دہ قبول کردہ شود و اگر فاسق یا ستور الحال نجاست

عادل و نقد شخص پانی کے پاک یا ناپاک ہونے کی اطلاع دے تو وہ قبول کی جائے گی اور اگر فاسق یا ایسا شخص جس کا حال بدلتا رہے جو

آب خبر دہ تحریمی کند و بہ غالب رائے عمل کند پسترا اگر در غلبہ ظن صادق داند آب اریختہ

اور عادل ہونے یا نہ ہونے کی خبر جس پانی کے ناپاک ہوئی اطلاع دے تو وہ قبول کرے غالب رائے پر عمل کرے اس کے بعد اگر غالب گمان اس کے کچھ ہونے

تیمم کند و اگر در غلبہ ظن کاذب داند وضو و تیمم ہر دو اگر کند بہتر باشد و الا وضو

کا جو کو پانی کو اگر اگر تیمم کرے اور اگر غالب گمان کے مطابق جھڑا جو تو وضو اور تیمم دونوں کر پانا زیادہ بہتر ہے اور (صرف وضو)

لے لائحہ جن کا ہمیں ذکر آیا یعنی دیگر اثر بہ کے ماتحت۔ تو کھیل۔ متروک۔ ناقابل عمل بلکہ نفع۔ خواہ استعمال کے ذریعہ۔ تداوی۔ دوا کرتا۔ بسم اللہ۔

زور سے کہہ کر دوسرے بھی عمل کریں۔ سہ کرت۔ تین مرتبہ۔ بول ماکول اللحم۔ ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ کتبی۔ جو قوم کسی آسانی کتاب کو مانتی ہے۔

حرام۔ اگر شرک پر مانتے کہ میں یہ گوشت مسلمان سے خرید کر لایا ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے کہ بر قبول۔ یعنی اگر کوئی دزدی کا بچہ یا غلام یہ کہے کہ یہ میرا ہمارے قتل دوست کے

بیہما ہے تو اس کا قول صحیح ہے۔ عادل۔ یعنی جو فاسق نہ ہو۔ فاسق۔ جو گناہ کی رو سے ستور الحال۔ جس کی حالت معلوم نہ ہو کہ اس سے ہم اس کو عادل یا فاسق نہ کہ

سکیں۔ تحریمی۔ تنبیہ بات نہ کرنا۔ غالب رائے۔ جس بات کا زیادہ خیال ہو۔ تیمم۔ اس خیال سے کہ شاید خبر دینے والا سچا اور پانی ناپاک ہو۔

کنہ مسئلہ از بندہ تاجر قبول ضیافت جائز باشد و مگر فتن پارچہ یا زیر نقد یا غلہ بدوین
 قلمہ تاجر کے غلام کی ضیافت قبول کرنا جائز ہے اور اس سے کھڑا یا نقد روپے یا نقد اس کے

اجازت مولیٰ جائز نیست۔ مسئلہ قبول ضیافت و ہدیہ امرائے ظالم و زور رقاصہ
 آقا کی اجازت کے بغیر قبول کرنا جائز نہیں ہے ضیافت اور ہدیہ ظالم حاکموں اور رقاصہ اور

و مغنیہ و نائجہ کہ اکثر مال او از حرام باشد جائز نیست و اگر داند کہ اکثر مال او
 مغنیہ (گاہی زوال حرام) اور نہیں کوئے والی اس کے دیر پے گانے والی اسے کہ اس کے مال کا بیشتر حصہ حرام ہو قبول کرنا جائز نہیں ہے اور اگر

از حلال است جائز است۔

اس کے مال کے اکثر حصہ کے حلال ہونے سے آگاہ ہو تو حرام اور ضیافت قبول کرنا جائز ہے۔

فصل۔ در لباس۔ پارچہ پوشیدن بقدر ستر عورت و دفع سرما و گرمائی مہلک
 لباس کے بیان میں۔ کپڑے پہننا ان حصوں کو چھانے کے بقدر جن کا چھانا ضروری ہے (ستر عورت) اور جن سے ہلاک کرنے

فرض است و زیادہ ازاں برائے زینت مامور و اظہار نعمت خدا و ادائے شکر مستحب
 دینی سروری اور مگر کسی سے بچاؤ ہو سکے فرض ہے اور اس سے زیادہ زینت شرعی میں (جس زینت کا مدخل) امر فرمایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت

است و مسنون آنت کہ لباس انگشت نما نہ پوشد و دامن دراز تا نصف ساق باشد
 کا اہتمام اور ادائے شکر مستحب ہے مسنون ایسا لباس پہننا کہ اس کی طرف انگشت نمای نہ ہو اور دامن نصف پٹائی تک لہا

و دامن تا شتالنگ جائز است و فروتم ازاں حرام است و شملہ یک و جب نیت
 اور تخمینہ سے اوپر تک جائز ہے اور تخمینہ سے نیچا حرام ہے اور شملہ (عمامہ) کا پس پشت ٹٹکے والا کٹا رہا

شنت مستحب است و زیادہ تکلف در لباس بنا بر اسراف و تکبر حرام است یا مکروہ
 شنت مستحب ہے اور لباس میں فضول غریبی اور تکبر کے باعث زیادہ تکلف حرام یا مکروہ ہے اور اگر اسراف (فضول غریبی) اور تکبر کی

و بدوین آل مباح است مسئلہ مصفر و مزعفر مردان را حرام است نہ زمان
 بنا نہ ہو تو مباح (جائز) ہے قسم کے پھون اور عفران سے رنگے ہونے پڑنے مردوں کے لئے حرام ہیں عورتوں کے

لے ہر بندہ۔ جو کچھ کہوں کو عونا مالک کی طرف سے صاف دہی کی اجازت ہوتی ہے۔ ہر چیز کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے ظالم۔ جو ہر حکومت کر رہے ہیں۔ مقررہ نہ چنے والی۔
 مغنیہ۔ گانے والی تاکہ وہ کچھ پیش کرنے والی جس کا بعض ملکوں میں رواج ہے۔ جائز نیست۔ چ نکو اس کی کافی حلال نہیں۔ از حلال است۔ یعنی ان کا نہ تو پیشوں کے علاوہ اور
 کوئی آمدنی بھی ہے اور وہ زیادہ ہے۔ لباس۔ سونے صرف کا لباس انبیاء کی سنت ہے۔ جس کے پہنے حضرت سلمان نے صرف کا لباس پہنا ہے۔ فرض است۔ یعنی ایسا لباس
 پہننا فرض ہے جو مہلک سروری یا گرمی سے بچانے کے۔ تا حد آٹھ روزے فرمایا کہ انسان کو ایسا لباس پہننا چاہئے جس سے انسان پر خدا کی نعمتوں کا اظہار ہو۔ لہذا باوجود اچھا لباس
 میسر نہ آئے کہ خوب لباس اختیار کرنا سب نہیں ہے۔ آٹھ روزے بسا اوقات کئی کئی ہزار روپے کی چادر بھی زیب تن فرمائی ہے اور جب نہیں ہے تو بوند کا لباس بھی پہنا ہے۔
 شہ انگشت نما۔ یعنی ایسا لباس جس کی طرف انگلی کی انگوٹھیں آئیں۔ دامن۔ یعنی نہ بند یا یا نیمار نصف پٹائی تک ہر شنت ہے اور تخمینہ سے اوپر تک جائز ہے لیکن اگر تخمینہ سے
 یا اس سے نیچے ہو جائے تو حرام ہے۔ شملہ۔ عمامہ کا وہ کٹا رہ جو کچھ بچھے دکھایا جاتا ہے۔ جب۔ بالشت۔ بعض عمارت نے نصف کریم اور بعض نے پوری کریم کی اجازت
 دی ہے۔ ہڈی آں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ انسان میں وہ لباس پہن کر تکبر پیدا نہ ہو کہ مصفر۔ وہ کپڑا جو سب کے پھون میں رنگا ہوا ہو۔ مزعفر۔ وہ کپڑا جو زعفران میں
 رنگا گیا ہو۔

را و برویت رنگ شرخ مرداں را مطلقا مکروه است مگر مختلط مثل سوسی مسئلہ۔	لے جائز ہیں اور ایک روایت کی رو سے شرخ رنگ مرداں کے لئے مطلقا مکروه ہے لیکن شرخ رنگ کے دھدی دھکا کم سوسی ایک طرح کا صاف چمکا ہوا
پارچہ کہ تار و پود آں ابریشم باشد زناں را حلال است و مرداں را حرام است مگر مقدار	ساجہ وہ پود جس کا تار یا ابریشم کا جو مردوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے ابتر چار انگشت
چهار انگشت چوں علم و آنچه پود آں ابریشم و تار آں از پنبہ یا صوف باشد در حرب جائز	کی مقدار مسئلہ کھادی (یہ جائز ہے) اور وہ پود جس کا تار یا پنبہ کا اور تار یا صوف (انہما کا جو جنگ میں جائز ہے
است و آنچه پود آں از پنبہ است و تار آں ابریشم مشروع است در ہر حال جائز است	اور جس کا تار یا صوف اور تار یا پنبہ کا جو وہ مشروع اور ہر صورت جائز ہے
مسئلہ از پارچہ ابریشمی خالص فرش و تکیہ ساختن جائز است نزد امام اعظم و نزو	خالص ابریشمی پڑنے کا فرش اور تکیہ بنانا جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام
صاحبین جائز نیست مسئلہ زناں را زیور زرد و نقرہ پوشیدن جائز است و مرداں را	اور امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں مردوں کو سونے اور چاندی کا زیور پہنانا جب کہ انہما اور مردوں کو پہننا جائز
جائز نیست مگر انگشتری و نقرہ و کندن زرد گرد نگینہ مسئلہ بستن دندان شکستہ بہ تار نقرہ	نہیں ہے مگر چاندی کی انگڑی اور تار نقرہ چاندی کا زیور پہنانا جائز ہے شکستہ دندان کو چاندی کے تاروں سے
جائز است نہ بہ تار زرد و زرد صاحبین بہ تار زرد ہم جائز است مسئلہ انگشتری از آہن و	باندھنا جائز اور سونے کے تاروں سے بنانا جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک سونے کے تاروں سے بھی جائز ہے ایسے اور پتھر اور کاشی کی
سنگ و روئیں جائز نیست مسئلہ بادشاہ و قاضی را انگشتری برائے مہر داشتن	انگڑی جائز نہیں ہے بادشاہ اور قاضی کے لئے مہر کی خاطر انگڑی رکھنا مستحب
سنت است و دیگر اں را ترک آں افضل است مسئلہ طعام خوردن در ظرفی کہ کوشت	ہے اور دوسروں کے لئے اسے ترک کرنا افضل ہے ایسے برتن میں کھانا کھانا جس پر چاندی
نقرہ بر آں باشد و نشستن بر آں چیں کرسی جائز است بشرطیکہ از موضع نقرہ احتیاط	کا بیرون ہو اور ایسی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندی کی جگہ کے استعمال اور بیٹھنے سے احتیاط کرے اور امام ابو حنیفہ
کا بیرون ہو	لے مختلط و دھادی دار سوسی ایک قسم کا دھادی دار پود ہے تار و پود نامانہ ابریشم یعنی کڑے کا تار کردہ ابریشم کلم گندی پودہ نامانہ پودہ سوت
لے مختلط و دھادی دار سوسی ایک قسم کا دھادی دار پود ہے تار و پود نامانہ ابریشم یعنی کڑے کا تار کردہ ابریشم کلم گندی پودہ نامانہ پودہ سوت	عرب طوائف و تکیہ دروازاں کے پرانے بنائے جائز نہیں تہ انگشتری یعنی ہر سانسے چار ماٹھے سے زیادہ کی نہ ہو کندن زرد یعنی جنگ کا قطر صاحبین نقادی
عرب طوائف و تکیہ دروازاں کے پرانے بنائے جائز نہیں تہ انگشتری یعنی ہر سانسے چار ماٹھے سے زیادہ کی نہ ہو کندن زرد یعنی جنگ کا قطر صاحبین نقادی	قاضی خاں میں ہے اگر کسی کے دانتوں میں چائیں اور سونے کے تاروں سے ان کو جکڑا جائے تو ان کے نزدیک اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے امام ابو حنیفہ کا پہلا قول یہ ہے
قاضی خاں میں ہے اگر کسی کے دانتوں میں چائیں اور سونے کے تاروں سے ان کو جکڑا جائے تو ان کے نزدیک اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے امام ابو حنیفہ کا پہلا قول یہ ہے	لیکن دوسرے قول میں چاندی کے تار سے باندھنے کی ممانعت ہے سونے کے تار سے باندھنے کی ممانعت ہے روئیں کاشی کے سنت است جس شخص کو ہر در و انگڑی پہنے کی
لیکن دوسرے قول میں چاندی کے تار سے باندھنے کی ممانعت ہے سونے کے تار سے باندھنے کی ممانعت ہے روئیں کاشی کے سنت است جس شخص کو ہر در و انگڑی پہنے کی	ضرورت ہو اس کو ایسی ہاتھی کا پتھر یا مسطر پر منہا چاہئے کہ جنگ اندک طرف رہے کہ کوشت نقرہ چاندی کا بیرون اختیار نہ کرے اگر ہائی پچے کا کلاس ہے تو اس طرف
ضرورت ہو اس کو ایسی ہاتھی کا پتھر یا مسطر پر منہا چاہئے کہ جنگ اندک طرف رہے کہ کوشت نقرہ چاندی کا بیرون اختیار نہ کرے اگر ہائی پچے کا کلاس ہے تو اس طرف	منہ نہ لگائے جس طرف چاندی کا بیرون ہے نیز کسی کے اس حصے میں کو پھانے جہاں چاندی لگی ہوئی ہے

کند و زردابی یوسف مکروہ است و از محمدؐ دور روایت است۔ مسئلہ۔ طفل نر را پوشانیدن

نورک مکروہ ہے اور امام محمدؐ سے اس بات سے دور روایتیں ہیں لڑکے کو دیشم اور سونا

حریر و زرد عرام است۔ فصل در وطی و دواعی آل مسئلہ جلع کردن با زن منکوحہ و مملوکہ خود در

پننا حرام ہے جمہوری اور جمہوری پر اٹھارے والی پیریں اپنی منکوحہ اور مملوکہ عورت کے

ذکر یا در حالت حیض حرام است مسئلہ۔ لواطت حرام است قطعی منکر

ساتھ ذکر یا باغاد کے ساتھ میں دلی کرنا یا حالت حیض میں دلی کرنا حرام ہے لواطت لڑکوں سے بہ طفل، بلا شک و شبہ حرام ہے اس کی

حرمت آل کافر است۔ مسئلہ دیدن زن اجنبیہ را یا آمدن راجہ شہوت حرام است

حرمت کا منکر کا ہے اجنبیہ (غیر منکرہ و غیر مملوکہ عورت) یا آمد (چند پیش لاکا) کر شہوت سے دیکھنا حرام

و چھینیں دست با جنبیہ بہ شہوت رسانیدن و از پا حرکت نامشروع کردن در حدیث

ہے اور اسی طرح اجنبیہ کو شہوت سے چھونا اور پاؤں سے ناجائز حرکت کا ارتکاب حرام ہے حدیث شریف

آمدہ کہ زنائے چشم نظر است و زنائے دست گرفتن و زنائے قدم راه رفتن و

میں ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا چھونا اور پاؤں کا زنا اس ارادہ سے چلنا اور

زنائے زبان سخن گفتن و فرج تصدیق و تمکذیب آنہامی کند مسئلہ نظر کردن بہ

زبان کا زنا ایسی گفتگو ہے اور شہوتہ زنا کرنے یا نہ کرنے پر ان کی تصدیق یا تمکذیب کرنا ہے کسی کے اس حصہ

عورت دیگرے حرام است مگر عند الضرورة بقدر ضرورت بہ بنید چوں طیب یا ختمہ

ہن کو دیکھنا جس کا پریشیدہ لکنا ضروری ہے حرام ہے اپنے ضرورت بقدر ضرورت دیکھ سکتا ہے شفا طیب یا ختمہ

کنندہ یا قابلاً یا حقنہ کنندہ و مرد را از مرد سوائے عورت دیدن جائز است یعنی از ناف

کرنے والا یا دایہ یا حقنہ کرنے والا اور مرد کو مرد کے اس حصہ کے علاوہ جس کا چھونا ضروری ہے دیکھنا جائز ہے یعنی

تا زانو نہ بنید وزن را ہم از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست و دیگر بدن دیدن جائز

ناف سے لے کر گھٹنے تک نہ دیکھے اور عورت کا عورت کو بھی ناف سے لے کر گھٹنے تک دیکھنا جائز نہیں اور اس کے علاوہ کو دیکھنا جائز

لے دور روایت۔ یعنی ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ ہے اور ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ نہیں ہے کہ طفل نر۔ لاکا۔ جانی کا بچہ ہی مکہ ہے دلی۔ جمہوری کرنا

و داعی آن۔ وہ عورتیں جو جمہوری کی رغبت پیدا کریں۔ منکوحہ جس عورت کا نکاح ہوا ہو۔ منکوحہ۔ یعنی نڈی۔ در۔ پاخانہ کا مقام۔ لواطت۔ لڑکوں کے ساتھ اعضاء کرنا

زن اجنبیہ۔ یعنی جو عورت نہ ہو۔ آمد۔ زور لاکا جس کے دائمی کو بچہ نہ نکلی ہو کہ شہوت رسانیدن۔ یعنی شہوت کے ساتھ ہاتھ سے چھونا۔ نامشروع۔ ناجائز۔ نظر

است۔ یعنی شہوت سے دیکھنا۔ آہ رفتن۔ یعنی شہوت سے جانا۔ سخن گفتن۔ یعنی شہوت کی باتیں کرنا۔ تصدیق۔ یعنی اگر نیکہ ذکر یا نیکہ ذکر کا زنا نہ ہو عورت۔ یعنی بدن کا حصہ

جس کا چھونا ضروری ہے۔ عند الضرورة۔ یعنی مجبوری میں۔ طیب۔ اگر بیکہ یا ڈاکٹر کو علاج کرنے کے لئے دیکھنا ضروری ہے۔ عند کنندہ۔ کو اعلیٰ پیناب گاہ۔ یعنی اور چھوٹی پنے

کی کہ قابلاً۔ والی جو بچہ بناتی ہے۔ حقنہ۔ پاخانہ کے مقام میں پکاری چڑھانا۔ چھو کر مرد کو کاجی عورت ہے۔ جائز است۔ جائز عورت کے بدن کا یہ حصہ دوسری عورت

بے عورت نہیں ہے۔

است و همچنین زن را از مرد اگر شهوت نباشد و در حالت شهوت اصلاً نہ بیند و مرد را از

ہے اور اسی طرح عورت کو مرد کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کے علاوہ کو دیکھنا درست ہے بشرطیکہ شهوت نہ ہو اور شهوت کی

زن اجنبیہ اصلاً دیدن جائز نیست مگر زن کے برائے حوائج بيسروں می آید روئے و

حالت میں بالکل نہ دیکھے اور مرد کا اجنبیہ عورت کو دیکھنا بالکل جائز نہیں لیکن وہ عورت جو ضروریات کی خاطر باہر آئی ہے اس کا بجز اور

دو دست او دیدن جائز است اگر شهوت نباشد و الا جائز نیست در قرآن آمدہ ہو اے

اتھ دیکھنا جس کا ہے بشرطیکہ شهوت نہ ہو ورنہ جائز نہیں قرآن شریف میں ہے کہ دیکھنے لے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردان مسلماناں را کہ از زناں چشم پوشند و فروج را نگاہ دارند و بگو زنان

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مردوں سے کہ وہ عورتوں کو نہ دیکھیں اور شرکاء ہوں کی مخالفت کریں (فتا ذکون) اور فرماؤ

مسلماناں را کہ از مرداں چشم پوشند و فروج را نگاہ دارند و در حدیث

مسلمان عورتوں کو کہ نزدوں سے نظریہ چھپائیں اور ستر کا گاہ کی مخالفت کریں اور حدیث میں آیا

آمدہ کہ زن اجنبیہ را بشہوت بہ بیند سرب در چشم او روز قیامت ریختہ شود مسئلہ

ہے کہ جو شخص بی عورت کو شهوت کے ساتھ دیکھے قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں بيسر ڈالا جائیگا - مسئلہ

از زن منکوحہ و مملوکہ خود تمام بدن دیدن جائز است لیکن مستحب آنست کہ شرکاء نہ بیند و از زناں

اپنی منکوحہ بیوی اور مملوکہ باندی یا پورا بدن دیکھتے جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ شرکاء کو نہ دیکھے اور

محرمہ خود و از کینیز اجنبی سرور و ساق و بازو بہ بیند و کس کردن ہم جائز است اگر

وہ عورت جس سے نکاح کرنا حرام ہے اور اجنبی (کسی اور کی) باندی کا ستر اور بھیرہ اور پٹلی اور بازو دیکھ سکتا ہے اور چھڑا بھی جائز

از شهوت مامون باشد و شکم و پشت و ران نہ بیند و بندہ از مالک خود مثل اجنبی است

ہے بشرطیکہ شهوت مامون ہو اور پیٹ اور پیچھ اور ران نہ دیکھے غلام اپنی مالک کے لئے اجنبی کی طرح ہے اور مالک کے لئے اپنی مالک کے اندر بھیرہ کو چھڑ کر جسم کے

مسئلہ دیدن بہ سوئے زن اجنبیہ وقت ارادہ نکاح یا شرائے آل باوجود شهوت ہم

محرم کو دیکھنا جائز نہیں۔ اجنبیہ عورت کی طرف نکاح کے ارادہ کے وقت یا راندی کی خریداری کے قصد کے وقت شهوت کے باوجود بھی دیکھنا جائز ہے

جائز است و همچنین شاہد را نزد تحمل شہادت وادلے آل و حاکم را نزد حکم -

اسی طرح گواہ کو اس ارادہ سے دیکھنا کہ وہ قراءہت یا گواہی دے یا اسی طرح حاکم کو حکم کرتے وقت اجنبیہ کی طرف دیکھنا درست ہے۔

لے چھینیں۔ یعنی عورت بھی مرد کو بدن ناف سے ران تک کے سوا بدن شهوت کے دیکھ سکتی ہے۔ اصلاً یعنی بدن کا کوئی بھی حصہ حوائج حیات و آلاہ یعنی

اگر بھیرہ و پیچھ سے شہوت پیدا ہو تو اس کا دیکھنا بھی جائز ہے۔ فروج۔ شرکاء ہیں۔ نگاہ دارند یعنی زنا کریں۔ چشم پوشند نہ دیکھیں۔ ستر۔ بيسر۔ مملوکہ کہ

غلام۔ یعنی وہ لڑکی جسے جیسے بستی جائز ہو لے نہ قید۔ شرم و حیا کے بھی خلاف ہے اور اس حرکت سے قوت حافظہ بھی کمزور ہوتی ہے۔ ساق۔ پٹلی۔ جس کو بدن

چھڑکا۔ اجنبی آہستہ۔ لہذا غلام اپنی مالک کے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دیکھ سکتا ہے جائز است۔ لیکن چھڑا جائز نہیں۔ قتل شہادت۔

یعنی اپنے آپ کو اس قابل نہ کرنا کہ گواہی دے سکے۔

حصہ پس اس کو نہ ارد و نواں ہاتھوں کے سوا باقی اعضاء مالک کا دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ۔ خوشہ و آختہ را حکم مرد است مسئلہ عزل از منکوحہ قرۃ یعنی منی بیرون

نمودن و غیرہ اگر داخل منکوحہ جائے اور اگر نہ داخل منکوحہ جائے حکم و کاسہ منکوحہ آزاد و بیعت منی منی با حصہ خارج کرنا تاکہ

انداختن تا علق نہ شود بے اذن او جائز نیست و اگر مملوکہ غیر منکوحہ او باشد بغیر

من و غیرے اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اور اگر دو سکنے کی ملک اس کی منکوحہ ہو تو اس کے کھنک

اذن سید او جائز نیست و از مملوکہ خود بے اذن جائز است مسئلہ اگر کسے کفیز را

اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے اور اپنی ملک سے بلا اجازت جائز ہے اگر کسی باندی کا

بشر یا ہبہ یا ارث یا مانند آل مالک شد وطی آں جائز نیست و نہ دواعی وطی تاکہ در

غریبے یا بطور ہبہ یا بطور وراثت و غیرہ ملنے کے باعث مالک ہو گیا تو اس سے اس وقت تک بہتری یا دوائی و ملی بہتری پر

ملک ادیک حیض کامل یافتہ شود و اگر صغیرہ یا آنسہ باشد بعد یک ماہ وطی جائز

اگرچہ ملے کام) جائز نہیں جب تک اس کی کیفیت نگراں نہ ہو حیض نہ گزر جائے اور اگر صغیرہ و نا بالغہ یا آنسہ (بچے یعنی زانیہ کی وجہ سے نکاح نہیں ہو سکتا) ایک ماہ بہتری

است مسئلہ اگر دو کفیز در ملک کسے باشند کہ نکاح آں ہر دو جمیع نتوان کرد آں

جائز ہے اگر ایسی دو باندیاں کسی کی ملکیت میں ہوں کہ انہیں ایک وقت نکاح میں نہ لے سکتا ہو (غیر ہوائی یا پھر بھی ہوگی) اور

کس اگر بایکے وطی کر دیکر بروے حرام باشد تاکہ آں را از ملک خود خارج کند یا

وہ ایک کے ساتھ بہتری ہو جائے تو دوسری اس پر حرام ہوگی وہ اس کو اپنی ملکیت سے بھلے (فروخت کر دے) یا کسی اور سے

نکاح کردہ دہد۔

اس کا نکاح کر دے۔

فصل۔ در کسب و تجارت و اجارہ۔ در حدیث آمدہ کہ طلب حلال فرض است بعد

کھانے اور تجارت و کسب کے بیان میں حدیث شریف میں ہے کہ حلال روزی چاہ کر اور فرائض کے بعد (خوشحال و خوش) فرض ہے

فرائض و بہترین کسب عمل دست خود است و اؤد علیہ السلام عمل از دست خود

اور بہترین کسب (دینی) دستکاری ہے حضرت «اؤد علیہ السلام» دستکاری کر کے کھاتا

می کر دومی خورد زہ می ساخت دیگر بیع مبرور بہتر است یعنی بیع کہ پاک باشد از

کرتے ہے اور زہ می بنایا کرتے ہے دوسرے بیع مبرور بہتر ہے یعنی ایسی بیع جو خالص (غریبی) اور کراہت سے

لے ہوئے ہو و جس کے پیش کا حکم کر دیا گیا ہو تاکہ دوسروں کے حق میں کوئی غلطی نہ ہو مرد است لہذا بیع وصال کی ملک اور مال کی جانتا ہے اس کے بعد یہ ضروری ہے۔

شرک۔ یعنی بہتری میں انزال کے وقت منکوحہ کو باہر نکال لینا عورت کی منی کے منکوحہ کو دوسرے کی لڑائی ہے جو اس کے نکاح میں ہے۔ لہذا ان۔ یعنی اس لڑائی سے بچنے کے

شرک و غریبی۔ (دوائی و ملی۔ برائینہ) کے لگانا۔ آنسہ عورت جس کو چاہے کہ جسے چاہے نہ آتا ہو۔ بہر گناہ۔ گناہ ماکہ تو یہ ہے جو نے کہ بہر۔ شرک کہ خداوند میں

ہوں یا کسی اور میں ہو جائی ہوں تاکہ دینی جیسے بہتری کی ہے نہ وہ۔ یعنی دو سکنے کے بعد ایک کے لیے غرض کہ جب تک کہ پہلی سے اس کے بہتری نہ جائز نہیں ہو جائی۔ دوسری اس کی

حرام ہے کہ۔ اچانکہ۔ فیکہ۔ علیہ دست۔ اچانکہ کہ دوسری سچے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے جسوں کی کاشت کی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زوجہ کا کام کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام

وہی کا کام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہزارہ کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پختے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار سے کرتے تھے۔ تیرہ۔ ہرے کی جان کا کرنا۔

فساد و کراہیت مسئلہ اگر بیع مال نہ باشد مثل میتہ یا خون یا حریج آں باطل است و

بالک و صاف ہو اگر خریدی کمی و ہزار مال نہ ہو مثلاً خرما و لہوٹن یا آزاد شخص اس کی بیع باطل ہے اور

بمچنین اگر مال باشد لیکن متقوم نہ باشد مانند پرندہ در ہوا یا ماہی در دریا و مانند خمر و

اسی طرح اگر مال غیر متقوم نہ ہو یعنی خریدار بوقت خریداری اس سے منتفع نہ ہو سکتا ہو مثلاً پرندہ در ہوا میں

خوک مسئلہ مال غیر متقوم اگر عوض رخت فروختہ شود بیع عرض فاسد باشد و بیع

اگر (اسی یا کچھ اور) میں اور خرٹ سرد و سرد ہو تو بیع باطل ہے۔ مال غیر متقوم اگر مردان کے عوض فروخت کیا جائے تو سادہ (درج و غیرہ) کی بیع

خمر و مانند آں باطل است مسئلہ از بیع باطل مشتری مالک نہ شود و از بیع فاسد

فاسد ہوئی اور شراب اور اس کی مانند کی بیع باطل ہے بیع باطل کے باعث خریدار مالک نہیں ہو سکتا اور بیع فاسد

بعد قبض مالک نہ ہو لیکن فسخ آں واجب است مسئلہ بیع شیر در پستان باطل

میں قبضہ کے بعد مالک ہو جاتا ہے مگر اس بیع کا فسخ کرنا واجب ہے حضوں میں دودھ کی بیع باطل ہے

است کہ مشکوک الوجود است احتمال است کہ ریح باشد مسئلہ بیع کہ انجام آں بمنزعت

کہ مشکوک الوجود ہے احتمال ہے کہ حضوں میں دودھ کے پھلنے ہوا ہو وہ بیع جس کا انجام نزاع ہو

کشد فاسد است چنانچہ بیع پشم بر پشت گوسفند یا چوب در سقف یا یک ذراع در

فاسد ہے چنانچہ اس اون کی بیع جو بکری کی پشت پر ہو یا وہ لکڑی جو بھت میں ہو یا کچھڑے میں

پارچہ یا باجل مجہول پس اگر مشتری فسخ بیع نہ کر دے و چوب از سقف جدا کر دے و ذراع از

ایک ذراع رکھ دے یا کچھڑا اساتے ہو یا پٹے دینے کا وقت غریبین و مجہول ہو لہذا اگر خریدار بیع فسخ نہ کرے اور لکڑی بھت سے الگ

ثوب یا اجل را مشتری ساقط کر دے بیع صحیح و لازم شد مسئلہ بیع بشرط فاسد فاسد است و

کرے اور ذراع ایک ہاتھ پٹرا، کپڑے (مٹائی) سے الگ کر دے یا خرچہ متروک کر ساقط کر دے تو بیع صحیح و لازم ہو جاتا ہے جس میں بیع فاسد شرط لگا کر بیع

اصولاً کر دے یا بیع متروک نہ ہو جس کی فساد و کراہت نہ ہو ——— صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم ——— یعنی نہ قیمت بچھنے والے کی حکیت میں نہ کسی فساد سے

کا خریدنے والا مالک ہو سکے مگر متقوم نہ ہو یعنی خریدنے والا خریداری کے وقت اس سے فائدہ و اضافہ نہ ہو اور شرط آپ کا خریدنا نہ ہو لیکن وہ فاسد یا باطل میں نہیں ہے بلکہ

اس میں پرکھ رہا ہے۔ فاسد آئندہ یعنی اگر اس مال کو فسخ کی ضرورت ہے لیکن غریبین کی حکیت ثابت ہو جائے کہ مشکوک الوجود وہ چیز جس کے ہونے نہ ہونے میں شک ہو

ریح آئندہ یعنی قضا میں دودھ نہ ہو بلکہ ہوا بھری ہو پشم۔ ان۔ جب کہ ان جانور کے بدن پر ہے تو اس کے کٹنے میں غریبین کا اختلاف ہو گا۔ بچھنے والا چاہے لاکھ لاکھ

خرچہ نہ دے اور فائدہ کٹنے کی کوشش کرے۔ سقف اس صحت میں اگر غریبین میں ہے تو غریبین میں اختلاف کا سبب ہو گا اور اگر غریبین میں ہے تو غریبین میں اختلاف کا سبب ہو گا۔ چوب کا کھینچنا بدعت ہے

واللہ کے حوالہ نقصان کے ممکن نہیں اس لیے بیع صحیح کی فاسد ہے بیک ذراع۔ پر سکہ کر کے کپڑے میں زیادہ داغ ہے اس لیے اس کے کٹنے کے بعد فائدہ اور کٹنے کی بدعت میں عونا

فرق ہوتا ہے۔ اصل یہ کہ غریبین میں دین کا وقت دینا ہو کہ اس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ کب آئے گا مثلاً موسم کی پہلی بارش کے شرط فاسد۔ یعنی کسی مال میں فاسد و شرط

کہہ دینے کی بدعت ہے عقدہ ہونے کی اس شرط کا ذکر کیا جاتا تو اس کا ساقط ہونے کی تصدیق نہ ہوتی اور اس میں بچھنے والا فائدہ ہو۔ مثلاً بچھنے والا یہ کہہ کر کہ میں چیز اس قیمت پر دوں گا

بشرط کہ تم مجھے خود خریدو میں دینا یا خریدنے والے کا فائدہ ہو مثلاً غریبین نے والا کہہ کر کہ میں چیز اس قیمت پر خریدوں گا یا اس چیز کا فائدہ

جو فروخت ہو رہی ہے اور وہ اپنے اپنے مطالب پر بیعتی ہو مثلاً یہ شرط ہو کہ اس مال سے خدمت نہ لی جائے گی۔

شرط فاسد آں است کہ مقتضائے عقد نباشد و در آں منفعت باشد بآلے ریا مشتری ریا

فاسد ہے فاسد شرط یہ ہے کہ مقتضائے عقد نہ ہو (یعنی معاملہ بیع کی صحت و عدم صحت سے اس کا تعلق نہ ہو) اور اس کے اندر فروخت کرنے والے

مبیع را کہ مستحق نفع باشد مسئلہ شرط کردن ملک مشتری مقتضائے عقد است پس فاسد

یا فاسد کی منفعت یا فروخت کی جائیداد کے لئے کا نفع اس سے ثابت ہو غریب کی ملکیت کی شرط (یعنی خریدنے والا شرط یہ کہتا ہو کہ میں اس شرط کے ساتھ یہ غریب راہیں

نیست و شرط آنکہ مشتری این جامہ را نہ فروشد اگرچہ مقتضائے عقد نیست لیکن در آں منفعت

کو یہ بری ملکیت ہوگی مقتضائے عقد ہے لہذا فاسد نہیں اور یہ شرط کہ خریدار اس جامہ نہ بیچے اگرچہ مقتضائے عقد نہیں مگر دونوں میں کسی کے لئے

کے نیست پس فاسد نیست و شرط آنکہ مشتری این اسپ را فرہ کند دریں منفعت

سود مند نہیں پس فاسد نہیں ہے اور یہ شرط کہ غریب را غلام کو منسب کرے اس میں غریب کردہ ہے

مبیع است لیکن انسان نیست کہ مستحق نفع باشد پس فاسد نیست چنانچہ شرط لغو است و

کا نفع ہے مگر غریب ہی فقیہ نے انسان نہیں کہ نفع اٹھائے اور حق کا مطالبہ کرے لہذا فاسد نہیں یہ شرط کہ غلام کو بیگار میں

بیع صحیح و شرط آنکہ بآلے یک ماہ در خانہ بیعہ سکونت کند دریں نفع بآلے است پس شرط فاسد

اور بیع صحیح ہے اور یہ شرط کہ فروخت کرنے والا فروخت کرنے والے کے گھر میں ایک ماہ رہائش کرے گا اس میں فروخت کرنے والے کا نفع

است و آنکہ بآلے این پارچہ را جامہ دوختہ دہد در آں نفع مشتری است نیز فاسد است و شرط

ہے پس شرط فاسد ہے اور یہ فروخت کرنے والا اس پر کسی کا جامہ سی کر دے اس میں غریب کا نفع ہے پس یہ بھی فاسد ہے اور یہ شرط

آنکہ عبد مبیع را مشتری آزاد کند دریں نفع مبیع است نیز فاسد است اذیں چنانچہ شرط بیع فاسد

کو غریب کردہ غلام کو خریدار آزاد کرے اس میں غریب کردہ ہے کا نفع ہے (پس یہ) بھی فاسد ہے اس طرح کی شرطوں سے بیع فاسد

شود زیادہ تفصیل مسائل بیع باطل و فاسد در کتب فقہ است اذیں بیوع اجتناب واجب

ہو جاتی ہے بیع فاسد اور باطل کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ اس قسم کی بیعوں سے احتراز ضروری

است مسئلہ ربو حرام است در بیع و قرض گناہ کبیرہ است منکر حرمت آں کافر است

ہے بیع میں سود حرام اور قرض میں گناہ کبیرہ ہے سود کی حرمت کا منکر کافر ہے

بدانکہ ربو دو قسم است یکے ربو نسبیہ یعنی نقد را بہ نسبیہ فروختن دوم ربو الفضل یعنی اندک

و واضح رہے کہ سود کی دو قسمیں ہیں (۱) ربو نسبیہ یعنی نقد کی بیع ادھار کے ساتھ کرنا (۲) ربو الفضل یعنی نقد کے

لئے فاسد نیست۔ یعنی اگر غریب کو کہیں اس شرط پر خریدا ہو کہ میں اس چیز کا مالک ہوں گا تو یہ شرط درست ہے اس لئے کہ یہ شرط مقتضائے عقد کے موافق ہے۔ اگر اس

شرط کو ذکر بھی کیا جاتا ہے تب بھی یہی صورت تھی کہ منفعت نیست۔ یعنی یہ شرط اگرچہ عقد کے مقتضائے خلاف ہے لیکن اس میں گناہ کا فائدہ ہے لیکن گناہ اپنے حق کے

مقابلہ کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ نفع باطل است۔ اور بیچنے والا اپنے حق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ نیز فاسد است۔ یعنی خریدار پر اس شرط پر خریدنے کا فروخت کرنے

والا اس پر کسی سے کہے۔ مبیع است۔ غلام کے آزاد ہو جانے میں غلام کا فائدہ ہے کہ اجتناب ربو۔ سود۔ حرام است۔ آنحضرتؐ نے سود کھانے،

کھلانے والے اور سودی کاروبار کے کتاب اور گناہ سب پر لعنت فرمائی ہے۔ ربو نسبیہ۔ ادھار کا سود۔ مثلاً کوئی شخص ادھار لیتا ہے اور اس کو یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ

بچنے میں نہ دے واپس لا کر دوئے آنحضرتؐ کے حسبِ مرتبہ دینا چاہئے۔ اب مثلاً وہ شخص کس ماہ بعد قرض ادا کرتا ہے تو اس کو پندرہ روپے واپس دینے ہوں گے

را بہ بسیار فروختن نزد امام اعظم اگر دو چیز یافتہ شود ہر دو قسم ربا حرام باشد یکے اتحاد کو زیادہ کے ساتھ (زیادہ کے بدلے) فروخت کرنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر دو چیزیں پائی جائیں یعنی دونوں کی بیس کا ایک ہونا اور

جنس دوم اتحاد قدر۔ قدر عبارت است از کیل یا وزن و اگر انہیں دو چیز یکے یافتہ آپ کی برابری تو یہ دونوں قسمیں ربا ہیں داخل احرام ہوگی مقدار اور ناپ کی برابری سے مراد یہ ہے کہ یہ جمانہ یا وزن یکساں ہوں اگر

شود ربا نسبیہ حرام باشد نہ ربا فضل پس اگر گندم را عوض گندم و نخود را عوض نخود یہ دونوں چیزیں پائی جائیں تو ربا نسبیہ حرام ہوگی ربا فضل حرام نہیں ہوگی لہذا اگر گندم کو گندم کے بدلے اور چنے کو چنے کے بدلے یا

یا جو را عوض جو یا زرد را عوض زرد یا آہن را عوض آہن فروختہ شود فضل و نسبیہ ہر دو جو کو جو کے بدلے یا سونے کو سونے کے بدلے لہے کو لہے کے بدلے بچا جائے تو ربا فضل اور ربا نسبیہ دونوں

حرام باشد کہ در ہر دو چیز اتحاد جنس و اتحاد قدر موجود است و اگر گندم را عوض نخود یا زرد حرام ہیں کیونکہ دونوں چیزیں جنس کا اتحاد اور مقدار (وزن) کا اتحاد موجود ہے اور اگر گندم کو چنے کے بدلے یا سونے

را عوض سیم یا آہن را عوض مس فروختہ شود فضل حلال باشد لیکن نسبیہ حرام کہ گندم کو چاندی کے بدلے یا لہے کو تانبہ کے بدلے فروخت کیا جائے تو ربا فضل حلال ہوگی لیکن ربا نسبیہ حرام کیونکہ گندم

و نخود ہر دو بیک کیل فروختہ می شوند و آہن و مس بیک میزان و سنجات و زر و نقرہ اور چنا دونوں ایک پیمانہ سے فروخت ہوتے ہیں اور دھما اور تانبہ ایک ترازو سے اور سونا اور چاندی ایک

بیک میزان و سنجات فروختہ می شوند اما جنس متحد نیست و اگر پارچہ گزی را بہ پارچہ ترازو اور باٹ سے فروخت ہوتے ہیں مگر جنس متحد (ایک) نہیں ہے اگر ٹکڑے حساب سے دیتے جائیں تو

گزی یا اسپ را عوض اسپ فروختہ شود نیز فضل حلال است و نسبیہ حرام کہ اتحاد جنس کوڑے کوڑے پٹے جانے والے کوڑے کے بدلے یا ٹھوڑے کو ٹھوڑے کے بدلے بچا جائے تب بھی ربا فضل بیع فضل حلال اور نسبیہ حرام ہے کیونکہ جنس

موجود است و کیل و وزن نیست و اگر ہر دو چیز یافتہ شود ہم فضل حلال باشد و ہم نسبیہ متحد موجود ہے اور کیل و ناپ کو دینا اور وزن میں اتحاد نہیں ہے اگر دونوں چیزیں نہ پائی جائیں تب بھی بیع فضل حلال ہوگی اور نسبیہ

مترجم و محشی کے لئے اگر کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں ہونے والے اُچار کے ساتھ ہوگی ربا فضل۔ ربا حرام کا سود۔ یعنی مثلاً ہاتھوں ہاتھ دس بیس گندم کے بدلے ہندہ بیس گندم لینا۔ (صغیر ہند) نے جنس مثلاً گندم۔ اگرچہ ان میں فرق ہو۔ ان کی جنس ایک ہے۔ قدر۔ یعنی آپ یا وزن مثلاً گندم اور اگرچہ ان کی جنس علیحدہ ہے لیکن ربا نہیں دونوں پیمانہ سے ناپ کو فروخت کیے جاتے تھے یا چاندی اور سونا اگرچہ ان کی جنس علیحدہ ہے لیکن دونوں وزن کے لئے فروخت کیے جاتے ہیں مثلاً ہر دو چیزیں جنس کی یکسانیت یا ناپ کی یکسانیت۔

حرام باشد۔ یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک چیز نقد ادا ہو دوسری ادھار۔ نہ ربا فضل۔ بل یہ ہو سکے گا کہ سیکہ کے مقابلہ میں دو چیزیں جائے۔ ہر دو حرام باشد۔ جو محفل چیزوں میں جنس اور ناپ کی یکسانیت ہے۔ لہذا مثلاً یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک تولہ چاندی کے عوض دو تولے چاندی لی جائے یا ایک تولہ کے عوض ایک تولہ سی چاندی جو یکساں ایک طرف سے نقد دوسری طرف سے ادھار ہوئے فضل حلال۔ یعنی ایک بیس گندم کے عوض دوسیر چنل کا لین وین جائز ہوگا۔ جو کو بیس دلی ہوئی ہے لہذا ایک بیس جائز ہوگی۔ نسبیہ حرام یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک جنس نقد ادا ہو دوسری ادھار ہو اس لیے دونوں میں قدر مشترک ہے۔ عرب میں دونوں ناپ کو فروخت ہوتی ہیں۔

راموچٹ نفع باشد حکم رہو دلد پس مقرض از مقروض قبول ضیافت نکند مگر بعبادت قدیم بلکہ در

شود کے حکم میں ہے۔ پس قرض دینے والے کو چاہئے کہ قرض دار کی ضیافت اور یہ قبول نہ کرے۔ ان اگر دونوں کے درمیان پہلے سے صلہ

سایہ دیوار او نشستن ہم مکروہ است۔ مسئلہ۔ ہنڈوی برائے خطرۂ را مکروہ است

کی علت یہ ہے کہ یہ تو محاذ کے قرض دار کی دکان کے ساتھ ہی بیٹھا ہی کر رہا ہے۔ راستہ کے خطرہ کی خاطر بھی ہنڈوی مکروہ ہے۔

اگر ہنڈوان در میان نہ باشد و اگر باشد در آن صورت حرام است و رہو مسئلہ۔ چنانچہ

بشرطیکہ ہنڈوی بنانے کی اجرت در میان میں نہ ہو اور اگر وہ در میان میں ہو تو اس صورت میں حرام ہے اور سود ہے جس طرح

از بیع فاسد و رہو احتراز باید کرد از اجارۂ فاسد ہم احتراز واجب است، حالت معقود

بیع فاسد اور رہو سے احتراز کرنا چاہئے اسی طرح اجارۂ فاسد سے بھی احتراز دینا ضروری ہے جس پر یہ معاملہ ہو

علیہ کہ پنازعت رساند اجارہ را فاسد کند و شرط فاسد نیز، اگر اجارہ کرد کہ امروز وہ

اس سے ناواقفیت نزاع تک پہنچا ہے اور اجارہ کو فاسد کرتی ہے اور شرط فاسد بھی اجارہ فاسد ہو جاتا ہے اگر اجارہ کیا کہ

سیر آد گندم بیک درم نان پوزم اجارہ فاسد شود مسئلہ۔ چیزے کہ از عمل اجیر حاصل شود

کو آج دس سیر بھوں کا آٹا ایک درہم دہائی کے بدلہ گاؤں کا اجارہ فاسد ہو جائیگا جو چیز کہ عمل اجیر (چیرے کا) سے حاصل ہو

بعضے ازاں اجرت مقرر کردن مفسد اجارہ است چنانچہ یک من گندم بخراسیاں

بعض لکھتے ہیں کہ اس میں اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے چنانچہ ایک من بھوں چکی دالے کو اس

دہر تا از آرد آل ربع در اجارۂ سائیدگی دہر دوسی آثار میدہ بگیرد یا ریسمان خام بہ

شرط کے ساتھ چھیننے کے لئے دینا کہ اس میں جو صفاتی آثار چھیننے کی اجرت اور بھوس آثار میدہ لے لے یا بکھا دھا کو پھڑا لے لے والے کو اس شرط

سفید باف داد بہ این شرط کہ سوم حصہ پارچہ در اجرت بافتن بدہر یا یک من

کے ساتھ دینا کہ پھڑے کا تہن بافتن حصہ لے لے کی اجرت میں دیدے یا ایک من بھوں گندے بد

گندم بر خر بار کرد تا دہلی باین شرط کہ ازاں غلہ چہارم حصہ در دہلی در اجورۂ حمالی بہ دہر

دہلی و ہماٹالے کے لئے اس شرط کے ساتھ لاونا کہ دہلی و ہماٹالے کو اس میں سے جو صفاتی غلہ بار برداری کی اجرت کے طور پر

دو گنہہ ملوے گا۔ لیکن یہ کہ ہے۔ یہی تم کا نہیں کہ ہر گاؤں کے ساتھ دوسری طرح کی کوئی چیز مثلاً چکر جس کے ساتھ دیتے ہو کہ اچھے قسم کے بھوں کا لاف

غراب قسم کے بھوں میں سے اس کے ہم وزن قرار دیا جائے اور غراب قسم کے آٹے بھوں کو جو کا عرض بنایا جائے کہ ان دونوں میں کی بیشی کوئی گنہہ نہیں ہے

(صفحہ ثانیہ موجب۔ سبب۔ مقرض دینے والا ضیافت۔ ہماٹالے۔ بجاواری۔ یعنی اس سے پیشین

سے قبل ہماٹالی جتنی چلی جائے تھی تو کچھ من کھائے نہیں ہے نہ ہنڈوی۔ مثلاً ایک تاجر کلکان دہلی میں ہے اور کلکتہ میں بھی ہے اور میں دہلی سے کلکتہ جاتا ہے اور اپنے ساتھ

دو پیر لیٹاں میں غلہ محسوس ہوتا ہے تو ہم نے اس تاجر کی دہلی والی کلکان پر دو پیر بیچ کر دیا اور اس کلکتہ کی دکان کے نام پر ایک غرابی مال کر لی جس کو ہنڈوی کہا جاتا ہے

نارودہ جو کلکتہ کی دکان پر ہسٹا کر ہم دیکھتے ہیں ہمارے اسے کے خطرے سے بچ جائے۔ مثلاً۔ ہنڈوی بنانے کی اجرت۔ حرام است۔ لیکن اگر دہلی والی دکان پر چائے کے

بیکٹے کے ساتھ کچھ پیسے بھی جمع کر دینے کلکتہ کی دکان پر اگر کچھ کی کہ ساتھ ہی چائے کا بیکٹہ مل گیا تو دوست ہو جائیگا کہ اجارہ دینا۔ شیک۔ مفرد علیہ۔ جس پر کا معاملہ پہلے

نارودہ کر دے۔ چنانکہ اس صورت میں ضرور ملاقت و کام دونوں میں کی گئیے گئے ہیں لہذا یہ اجارہ درست نہیں۔ اگر صرف کام میں جو یا وقت تب اجارہ صحیح ہے۔ اجرت

ایں اجارہ فاسد است مسئلہ۔ در اجارہ فاسدہ اجارہ مثل واجب شود لیکن زیادہ

دے گا تو یہ اجارہ فاسد ہے اجارہ فاسد میں اجرت مثل واجب ہوتی ہے مگر اجرت مثل زیادہ

از سببی ندادہ شود مسئلہ کہ کردن بائع در وزن مبیع یا مشتری در ثمن حرام است

ہوا تو مقدار کردہ اجرت سے زیادہ نہیں دی جائیگی فروخت کرنے والے کا فروخت کردہ شے کہ وزن کر کے (ناپ تول میں کی) دینا یا سہ پیار کا

حق تعالیٰ و تِلْكَ طِفْفَتَيْنِ ۝ فرمودہ۔ مسئلہ در ادا کردن ثمن مبیع وغیرہ دیون مجملہ مزدوری

ثمن (مقرر کردہ قیمت) میں کمی کرنا حرام ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے تِلْكَ طِفْفَتَيْنِ "فریبہ کردہ شے کی قیمت وغیرہ ادا کرنے کے بیان میں وہ قرض جس کا

مزدور بے عذر تاخیر کردن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود درنگ کردن غنی ظلم

فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوا اور مزدور کی مزدوری میں غدر کے بغیر تاخیر کرنا حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مال دار کا کسی کے حق کی

است و مزدور را اجرت دہید پیش از آنکہ عرق او خشک شود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

ادا بھیگی میں دیر کرنا اور مال غلام ہے مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہوئے سے پہلے دینی چاہئے (یعنی جلدی) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

چوں دین ادا کر دے زیادہ از قدر واجب دادے بجائے نیم و سق یک و سق و بجائے

جب قرض ادا فرمائے تو واجب مقدار سے زیادہ ادا فرمائے آدھے و سق (ایک طرح کا بیجانہ) کی جگہ ایک و سق

یک و سق دو و سق دادے دی فرمود کہ ایں قدر حق تست و ایں قدر افزونی از من

اور ایک و سق کی جگہ دو و سق عطا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد ہوتا کہ یہ حق تیرا (قرض دینے والے کا) ہے اور یہ اضافہ میری طرف سے

است ایں زیادہ دادن بے شرط بلو نیست جائز است بلکہ مستحب است مسئلہ غدر و

ہے بلا شرط کے یہ اضافہ شود نہیں جائز ہے بلکہ مستحب ہے دھوکہ کرنا

فریب و کذب کسب حلال را حرام سازد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در بازار تودہ گندم دید

جھوٹا اند و مدہ خلانی سے کسب حلال حرام ہوا کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں گندم کا ڈھیر دیکھا

چوں دست مبارک در آن فرو کرد اندرون تودہ گندم تر بود منہ و کسلیں چسیت بائع

جب دست مبارک گندم میں ڈالا تو ڈھیر کے اندر کے گندم بھیٹے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہ کیسا ہے؟ فروخت

گفت کہ باران بوسے رسیدہ بود فرمود کہ گندم تر بالائے تودہ چرانہ کر دی ہر کہ

کریم اللہ نے کہا کہ یہ بارش سے بھیگ گئے تھے ارشاد ہوا کہ بھیگے ہوئے گندم ڈھیر کے اوپر نہیں نہ گئے جو نقص

نہ اجارہ مثل۔ یعنی اس جیسے کام کی مزدوری۔ ستمی۔ یعنی وہ مزدوری جو باہمی طے ہوئی حق۔ کہ کم کرتے بائع۔ یعنی بیچنے والا سوداگر کہ تول کر دے۔ یا مشتری یعنی خریدار

جس چیز کے عوض سودا خرید رہا ہے وہ کم کر دے نہ وہی لطفین۔ کہ میں وہی کرنا ان کے لئے ہلاکت ہے۔ ثمن مبیع۔ سودے کی قیمت۔ دیون مجملہ۔ وہ قرض

جس کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ بے عذر۔ یعنی مدد کی مجبوری کے غرض خواہ ادائیگی میں تاخیر کرنا حرام ہے۔ درنگ کردن۔ یعنی مال دار اگر کسی کا حق دینے میں مال

مثل کو تودہ غلام ہے نہ عرق۔ پسینہ نہ و سق۔ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع کوئی سی تول کے سیکے سابق تین ہیرہ چھانک کا ہے۔ بے شرط۔ یعنی اہل

سعاد میں بڑھوتری شرط کے طریقے پر طے ہوتی ہو۔ غدر۔ مدہ خلانی۔ قریب۔ دھوکہ دی۔ تودہ۔ ڈھیر

غریب دہ مسلمانان را از ثانیست مسئلہ سماحت یعنی از حق خود در گزر کردن در بیع و

مسلمانان کو غریب دے وہ ہمیں سے نہیں چشم پوشی یعنی غریب و فروخت اور قرض کی دوسریابی اور اس مسئلہ میں

شراء و اولائے دین و تقاضائے آل مستحب است مسئلہ اگر مشتری بعد تمام عقد بیع

تقاضی پلے حق سے درگزر کرنا مستحب ہے اگر غریب نے والا عقد بیع مکمل ہوئے

از خریدن پشیمان شد و بائع بخاطر او اقالہ بیع کند حق تعالیٰ گناہان بائع را بیا مزد-

کے بعد عقد بیع پر غرض مند ہو اور بچھٹے اور فروخت کریم الا اسی خاطر بیع کا اقالہ کرے اور فروخت کر دے وہاں سے کہ بیچے وہاں سے کہے تو اگر فروخت کرے

مسئلہ در بیع مراجعہ کہ بائع از خریدن سابق باضافہ سوا یہ مثلاً بفروشد و بیع تولیہ کہ

دائے کے قیام کی نفوذ فرمائیگا۔ بیع مراجعہ ہے کہ فروخت کرنے والا بچھٹے میں وہ چیز غریبی ہو اس میں کچھ اضافہ کر کے فروخت کرے بیع تولیہ

بہاں قیمت سابق بفروشد قیمت سابق بلا تفاوت گھٹن واجب است و اگر بر مبیع

ہے کہ اسی سابق قیمت پر بیچ دے سابق قیمت بلا فرق بنا دینا ضروری ہے اور اگر غریب کر دے

سوائے قیمت مانع سابق اجرت خالی یا قصاری خرج شدہ باشد آل را با قیمت ضم کند

پر قیمت کے علاوہ مثلاً اضافے یا اجرت کی زیادہ خرچ ہوئی ہو تو وہ اصل قیمت میں شامل کرے

و بگوید کہ این قدر زہن بریں رخت خرج شدہ است و بگوید کہ ہاں قدر زہن غریہ ام تا

ہوئے بکے کہ میری اتنی رقم اس سامان پر خرچ ہوئی ہے اور یہ بھی کہ دے کہ میں نے اتنے ہی خرچہ کی ہے

کاذب نباشد مسئلہ اگر شخصے یک پارچہ مثلاً بہ وہ درم فروخت کرد و ہنوز مبلغ

بہ کہ جرم قرار نہ پائے کوئی نقص ایک پکڑا مثلاً دس درہم میں فروخت کرے اور وہ بھی خریدار نے قیمت

شمن مشتری بہ بائع نہ دادہ بائع ہماں پارچہ را از مشتری بہ پنج درم غریہ یا آل پارچہ را با

فروخت کنندہ کے حوالہ نہ کی جو کہ فروخت کرے والا (پھر) وہی پکڑا خریدار سے بائع درہم میں غریہ لے یا وہ پکڑا دوسرے

پارچہ دیگر بہ وہ درم خرید ایں بیع صحیح نہ باشد کہ در حکم ربا است مسئلہ بیع منقول

پکڑے کے ساتھ دس درہم میں غریہ لے تو یہ بیع صحیح نہیں اور ربا (سودا کے حکم میں ہوگی) ایسی چیز جو ایک

لے نہ قیمت۔ یعنی ہمسلمان کو دھوکہ نہ دہم مسلمانوں میں ٹھہرے اس کا شرکافوں کے ساتھ ہوگا سماحت۔ چشم پوشی۔ مستحب است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

در شدہ فرمایا ایک شخص جو دو گن کو خرچ کرے گا اس نے اپنے ملازم کو یہ حکم دیا کہ اگر مقررہ مبلغ دست ہو تو اس سے دو گن کرنا شاید اللہ تعالیٰ قیامت کے روز

بہلے نہ گناہوں سے بھی دو گن فرمادے۔ چنانچہ اس کے منہ کے بعد حق تعالیٰ نے اس کو سبب فرمایا اور بخش دیا کہ اقالہ بیع۔ سودا پس لے لینا اور وہاں سے کہنا یا بیع

مدرست شریف میں آپ نے عرض فرمایا کہ اگر غریب کو پشیمان ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرنے کا مژکہ۔ وہ معاف جس میں مثلاً بیچنے

وہ ایک آنہ دہرہ اصل غریب پر بیع سے فروخت کرے۔ تو کہ۔ وہ معاف جس میں بیچنے والا دام کے دام فروخت کرے کہ تفاوت۔ فرق۔ گناہ اجرت خالی۔ برہم ہٹا کر لے

کی اجرت۔ قطع نہی۔ دھوکہ نہی۔ ضم کند۔ ملاوے۔ خرچ نہ است۔ یعنی خرچ نہ لگا کر یہ کہ یہ چیز مجھے اتنے میں بی بی ہے۔ یہ نہ کہ میں نے اتنے میں غریبی ہے۔

بیع شمن۔ قیمت کا دہرہ۔ پارچہ دو پکڑے میں پہلے دامن سے گھٹا کر دامن میں غریہ سے پہلے سودے کے ساتھ اور سودا ملا کر پہلے دامن سے غریہ سے پہلے سودا است۔ لیکن

اگر پہلا معاد شدہ دامن کے عوض ہوا تھا دوبارہ معاد کی اور سامان کے عوض ہوا جو تو پھر سودا ہے۔ منقول۔ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے۔

پیش از قبض صحیح نیست اگر کیلی بشرط کیل خرید مشتری از بائع کیل کردہ گرفت پست

جو سے دوسری جگہ منتقل کی جائے اس کی بیع بعض سے بطل میم نہیں ہے اگر بیعانہ سے ناپ کردی جائز والی ہے بیعانہ سے ناپ کرنے کی شرط پر خریدی

بدست دیگرے بشرط کیل فروخت مشتری ثانی را ازاں طعام مبیع خوردن یا بدست کے دیگر

اور خریدار نے فروخت کرنے والے سے ناپ کر لیا اس کے بعد دوسرے کے ہاتھ بیعانہ سے ناپ کرنے کی شرط کے ساتھ بیچ دی تو دوسرے خریدار

فروختن جائز نیست تاکہ باز کیل نکند و کیل اول کافی نیست احتیاطاً برائے آنکہ مبادا

کو اس خرید کردہ شے میں سے کھانا کسی لود کے ہاتھ فروخت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک دوبارہ ناپ نہ لے اور بیعانہ سے بچھلے

چیزے در کیل زیادہ برآید و مال بائع باشد مسئلہ بخش حرام است۔ بخش آنست کہ

ناپ چکا تھا وہ احتیاطاً کافی نہیں کیونکہ بیعانہ ہو کر بیچ بیعانہ میں زیادہ ہو اور دوسرا نہ بیچے فروخت کنندہ کا مال ہو۔ بخش حرام ہے بخش یہ ہے کہ کوئی

کے بدون قصد خرید خود را خریدار نموده قیمت مبیع زیادہ گوید تاکہ دیگر مشتری

شخص خریداری کے ارادہ کے بغیر اپنے کو خریدار ظاہر کے مبیع و فروخت کی جائز الیٰ کی قیمت نیا دے تاکہ دوسرا خریدار دھوکہ میں آ جائے۔

فریب خورد۔ مسئلہ اگر مسلمان نے خریدی کند و نرخ شخص می کند یا پیغام زنے دادہ

اگر کوئی سدان خریدنے کی غرض سے بھاڑے کر رہا ہو اور دوسرا نرخ طے کرنے لگے یا کسی صورت

دیگر برآں برآمد پیغام خود دہد ایں معنی مکروہ است تا وقتیکہ معاملہ خریدار اول درست

کو نکاح کا پیغام دیا ہو اور دوسرا غرض درمیان میں اپنا پیغام دیدے تو یہ عمل مکروہ ہے تا وقتیکہ پہلے خریدار کا معاملہ درست

شود یا موقوف ماند۔ مسئلہ کاروان غلہ را اگر کے از شہر برآمدہ طاقات کند و

ہو یا ختم ہو جائے کوئی شخص شہر سے باہر غلہ کے قافلہ (واوچ) لے کر سارا غلہ

تمام غلہ را خرید نماید ایں را تلقی جلب گویند اگر ایں معنی اہل شہر را مضر باشد

مضر نہ لے جیسے تعلق جلب کہتے ہیں اگر یہ عمل شہر والوں کے لئے باعث مضر ہو

ممنوع باشد و اگر مضر نہ باشد جائز باشد مگر در صورتیکہ نرخ شہر را بر کارواں ہلوشیدہ

نرخ ہوگا اور اگر مضر نہ ہو حسب نرخ ہوگا لیکن شہر کا بھاڑ قافلہ والوں سے ہلوشیدہ رکے کر معاملہ

دارد کہ ایں فریب مکروہ است۔ مسئلہ اگر شہری متاع کارواں را نرخ گراں کردہ

کرنا دھوکہ دہی اور مکروہ ہے اگر شہر کا باشندہ قافلہ والوں کا سامان (غذہ و غیرہ) گراں نرخ

لے پیش از قبض۔ یعنی جب تک خریدار اس چیز کو قبضہ میں نہ لے۔ اہل گراں میں یا سامان خریدار سے قبضہ کرنے سے پہلے ہی فروخت کر سکتا ہے۔ کیلی بشرط کیل خرید

جس میں اس طرح خرید کرے کہ ایک دہے میں ایک صاع کیل کردہ گرفت۔ یعنی صاع سے ناپ کر کہیں کیل مشتری ثانی۔ دوسرا خریدار طعام مبیع۔ یعنی فروخت شدہ چیزوں۔

نہ کیل آول۔ یعنی وہ بیانیہ پہلے معاملہ میں جی۔ اہل بائع۔ جو خریدار کو ایک صاع کا ٹک ہو ہے۔ بخشی۔ یہ وہی صورت ہے جو ام خورد سے بیام کرنے والے کو سنے

ہیں کہ فروض خرید کر کے چیز کی ہولی میں اضافہ کر دیتے ہیں تاکہ نرخ شخص می کند۔ یعنی بھاڑے کر رہا ہے۔ بیام زنے۔ یعنی کسی صورت سے شئی کر رہا ہے۔ موقوف ماند۔ یعنی

معاملہ ٹوٹ جاتے۔ تعلق جلب۔ غلہ کے لئے قافلہ سے شہر کے باہر جا کر معاملہ کر لینا۔ مضر باشد۔ شہر میں غلہ کی کمی ہے اور اس طرح خرید کر شہری لوگوں کو تکلیف پہنچانے

تہ فریب۔ قافلہ والوں کو دھوکہ دینا ہے۔ اگر شہری۔ یعنی اگر شہریوں غلہ کی کمی ہے اور شہر کا کوئی باشندہ یہاں قافلہ گراں کر کے فروخت کرتا ہے تو مکروہ ہے۔

بند کر دیا از شہر کے دیگر خریدہ آورد و بند کرد احتکار نیست مسئلہ بادشاہ و حاکم را
یا کسی اور شہر سے خرید کر لائے اور بند کر کے رکھ لے تو یہ احتکار نہیں ہے بادشاہ اور حاکم کو

نرخ کردن مکروہ است مگر وقتیکہ بقالان در گرانی غلہ بسیار تعدی نمایند در آل
نرخ مقرر کرنا مکروہ ہے البتہ اگر بے دیا سہری فروشن و غیرہ نقد کران کرنے میں مد سے بڑھ جائیں تو اس صورت

صورت بمشورت دانیاں نرخ کنند۔

بھاؤ کا تجربہ رکھنے والے لوگوں سے مشورہ کر کے نرخ مقرر کرنے کو مضائقہ نہیں۔

فصل۔ در متفرقات و آداب معاشرت و حقوق الناس و گناہاں۔ مسابقت در

متفرقات اور آداب معاشرت اور لوگوں کے حقوق اور حق ہوں کے بیسان میں تیسرا اندازی اور

تیرا اندازی یا در دو ایندن اسپاں یا بشتراں یا خراں یا استراں جائز است و

محور دوڑ یا اونٹن یا گھوڑوں یا بچوں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا اور مسابقت

اگر برائے پیش روندہ چیزے مقرر کردہ اگر از یک جانب باشد جائز است و از

جائز ہے اگر بازی لے جانے والے کے لئے کوئی چیز مقرر کر دی اور یہ ایک جانب سے ہو تو جائز ہے اور دونوں

جانبین حرام است مگر آنکہ یک شخص ثالث در میاں باشد و گفتہ شود کہ اگر یکے بر

طرف سے حرام ہے ہاں اگر ایک تیسرا شخص بیچ میں ہو اور کہا جائے کہ اگر تیسرا دونوں سے

دو کس پیش رود ایں قدر باد دادہ شود و اگر دو کس پیش روند دریں صورت از ثالث

آئے بھی نہیں تیسرا وہ دونوں سے اتنے پیسے دینگے اور اگر دونوں تیسرے سے بازی لے گئے تو تیسرے سے انہیں

بھیج نہ گرفتہ شود و ازاں دو کس ہر کہ پیش رود از دیگر بگیرد و دریں صورت ایں سابقہ

بھیج لینے کا حق نہ ہوگا اور ان دونوں میں سے جو بازی لے گیا وہ دوسرے سے لے گا اور اس صورت میں یہ مسابقت

و ایں مقرر کردن انعام جائز است و حلال لیکن آنچہ برائے پیش روندہ مقرر کردہ اند

اور یہ انعام مقرر کرنا حسب نواز و حلال ہے مگر جو کچھ بازی لے جانے والے کے لئے مقرر

واجب نمی شود و مواخذہ آن نمی رسد و همچنین جائز است کہ امیر مردم لشکر را بگوید

کب ہو وہ واجب نہ ہوگا اور زبردستی اس کے وصول کرنے کا حق نہ ہوگا اسی طرح یہ جائز ہے کہ سردار لشکر سے

کہ ہر کہ پیش رود ایں قدر بوسے بد ہم و ہمچنین حکم است در آنکہ دو طالب علم در مسئلہ

کے کہ جو آئے بڑھ گیا اسے اتنی مقدار انعام دی جائے گی اور اسی طرح ان دو طالب علموں کا حکم ہے کہ کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف

نہ ہونے تک ان میں سے جو پہلے نرخ مقرر کرنا جاقول بنے نہ ہو۔ مسئلہ ہواور دانیوں میں وہ لوگ جو غلط کر رہے ہوں۔ مسابقت بازی لے جانا۔ دو اندیشہ اسپاں محور دوڑ۔ اگر ایک جانب لے

شود ایک وقت ہر عوام است چونکہ جوا ہوا یک وقت نہیں ثالث۔ مسئلہ میں آدمی محور دوڑ کر رہا ہو کہ شہر انورید آگے نکل گیا تو غرضاً وہ دونوں ایک ایک روپیہ ایسے دیئے گئے اور اگر وہ

بجگہ و گناہ نہ کیا ہو اور غرضاً اس سے بھی کچھ رو گیا وہ دوسرے کو ایک سو روپے لے گیا یعنی زیادہ دوسری غرضاً یہ سابقہ بازی ہوئے وہ بھی غرضاً وصول نہ ہو چکیں۔ یہی ایک وقت نرخ

اختلاف کنند و خواہند کہ با استاد رجوع آرند و برائے کسے کہ حکم او موافق حکم استاد

کرتے ہوئے استاد سے رجوع کرنا چاہیں اور دونوں میں جس کے حق میں استاد کا فیصلہ ہو اس پر کوئی

افتہ چیز سے مقرر کنند مسئلہ ولیمہ نکاح سُنت است و کسے کہ دعوت کردہ شود

چیز مقرر کریں (کردہ دی جائے گی) نکاح کا ولیمہ مسنون ہے اور جس شخص کی دعوت ولیمہ کی جائے

باید کہ قبول کند و اگر بے عذر قبول نہ کند آثم شود مسئلہ از طعام دعوت چیز سے

اسے قبول کرنا چاہئے اور اگر بلا عذر قبول نہ کرے تو گنہگار ہوگا کھانے کی دعوت میں سے کوئی چیز

بخانہ خود نیارد و ہم بٹائل نہ دہد مگر بہ اجازت مالک و اگر داند کہ آنجا لہو یا

پنہ نہ دے اور سائل کو بھی بلا اجازت مالک نہ دے اور اگر وہاں خمر و لعب ہو یا

سرود است حاضر نہ شود و دعوت قبول نہ کند و اگر بعد آمدن لہو ظاهر شد

کھانے، پینے کا علم ہو تو دعوت قبول نہ کرے اور حاضر نہ ہو اور اگر حاضر ہونے کے بعد لہو ظاهر ہو

اگر قدرت منع دارد منع کند و اگر نہ پس اگر مقتدا باشد یا لہو در مجلس طعام باشد

اگر منع کی طاقت ہے تو منع کرے اور اگر نہیں ہے اگر پیشوا ہو یا کھانے کی مجلس میں ہو و لعب ہے

نہ نشیند امام اعظم فرمودہ کہ بدار بتلا شدم پس صبر کردم یعنی پیش از مقتدا

تر نہ بیٹھے (اگر عام آدمی ہو اور کھانے کی مجلس میں ہو و لعب ہو تو بیٹھ جائے) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ سختی ہونے سے قبل میں اس میں

شدن مسئلہ سرود حرام است کہ باز دارندہ است از ذکر الہی و مہیج شہوت است

شدن ہوا اور میں نے اس پر (ذکر بلا طریقہ صحیح) گانا گایا حرام ہے کیونکہ یہ ذکر الہی سے روکتا اور شہوت بھڑکا کر گناہوں کی طرف لے

بسوئے معاصی اگر در حق کسے ایں چنین نباشد مثلاً در ویشے صاحب نفس مطمئنہ کہ

جاتا ہے اگر کسی کے حق میں کھانے کے یہ اوصاف ظاہر نہ ہوں مثلاً درویش (کامل) اگر اللہ کے عشق و محبت کے

غیر از عشق و محبت الہی در سر ادبیچ میلے و رغبتے بسوئے شہوات نہ بود از

علاقہ اس کا نفس مطمئن ہو اس کے دماغ میں کوئی میلان و رغبت شہوتوں کی طرف نہ ہو اور ایسے شخص کی

زبان مردے کے قابل شہوت نہ باشد کلامے موزوں یا وازے موزوں شوند و او را

زبان سے نکلے جو خود لائق شہوت نہ ہو یا سادہ موزوں کلام موزوں آواز سے سنائے اور یہ سماع ذکر الہی میں اس کے

نہ آثم شود چنانکہ دعوت کو قبول کرنا واجب نہیں کہ کلمہ طیبہ کہے مگر حلال ہے کہ کلام ناگوار کہے جس سے نہ مسائل نہ ہوں اگر معلوم ہو کہ زبان ناراض ہوگا

مرواقت بخیر شکوہ دل کوئی کام شریعت کے کلمہ کے خلاف ہے۔ مقتدا باشد۔ یعنی عام مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں نہ سرود۔ گانا گانا۔ بیچ۔ جو کھانے والا معاصی۔ گناہ

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کھانے کے آفت دل میں خفا کا کس طرح آگاتے ہیں جس طرح پانی ہڑوا آگاتے ہے نفس مطمئنہ۔ یعنی وہ نفس جس کو خدا کی ذات پر

اعتقاد کامل ہو آگاہی ہو اور اس کا ایمان شکوک و شبہات سے بالاتر ہو کہ یقین کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہو۔ یہ نفس انسانی کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا مرتبہ نفس فاجر ہے جو انسان کی نفسی و

خلقت کی کسی پر علامت کارہ ہے اور بدترین نفسی آئندہ ہے جو انسان کو کربلائی پر آدھوں ہے کہ قابل شہوت نہ باشد۔ بلکہ خود بھی شہوتی و پرہیزگار ہو۔

مانع از ذکر الہی نباشد بلکہ سبحان محبت الہی کند در حق آن کس انکار نتوان کرد و خواجہ عالی
مانع نہ ہو بلکہ محبت الہی میں جوش پیدا کرے اس شخص کے حق میں کوئی انکار نہیں کر سکتا اور ممنوع قرار

شان بہاد الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ کہ کمال اتباع سنت داشت فرمودہ نہ ایں کاری
نہیں دے سکتا، بلند شان بزرگ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کہ جو کمال اتباع سنت سے فرماتے تھے میں یہ کام دھمکے سے

کنم چرا کہ مستون نیست و نہ انکاری کنم و ملاہی و مزامیر و طنبور و دُہل و نقارہ و دف و غیرہ
اس لئے نہیں کرتا کہ یہ سنون نہیں ہے اور نہ انکار کرنا ہوں کیل اہل گانے بجانے کے آہٹ طنبور، دُہل اور نقارہ اور دف وغیرہ بلا تعلق

باتفاق حرام است مگر طبل غازی یعنی نقارہ ہنگام جنگ یا دف برائے اعلان نکاح
حرام ہیں لیکن محاورہ طبل یعنی جنگ کے وقت کا نقارہ یا دف دو چیزیں اعلان نکاح کے واسطے یہ ان کے مستثنیٰ ہیں

مسئلہ شعر کلام است موزوں حسن او حسن است و قبیح او قبیح است لیکن
شعر کلام موزوں کا نام ہے وہ اچھے مضامین پر مشتمل ہو تو اچھا اور بُرے مضامین پر مشتمل ہو تو بُرا ہے

بیشتر اضاعت وقت در اں مکروہ است۔ مسئلہ برپا و سُمعہ در عبادت ثواب
لیکن زیادہ اس میں وقت ضائع کرنا مکروہ ہے دیکھا دے اور شہرت کی خاطر عبادت، عبادت کے

عبادت را باطل کند بلکہ مصیبت شود یعنی ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدن مردم نزد
ثواب کو باطل کر دیتی ہے بلکہ آسٹ گناہ ہوتا ہے یعنی جو شخص عبادت دین کو دکھانے اور سنانے کی خاطر کرے اللہ تعالیٰ

خدا ثواب اں نباشد پیغمبر علیہ السلام اں را شرکت خفی فرمودہ مسئلہ غیبت یعنی عیب
کے نزدیک اس کا ثواب نہ ہوگا رسول اکرم صلی اللہ علیہ السلام نے اسے شرکت خفی کہنا ہوا شرک افزا ہے غیبت یعنی کسی کے پیچھے

کسے غائبانہ گفتن اگرچہ موافق نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در دین او گوید
پیچھے عیب بیان کرنا اگر واقعہ کے مطابق ہو تو حرام ہے چاہے اس کی عیب ہوں دین کے بارے میں

یا در صورت یا در نسب یا غیر اں آنچہ اور ناغوش آید مگر غیبت ظالم حرام نیست
کے یا نفس و صورت یا نسب و غیرہ کے متعلق جو کہ اسے ناگوار معلوم ہو لیکن ظالم شخص کی غیبت کرنا حرام نہیں ہے

مسئلہ غیبت نیست مگر شخص معین معلوم را بد گفتن اگر اہل شہر کا غیبت کند غیبت
کسی معین شخص کو برا کہتے غیبت ہے اگر اہل شہر کو برا کہیں تو برا کہے تو یہ غیبت

نہ انکار نتوان کرد۔ یعنی ایسے شخص پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ مستون نیست۔ نہ انکار سے کج ثابت ہے نہ انکار کی کم۔ جو کہ حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں
ہے۔ ملاہی۔ کیل کے آئے۔ مزامیر۔ منہ سے کھانے کے بارے میں۔ دُہل۔ دف۔ دُہلا۔ حسن۔ حسن است۔ یعنی شہر اچھے مضامین پر مشتمل ہے تو اچھا ہے ورنہ بُرا ہے کہہ دیا۔ لوگ
دکھاوار۔ شہرت۔ ملے شرک خفی۔ پریشیہ شرک۔ کھلا ہوا شرک تو یہ ہے کہ خدا کی ذات میں کسی کو شرک کہنے۔ لیکن جو کچھ کہیں بھی جو خدا کی ذات کو متعذر دیکر عبادت نہ کی جگہ
متعذر دوسرا ظہر یا انداز ایک درجہ میں یہ بھی شرک ہے۔ غیبت کسی کی پیچھے بگے کرنا کہنا۔ نفس الامر یعنی جو برائیاں ذکر کر رہا ہے وہ اس شخص میں واقعہ ہوں۔ اگر وہ شخص
بے عیب تو میرے بیان ہوگا جو میرے عمو ایک بہت بڑا گناہ ہے خواہ وہ عیب شرعی ہو یا جمالی یا نسلی ش حرام نیست۔ یعنی ظالم کو پیچھے دیکھ کر ظالم کہا سکتا ہے اسی طرح اس
بیکار کو کہ کار و حکم کھلا بکاری کرتا ہے۔ اہل شہر۔ یعنی شہر کے تمام باشندے۔

نہ باشد مسئلہ۔ نیز یعنی سخن یکے دیگر کے رسائیدن کہ موجب ناخوشی فیما بین آہنہا باشد

نہ ہوگی چنانچہ یعنی ایک شخص کی ایسی بات دوسرے تک پہنچانا جو ان کے درمیان ناخوشی و ناگوارگی کا باعث

نیز حرام است۔ مسئلہ دشنام دادن دیگر کے بزبان یا باشارہ سر یا چشم یا دست یا

اور بھی حرام ہے کسی کو گالی دینا زبان یا سر کے اشارہ یا آنکھ یا اعضاء کے اشارہ

مانند آل یا خندیدن بروے برہنجے کہ موجب ہتک حرمت او باشد حرام است رسول اللہ

سے یا اس پر ہنسنا اس طرح کہ اسکی سب آبرو ہو اور ہتک کا باعث ہو حرام ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ حرمت مال و آبروئے مسلماناں مثل حرمت خون اوست و

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کی آبرو اور مال کی حرمت ان کے خون کی طرح ہے اور

کعبہ رافرمودہ کہ حق تعالیٰ تراچہ قدر حرمت دادہ لیکن حرمت مسلمان و حرمت خون او و

کعبہ مکہ سے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے کتنا محترم و محرم بنایا لیکن مسلمان کی حرمت اور اس کے خون کی حرمت اور

مال او و آبروئے او از تو زیادہ است۔ مسئلہ دروغ حرام است مگر برائے مصلح میان

اس کے مال و آبرو کی حرمت کچھ سے بڑھ کر ہے جھوٹ بولنا حرام ہے لیکن دو آدمیوں میں صلح کرانے

دو کس یا برائے راضی کردن آہل خود یا برائے دفع ظلم ظالم دین چنیں مقام تعریض بہ کذب

یا جوی کو خوش کرنے کی منہ کرنا یا ظالم کے ظلم سے بچانے کی خاطر درست ہے ایسے موقع پر ایسا کلام جو

بہتر است و بے حاجت تعریض بہ کذب ہم مکروہ است۔ مسئلہ بخش حال مسلماناں

بظاہر جھوٹ اور برائے والے کے متعصبی اعتبار سے صحیح ہو اور بلا ضرورت ایسا کلام دینے کو نہیں بہ کذب کہے ہیں ابھی مکروہ ہے۔ عیب بولنے کی خاطر

برائے عیب جوں آہنہا حرام است و بدترین دروغ شہادت دروغ است و قسم دروغ

مسلمانوں کے حالات کی تکذیب حرام ہے اور بدترین جھوٹ جھوٹ گواہی اور جھوٹ قسم ہے

کہ بدیاں مالی مسلمانے را بنا حق تلف کنند حق تعالیٰ دروغ را برابر شرک شمرده

کہ جس کی ہنسنا یا بدیاں مالی کا حق تلف کرنا اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر شمار

و فرمودہ کہ پرہیز کنید از بُت پرستی و پرہیز کنید از سخن دروغ در حالیکہ مسلمان

کرتے ہوئے فرمایا کہ پرہیز کرو بت پرستی سے اور بچو جھوٹی بات سے اس حال میں کہ مسلمان راہ راست پر

نہ ہوئے چنانچہ یعنی وہ شخص کے درمیان نہ دشنام نہ ارشاد فرمایا کسی دوسرے کو گالی گستاخ نہ کیا رہی ہے۔ حج۔ طریقہ عبادت بہت سبب۔ جب حرمت ہے عورت

حرمت ملے یعنی عورت کو نہ کہہ دو جو میں ہیں۔ کتبہ۔ یعنی ایک مسلمان کی عزت کہہ دے جو نہ دامتہ نہ دروغ۔ جھوٹ۔ ابلی کون۔ یعنی بڑی ناخوش کرنے کے لئے۔ دفع ظلم۔

یعنی ظلم سے بچنے کے لئے۔ قرین کلام کہ اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے غلط ہے۔ لیکن اس کے معنی میں جو بولنے والا مرادیتا ہے اور وہ صحیح ہے۔ جیس۔ جاسوسی۔ کیا کچھ

دیکھ کر عیب بول کر شہادت دروغ۔ جھوٹی گواہی۔ حق کہہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ شخص جو کسی مسلمان کا حق تلف کرتا ہے۔ اللہ اس پر جنت فرمادیتا ہے۔ عیب

یعنی عیب کی شہادت خواہ جھوٹی یا سچی ہو کہہ گئے۔ آنحضرتؐ فرمایا خواہ ایک شاغ کے پتے میں تم کہاتے۔ فرمودہ۔ آنحضرتؐ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے اور پھر کہتے ہو کہ اللہ اور فرمایا جھوٹی

گواہی شرک کے برابر ہے اور میں پارساں کہہ کر کرار کرتا ہوں اور اگر یہ آیت پڑھی۔

راہ راست روزنہ باشیدن مشرک۔ مسئلہ رشوت دہندہ و رشوت خورندہ در دوزخ

پہل سے ہوں مشرک نہ ہوں رشوت چنے اور رشوت کھانے والے دوزخ میں ہوں

باشند مگر آنکہ داون رشوت برائے دفع ظلم جائز است مسئلہ حرکہ حکم نہ کند موافق

سے لیکن دفع ظلم (اور حصول حق) کے لئے رشوت دینا جائز ہے جو شخص (قدرت کے باوجود)

کتاب اللہ حق تعالیٰ آل را کافر گفتہ مسئلہ قضیہ و مناقشہ کہ در میان اُفتہ واجب

کتاب اللہ کے مطابق حکم نہ کرے اللہ نے اسے کافر کہا ہے جو معاملہ اور جھگڑا باہم ہو اس میں شریعت کی طرف

است کہ آل را بہ شرع رجوع کند و آنچه شرع دران حکم کند اگرچہ خلاف طبع خود

رجوع ضروری ہے اور شرعی حکم خواہ طبیعت کے خلاف کیوں نہ ہو واجب

باشد واجب است کہ آل را بہ طیب خاطر قبول کند مکروہ داشتن آل کفر است و مستلزم

ہے کہ اسے خوش دلی سے تسلیم کرے اسے ناپسند کن شریعت کے انکار کو

انکار شرع۔ مسئلہ عجب و تکبر کہ دن و نفس خود را از دیگران بہتر دانستن و غیر را حقیر

مستلزم اور کفر ہے غرور اور خود پسندی اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر خیال کرنا اور دوسروں کو حقیر و

دانستن حرام است حق تعالیٰ می فرماید نفس خود را نسبت بہ پاکی مکنید بلکہ خدا ہر کرا

ذلیل مکن حرام ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اپنے آپ کو مکن ہوں سے پاک و صاف مت خیال کرو بلکہ اللہ

می خواہد پاک می کند و اعتبار مر خاتمہ راست و خاتمہ معلوم نیست کہ چہ خواہد در حدیث آمدہ

تھائے جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اعتبار در اصل (خاص طور پر) خاتمہ کا ہے اور خاتمہ معلوم نہیں کیسا جو حدیث شریف

کہ حق تعالیٰ بعضے کساں را بہشتی نوشتہ است و تمام عمر عمل دوزخ می کند و آخر کار

میں ہے کہ حق تعالیٰ نے لوگوں میں سے کسی کو جنتی لکھا ہے اور وہ تمام عمر دوزخ (کے استحقاق کے) کام کرتا ہے اور آخر کار

تا بہشت می شود و عمل بہشت می کند و بہشتی می شود و بعضے کساں را دوزخی نوشتہ است و تمام عمر

تا بہشت ہو کر جنت میں جانے کے لائق کام کر کے جنتی بن جاتا ہے اور کسی کے بارے میں دوزخی لکھا ہے وہ تمام عمر جنت میں جانے

عمل بہشت می کند آخر کار نوشتہ ازلی غالب می آید و عمل دوزخ می کند و دوزخی

کے کام کرتا ہے آخر کار نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے اور دوزخ کے کام کر کے دوزخ میں پہلا جاتا ہے

نہ دفعہ حکم۔ اگر کوئی رسواری کا ذمہ بدون رشوت کام ہی کے نہیں دیتا اور وہ کام ہمارا حق ہے تو رشوت دینا گناہ نہیں اور اگر وہ کام خود غلط ہے تو دینے والا بھی

گنہگار ہے۔ کافر گفتہ۔ یعنی جب کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو جاری کرنا انسان کی قدرت میں ہو اور پھر وہ ان احکام کو جاری نہ کرے۔ مناقشہ۔ جھگڑا۔ شرع میں

کند۔ یعنی اس معاملہ میں شرعی حکم تلاش کرے نہ طیب خاطر۔ خوش دلی۔ مکروہ دانستن۔ یعنی اس حکم کو ناپسند کرنا۔ عجب۔ خود پسندی۔ تکبر۔ غرور۔ نسبت بہ پاکی۔ یعنی

اپنے آپ کو پاک ہوں سے پاک صاف و قرار دو۔ عمل دوزخ۔ یعنی دوزخ میں جانے کے کام نہ تا بہشت۔ توبہ کرنے والا۔ عمل بہشت۔ جنت میں جانے کے کام۔ نوشتہ ازلی۔

یعنی نعت بہرہ کا لکھا۔

می شود۔ شیخ سعدی می گوید۔ نظم

شیخ سعدی فرماتے ہیں

مرا پیسہ دانائے روشن شہاب دو اندر ز فرمود بر رشتے آب

بے حقیقتہ نامہ سنا ہے (حضرت شیخ شہاب الدین سرودی) نے کشتی (دریا کے سفر میں) دو نصیبیں فرمائیں

یکے آنکہ بر خویش خود ہیں مباش دوم آنکہ بر غیر بد ہیں مباش

ایک یہ کہ خود پسندی میں مبتلا نہ ہوں دوسرے یہ کہ کسی کے عیب جو اور پرانی تلاش کرنے والے دہن

مسئلہ تفاخر بانساب حرام است و نیز تکاثر بہ مال و جاہ حرام است کریم تر نزد

انساب اور ذاتوں پر فخر کرنا حرام ہے نیز مال و مرتبہ کی منات پر فخر کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک

خدا متقی تر است۔ مسئلہ بازی کردن بہ شطرنج یا نرد یا چوڑ یا مانندہ آں حرام

مکرم (مقرب) زیادہ دیر سادہ و پرہیزگار ہے شطرنج یا ہوسر یا چوڑ یا اس کی مانند کھیلنا حرام

است و اگر در آن مال مشروط باشد قمار باشد و حرام قطعی و گناہ کبیرہ باشد و منکر حرمت

ہے اور اس میں مل کی شرط لگائی گئی ہو تو قمار (حرام) اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہوگا اور اس کی حرمت کا

آں کافر باشد و نیز لعب بہ پرانیدن کبوتر یا جنگا نیدن مرغ و مانندہ آں حرام است

انکار کرنے والا کافر ہوگا نیز ہوا و لعب کے طور پر کبوتر اڑانا یا مرغ و غنیمہ لڑوانا حرام ہے

مسئلہ خدمت کنائیدن از خواجہ مکروہ است۔ مسئلہ موئے راپیوند کردہ دراز کردن حرام

خواجہ (دو مرد جو سے نامزد بنت یا گیا ہو) سے خدمت لینا مکروہ ہے بالوں میں مصنوعی بالوں ملانے کا کرنا حرام ہے

است۔ خصوص پیوند کردن بہ موئے انسان۔ مسئلہ اُجرت گرفتن بر اذان و امامت و تعلیم

خاص طور پر انسان کے بال ملانا (زیادہ بیچ ہے) امام اہل طاعت کے نزدیک اذان و امامت اور

قرآن و فقہ و غیرہ عبادات جائز نیست نزد امام اعظم و نزد دیگر ائمہ جائز

تعلیم قرآن و فقہ و غیرہ عبادات پر اجرت لینا جائز نہیں اور دوسرے ائمہ کے نزدیک

است و دریں زمانہ فتویٰ بر آں است کہ بر تعلیم قرآن و مانندہ آں اُجرت

جائز ہے اور اس زمانہ میں فتویٰ اس پر ہے کہ تعلیم و غنیمہ پر اجرت لینا جائز

بے روشن شہاب۔ پیکار ساتھ یعنی شیخ شہاب الدین سرودی رحمۃ اللہ علیہ۔ ائمہ نصیحت۔ برائے آب۔ یعنی کشتی میں بیٹھے ہوئے۔ خود ہیں۔ مغرور۔ بد بختی۔ عیب۔
تفاخر بانساب۔ ذات پات پر باہمی مقابلہ میں فخر کرنا۔ تکاثر بہ مال و جاہ یعنی مرتبہ و مال کی کثرت ایک دوسرے پر جتانہ۔ کوکم شریف۔ منگی۔ پرہیزگار۔ نرد۔ ہوسر۔
مانندہ آں۔ تماش۔ محفہ و غیرہ۔ مشروط باشد۔ یعنی ہر جیت پر مال کی بازی لگی ہو۔ جنگا نیدن مرغ یا پرانی مرغ یا دیگر مرغ یا قلم کے بل پر طرح تھا کہ اور خانہ
وادی و خدمت گفاری کے لیے غروں کو نذر بنایا جاتا تھا۔ چوڑ کردہ۔ چوڑیں اپنے بال بچھلنے اور خوش پیدا کرنے کے لیے کبھی مصنوعی بال کبھی دوسری عورتوں کے بال
اپنے بالوں میں لگاتی ہیں اسے وغیرہ عبادات۔ جیسے بیچ و فقہ و سادہ یا تراویح پڑھنا۔

گرفتن جائز است مسئلہ اجرت نوحہ کنندہ و سرود کنندہ و دیگر معاصی و اجرت

ہے نوحہ کرنے والے اور کانے اور دوسرے معاصی کی اجرت اور

جہانیدن جانور زبر مادہ حرام است مسئلہ قاضیاں و مفتیاں و علماء و غایاں

جانور کی جفتی کرانے کی اجرت حرام ہے قاضیوں اور مفتیوں اور علماء و مجاہدین کو

را از بیت المال رزق داده شود بقدریکہ کافی باشد بلا شرط مسئلہ حرہ را سفر کردن

تغواہ مقرر کئے بغیر بیت المال سے اتنی مقدار نفقہ کی دی جائے جو ان کے لئے کافی ہو آزاد عورت کو محرم یا شوہر

بدون محرم یا شوہر جائز نیست و کنیز و اتم و ولد را جائز است و خلوت با اجنبیہ حرہ باشد

کے بغیر سفر کرنا سب کرنا نہیں ہے اور باندی (خاص باندی) اور اتم و ولد کے لئے جائز ہے اور اجنبی عورت کے ساتھ خلوت (ایسی

یا اتمہ یا اتم و ولد حرام است مسئلہ غلام و کنیز را عذاب کردن یا طوق در گردن آہنا

تسلطی جہاں کرنا نہ ہو) آزاد عورت یا باندی یا اتم و ولد کے ساتھ حرام ہے غلام اور باندی کو شدید قسم کی سزا دینا یا ان کی گردن میں طوق ڈالنا

انداختن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در وقت وفات آخر کلام بہ نماز و نیکی با

حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کے وقت آخر کلام نماز اور

غلام و کنیز کو وصیت کردہ۔ باید کہ مملوک خود را آنچہ خود بخورد و بخوراند و آنچہ خود پوشد

غلام اور باندی کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آنے کی وصیت سے متعلق حکا کہ اپنے مملوک کو بھی دی کھائے جو خود کھائے اور اس کو بھی پہنائے جو

بہ پوشاند و بکارے زیادہ از طاقت او امر نہ فرماید و اگر بکارے شاق امر کند باید کہ ہم خود

خود پہنائے اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام نہ لے اور اگر وہ کوئی نعمت و عطا کام کرے تو اس کے

مشرکے شود مسئلہ بندہ کہ اندیشہ گر بخفتن او باشد زنجیر در پائے او انداختن جائز است

کام میں خود بھی شریک ہو جانا چاہئے جس غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہو اس کے پاؤں میں زنجیر ڈالنا جائز ہے

مسئلہ بندہ را از خدمت مولیٰ گر بخفتن حرام است مسئلہ تراشیدن ریش

غلام کو آفت کی خدمت سے بھاگنا اور بھونچنا کرنا حرام ہے ایک مشت ہونے سے

ریش از قبضہ حرام است و چیدن موئے سفید از ریش و مانسہ آل

چیلہ و اڑھی تراشنا حرام ہے اور داڑھی و جڑھ و مسٹلا سر کے سفید بال چھیننا

لے جائز است چھوٹا بیت المال بھی نہیں جو اس طرح کے مذہبی فرائض انجام دینے والوں کی ضرورت کو پورا کر سکے اور کام کرنے والے بھی ایسے شخص نہیں ہے جو وہن کی اجرت

کے کام انجام دے سکے لہذا مشغولین نے جو ان کا فرائض سے دیا ہے تو نہ کئے۔ بعض لوگوں میں پیشہ ورانہ دایاں ہوتی ہیں جس طرح ہندوستان میں پیشہ ورانہ دایاں

ہیں مثلاً جہانیدن جفتی کرنا۔ بیت المال اسلامی خلافت کا خزانہ جو شرط۔ یعنی ایسے لوگوں کو نہ کہتے وقت تنخواہ ملے گی کہ جس سے یہ ضروری نہ ہو۔ خلوت تنہائی

اتم و ولد یعنی کسی دوسرے کی لڑائی جیتنے اس کی اولاد جو عذاب کریں۔ یعنی خلوت قسم کی سزا کہ جلی یا غلام۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ لڑائی غلام تمہارے جہاں بندہ ہیں۔ جی کو

اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضہ میں دیدیا ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ جو خود کھاؤ وہ انہیں کھاؤ جو خود پہنؤ وہ انہیں پہناؤ۔ کاتے کتے حق۔ سمیت کام۔ ہوئی آفت۔

قبضہ۔ یعنی۔

مکروہ است مسئلہ گذشتن ریش و تراشیدن سُبُلَت و ناخن و موئے بغل و موئے

مکروہ ہے۔ داڑھی بڑھانا اور برچھیں کھنڈوانا اور ناخن اور بغل کے بال اور نیرانات

نہانی نُسنت است۔ مسئلہ داخل شدن مردوں و زنان در حمام جائز است ولیکن

بال پناہ دیکرنا اور صاف کرنا نُسنت ہے۔ مردوں اور عورتوں کا غسل خانہ میں پردہ اور آزار دہندہ کے ساتھ

با پردہ و از آراء مسئلہ امر معروف و نہی منکر واجب است از منکرات اگر مقدور

داخل ہونا جائز ہے۔ اچھے کام کا کمر اور بُرے کام سے روکنا واجب ہے۔ ناپسندیدہ اور (شرقا) بُرے کاموں

داشته باشد از دست منع کند و اگر نتواند از زبان منع کند و اگر نتواند یا مفید نہ اندازد دل

سے اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت ہو تو ہاتھ سے روکے اور اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی نہ

مکروہ دارد و صحبت اہل منکر ترک کند اگر ایں قدر ہم نہ کند در وبال آہنا شریک

روک سکتا ہو یا مفید نہ سمجھتا ہو تو دل سے مکروہ سمجھنا ناپسندیدہ اور غیر شرعی اور جس سے بدادوں کی ہم نشینی ترک کرے اگر یہ بھی نہ

باشد ہم در دُنیا و ہم در آخرت مسئلہ حُبِّ فی اللہ و بغض فی اللہ فرض

کر سکتا تو دنیا و آخرت میں ان کے ساتھ (یہ بھی) شریک ہوگا۔ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے (انکار) رب پر بغض

است۔ مسئلہ کیسے کہ بروئے احسان کند شکر ادا کردن و مکافات او نمودن مستحب

فرض ہے۔ جو شخص اس پر احسان کرے اس کا شکر ادا کرنا اور اس کا بدلہ دینا مستحب

است یا واجب و انکار آں کردن و کفر آں نمودن معصیت است۔ ہر کہ شکر

کرتا ہے یا واجب اور احسان ناشناسی اور انکار ناشکری گناہ ہے۔ جو بندہ کا شکر گزار

بندہ نہ کردہ شکر خدا نہ کرد۔ مسئلہ نشستن در مجلس علماء و صلحاء افضل است اگر

نہ ہوا۔ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوا۔ علماء و صلحاء (بیک دکان) کی مجلس میں بیٹھنا اگر سب سے افضل ہے اور

میسر شود و اگر میسر نہ شود عزالت بہتر است۔ مسئلہ کثرت درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

میسر ہو تو کثرت نشینی بہتر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت

مستحب است و خالی بودن مجلس از ذکر خدا و درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

مستحب ہے اور مجلس کا ذکر الہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود (بھیجنا) حلال و بہت مکروہ

لے کر کثرت نہ کرے۔ ایک مجلسی بڑھانا ضروری ہے اس سے نیاہ کو تراشنا اختیار ہے۔ سُبُلَت۔ برچھیں۔ نوکے نہان۔ یعنی نیرانات ہاں کو ہر طرف موٹا درست ہے۔

لیکن چالیس دن تک چھوڑ رکھنا مکروہ ہے۔ اگر غسل خانہ پردہ دار ہے اور تنہا نہایا جائے تو تہ بندہ آواز کرنا درست ہے۔ تہ امر معروف۔ مجلس بات کا کلمہ کرنا نئی

عن الملک۔ بڑی بدگونا۔ از دست۔ بعض ملکہ کا خیال ہے کہ بڑائی کو ہاتھ سے روک دینا بادشاہ کے لئے ہے۔ از زبان۔ یہ علامت کلام ہے۔ از دل مکروہ وارد۔ یہ

علوم الناس کے لئے ہے۔ ازل ملک۔ جو بڑی باتوں میں مبتلا ہیں۔ ایں قدر۔ یعنی میں جان کا ترک نہ محبت فی اللہ۔ اللہ کے لئے دوستی۔ یعنی کسی کی دینداری کی وجہ سے اس سے محبت

کرنا۔ یعنی فی اللہ یعنی کسی کی دینداری کی وجہ سے اس کی محبت کرنا۔ مکافات۔ بدلہ۔ انکار آں۔ یعنی احسان نہ کرنا۔ کفر آں۔ یعنی احسان کے بدلے ناشکری کرنا۔ تبرک بہ ایک

حدیث شریف کا معنی ہے عزالت۔ تنہائی۔ بہر حال مژوں کی محبت نہ اختیار کرے۔ خالی بودن۔ حدیث شریف میں ہے۔ اگر کسی آدمی کو فی مجلس خدا کے ذکر اور حق کے درود سے

(ایکے اچھے صوفیہ)

مکروہ است مسئلہ مرد رات شبہ بہ زنان و زن رات شبہ بہ مردان و مسلم رات شبہ بہ کفار و

(ناپسنیدہ) ہے مرد کو عورت کی مشابہت (لباس و دیگر میں) اختیار کرنا اور عورت کو مردوں کی اور مسلم کو کفار اور

فساق حرام است مسئلہ قتل کردن جانور ماکول نہ برائے خوردن حرام است مسئلہ قتل

فساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے ایسے جانور کو جس کا گوشت کھایا جاتا ہے کھانے کی غرض کے بغیر (بلا ضرورت) مار ڈالنا حرام ہے ایذا و

جانور موزی جائز است مسئلہ حقوق مسلمان بر مسلمان شش چیز است مسئلہ عیادت

تعلیف پہنچانے والے جانور کو قتل کرنا جائز ہے مسلمان کے مسلمان پر جھگڑا حق ہیں (۱) پیسہ

مریض و حضور جنازہ و قبول دعوت و سلام و تشییت عاٹس و خیر خواہی ہم در حضور و ہم در

کی عیادت (۲) جنازہ میں حاضری (۳) دعوت قبول کرنا (۴) سلام کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب پر عمت اللہ سے دینا (۶) سامنے اور

غیبت مسئلہ باید کہ دوست دارد برائے مسلماناں آنچہ برائے نفس خود دوست دارد و مکروہ

پس پشت اس کی خیر خواہی جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہ مسلمانوں کے لئے پسند کرنا اور جو اپنے لئے ناپسند کرے

دارد در حق آنها آنچہ برائے خود نہ پسند و در و سلام واجب است مسئلہ بدان کہ کبائر بر

وہ ان کے لئے بھی ناپسند کرنا چاہئے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے واضح رہے کہ کھانا و

سہ مرتبہ است مرتبہ اول اکبر کبائر کفر است و قریب آل عقائد باطلہ مرتبہ دوم

بکیرہ کی تین قسمیں ہیں گھٹنا و کبیرہ میں سب سے گناہ کھڑے اور اس کے قریب قریب عقائد باطلہ کا درجہ ہے دوسرا

آنچہ در آل حقوق بندگان تلف شود یعنی ظلم بر خون و مال و آبروئے مسلماناں۔ حق تعالیٰ حقوق

مرتبہ گناہ کبیرہ کا وہ ہے جس میں بندوں کے حقوق تلف ہوں یعنی مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو پر ظلم (زیادتی) حق تعالیٰ اپنے حقوق

خود بہ بخشش و حقوق بندگان نہ بخشد۔ بغوی از انس روایت کردہ کہ رسول مبراودہ

بخش دے گا اور بندوں کے حقوق نہیں بخشے گا بھری نے حضرت انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت منادی از عرش آواز دھدک لے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

و مسلم نے سنہ پایا کہ قیامت کے دن پکارنے والا عرش سے پکارے گا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ نے

حق تعالیٰ شما ہمہ مرد و زن مؤمنین را بخشیدہ با ہم حقوق بندگان را بخشید و

نے تمہارے سامنے مرد و عورت مؤمنین کو بخشش دیا مسلمانوں کے باہمی حقوق بخشش کر

نہا ہے تو وہ مجلس باعث افراسنج و صوفیاء نے تشریح مشابہت اختیار کرنا تشریح بخاری میں ایسی چیزیں مشابہت ہیں کہ جو کوئی تصریح نہ کرے۔ یعنی وہ حاضر جس کا

عقائد ہوا تھا۔ حضور جنازہ۔ اگر کسی نماز پڑھے گا تو ایک قراؤ کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر قرأت سن دین کر لے بھی جائے گا تو وہ قراؤ کا ثواب ملے۔ جن کا ہر شرط نہ ساد

کے برابر ہوگا۔ قول و حجت۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کھانے پر بلانے اور شرعی عذر نہ ہو تو زمین کے کھانا کھانا کھائے۔ کہ تشییت عاٹس۔ چھینکنے

والے کا ہر عذر اللہ کے ساتھ جواب دینا جبکہ چھینکنے والا اچھا شراب نہ کہ حضور آنا سامنا۔ قیمت۔ پیٹھ پیچھے دوست دلا۔ پسند کرے۔ کوہ دلا۔ ناپسند کرے۔ رو حکام سلام کا جواب دینا

خواہ سلام کرے و لا جان بچان کا ہونا یا نہ۔ اگر کبائر۔ یعنی بڑا گناہ۔ عطا کرنا باطلہ۔ یعنی باطل فرقوں کے عقیدے۔ نفعت۔ برباد نہ ہونکہ۔ بلکہ اپنے ظلم

کو ختم کر دینا۔

داخل بہشت شوید۔ حافظ گوید۔ فرد

بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ حافظ شیرازی لکھتے ہیں

مباش در پیے آزار و ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت مانع از این گناہے نیست

کسی کو تکلیف پہنچانے کے درپے نہ ہو اور جو کرنا چاہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی گناہ ہماری شریعت میں نہیں

یعنی برابر اس نیست مرتبہ سوم حقوق اللہ خالص۔ مسئلہ آچھ در احادیث کبار وارد شدہ

یعنی اس کے برابر اور کوئی گناہ نہیں تیسرا مرتبہ اور ہر خاص حقوق اللہ میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ احادیث میں نہیں کبار و کناہ کبیرہا بہت

بہ شماریم شرک و نافرمانی والدین و قتل نفس و قسم دروغ و شہادت دروغ و دشنام

گیارہ دہم شمار کرتے ہیں (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) جان کا قتل (۴) جھوٹی قسم (۵) جھوٹی شہادت (۶) پاک

محصدہ و خوردن مال یتیم و خوردن ربوہ و گریختن از جنگ کفار و سحر کردن و قتل

دعا پر تہمت دینا (۷) یتیم کا مال کھانا (۸) سود خوری (۹) کفار سے جنگ کے دوران بھاگنا (۱۰) جاؤ کرنا (۱۱) اولاد کا قتل جس

فرزند خوردن چنانکہ کفار و خنثراں را قتل می کردند و زنا خصوصاً با زن ہمسایہ و سرقت و قطع

لمی کا فرط میں کر قتل کرتے تھے (۱۲) زنا کا ارتکاب خاص طور پر ہمسایہ عورت سے (۱۳) چوری (۱۴) ڈاکہ زنی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول

طریق کے محاربہ با خدا و رسول است و بغی بر امام عادل و در حدیث آمدہ کہ زنا با زن دہ کمتر

کے ساتھ دگنا جنگ ہے (۱۵) امام و غلیظ عادل سے بغاوت۔ حدیث میں ہے کہ بستی کی کسی اور عورت سے زنا

است از زنا با زن ہمسایہ و در حدیث آمدہ کہ بزرگ ترکب اتر آن است کہ کسے پدر و

کن ہمسایہ عورت سے زنا کرنے کے مقابلے میں دس درج کم ہے حدیث میں ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ

مادر خود را دشنام دہد گفتند والدین را چگونہ کسے دشنام دہد فرمود والدین دیگرے را

کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے صحابہؓ نے عرض کیا کوئی شخص والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا وہ دوسرے

رہقے صوفی گشتہ اہل ہندوں کو اختیار دے گا خواہ وہ صحابہؓ کریں یا کسی کی بی بی کی بی بی۔ بخوبی۔ مشہور نام و محدث ہیں۔

وصفہ (۱) ملہ حافظ۔ یعنی شیرازی رحمت اللہ علیہ۔ مباشرتاً کسی کے درپے آزار نہ ہو اور جو چاہے کہ وہ۔ اس لیے کہ ہماری شریعت میں اس کے سوا اور گناہ نہیں

ہے۔ بخوبی۔ تفسیر صاحب فرماتے ہیں اس کا گناہ سب گناہوں سے بڑھ کر ہے نہ در احادیث۔ حافظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً پانچ سو گناہ کبیرہ گناہے جو میں

سے کہ کائنات کے معصیت نے فرمائی ہے۔ والدین غواہ سلمان ہیں یا کافر۔ اگر باپ بت پرست اور وہ بت خانی میں بت بوجھے گیا۔ اگر گناہ ہے پر خدا کا سبکو ٹھانے کی خدمت

ہے تو اللہ کا فرض ہے کہ اپنے گناہ سے پرہیز کرے کہ اس سے واپس لے۔ قسم تدخ۔ جھوٹی قسم کی تین قسمیں ہیں (۱) کسی کشتہ خطبات پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا کہ کبیرہ

ہے (۲) کوئی کام کے بجلی گیا ہو اور اس کے کرنے پر قسم کھائے (۳) کسی چیز کے کرنے کی قسم کھائے اور پھر اس کو کرے تو اس کے لئے شریعت نے دہری سزا یعنی گناہ تھوڑا

کچھ ہے تہ و شہاد محصد یعنی پاک دامن پر ناپاکی بہت دہرا۔ از جنگ کفار۔ جب کہ مقابلہ پر دو لگے تک ہیں اور دو لگنے سے زیادہ ہیں تو پچاؤ کے لئے گرد کیا جاسکتا ہے

کفار و خنثراں ما۔ عرب میں غیر ہندوستان کی بعض قوموں میں مداح تھا کہ وہ لڑتے تھے گفتند۔ یعنی صحابہؓ نے مدح یافت فرمایا۔ چگونہ صحابہؓ کے دور میں یہ چیز بہت

تعب نیز تھی۔ اس لئے سوال فرمایا وہ اب تو یہ تعب کی بہت بھی نہیں رہی۔

و شنام دہد اور والدین ایسے را دشنام دہد مسئلہ مدح فاسق حرام است در حدیث

کے والدین کو گالی دینے اور وہ اس کے والدین کو گالی دینے فاسق کی مدح و خلاف شرع امور کی تہذیب، حرام ہے حدیث

است کہ حق تعالیٰ برآں غضب شود و عرش بیاں بلرزد مسئلہ اگر کسے دیگرے را

شریف میں ہے کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا اور عرش اس تہذیب پر لرزتا ہے اگر کوئی شخص دوسرے پر

لعنت کند و اس کس اہل لعنت نہ باشد لعن بروے باز گردد۔ مسئلہ در حدیث است

لعنت کرے اگر وہ شخص عمن نہ ہوگا بلکہ وہ لعنت کو بتوالے کی جانب لوٹتی ہے حدیث شریف میں ہے

علامات منافق دروغ گوئی و خلاف وعدگی و خیانت در امانت و غدر بعد عہد و دشنام

کو منافق کی علامتیں ہیں جھوٹ بولنا وعدہ خلافی اور امانت میں خیانت اور عہد کر کے توڑ دینا اور جھگڑے کے

در نماز عت۔ مسئلہ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم شرکت مکن بنجا اگرچہ قتل کردہ شوی

دورانِ گالی دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرکت نہ کرو خواہ قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے اور

و سوختہ شوی و نافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و سرزند و

ہو دیا جائے اور والدین کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ اہل و عیال اور مال سے دستبردار

مال خود بدر شور مسئلہ حق شوہر بر زن آل قدر است کہ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے اور چھڑنے کا حکم دیں شوہر کا حق بیوی پر اتنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ دیا اگر میں خدا تعالیٰ

کہ اگر برائے سجدہ غیر خدا امری کردم زن را امری کردم کہ شوہر را سجدہ کند اگر شوہر

کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کا حکم کرنا تو عورت کو حکم کرنا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر بیوی کو حکم کرے کہ نہ دیکھتا ہمارا

زن را امر کند کہ سنگ ھٹے کوہ زرد بکوہ سیاہ و از کوہ سیاہ بکوہ سفید برسایا باید

کے پتھر سیاہ ہمارا پر اور سیاہ ہمارا کے سفید پر پہنچا تو اسے اس کی قبول کرنی چاہئے دینی دشوار ترین کام بھی

کہ بچناں کند مسئلہ در حدیث آمدہ کہ بہترین شما کسے است کہ با زن خود خوب باشد

قبول کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے کہ جس کا بڑا بیوی کے ساتھ اچھا ہو

و من برائے اھل خود خویم و زن از پہلوئے چپ آفریدہ شدہ است راست نتوال

اور میرا بڑا تو اپنی اہل کے ساتھ اچھا ہے اور عورت بائیں ہاتھ سے پیادہ آگئی ہے سیدھی نہیں

لے متوجہ فاسق۔ یعنی اس کے فسق و فجور کی باتوں پر تہذیب کرنا۔ کہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بڑے ایک شخص کے کہنے آئے تھے اس نے ہوا رفت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے انکو فرمایا۔ جو اہل سنت نہ کرے تو خدا کے حکم کی پابندی ہے جو شخص کسی غیر مستحق پر لعنت کرے تو لعنت خود اس کے دل کی طرف لوٹ آتی ہے نہ در حدیث۔ حدیث شریف میں آیا

ہے کہ منافق کی علامتیں یہ ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ امانت میں خیانت کرتا ہے۔ جھگڑے میں گالی گویا کرتا ہے۔ شرکت

مکن۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ خدا کی نافرمانی کہ اسے میں کسی کا کمانا مانا چاہیے۔ بدشو۔ یعنی بیوی کو حلال دینے علاوہ مال کو لینے سے بچا کر دے کہ سجدہ کند یعنی اللہ کے احکام کے

بعد عورت پر سب سے زیادہ شوہر کے احکام کو پالنا ضروری ہے۔ بکوہ سفید یعنی شمس سے شمس کا نام۔ لہذا عورت کا فرض ہے کہ شوہر کی اجانت ہواں غفلت و زہدگی نہ کرے۔ شوہر کے علاوہ

و اگر کوئی پوری مخالفت کرے۔ خوب باشد در حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہترین اخلاق اس شخص کے لیے جائیں گے جو اہل و عیال کے ساتھ خوش خلق ہو۔ اگرچہ اسے

شد بر کجی آہنا صبر باید کرد و نیکی باید نمود باید کہ اورا دشمن ندارد اگر ازو راضی نباشد طلاق

ہو سکتے اس کی بجز بر صبر کر کے بھلائی کا برتاؤ کرنا چاہئے اس کے ساتھ دشمنی نہ رکھنی چاہئے اگر وہ اس کے ساتھ رہنے

دہر مسئلہ گناہ صغیرہ را شہل انگاشت و برآں اصرار کردن گناہ کبیرہ است و حلال

رہا مندر ہو طلاق دیسے (شکائے ندی) گناہ صغیرہ کو غیر اہم سمجھنا اور اس پر اصرار اور اس کا تکرار ہونا گناہ کبیرہ ہے

دانستن گناہ صغیرہ قطعی کفر است بخاری از انس روایت کردہ کہ فرمود انس کہ

اور گناہ صغیرہ کو حلال سمجھنا بلاشبہ کفر ہے بخاری نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں

شما کار ہامی کنید و از مومے باریک تر و سہل تر می دانید و ما آل را در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ

تم لوگ کام (گناہ صغیرہ) کرتے ہو اور انھیں ہالی سے زیادہ باریک (معمولی) اور بہت سہل دیکھتے ہو اور ہم انہیں رسول اللہ

و سلم از مہلکات می دانستیم بد آنکہ سخن در شرائع بسیار است و مطولات ازاں مشون

صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مہلک میں ہلک کرنے والی اور بڑا کر کے والی چیزوں میں سے سمجھتے تھے۔ واضح رہے کہ احکام شریعت بہت ہیں

بقدر کفایت دریں اوراق برائے فارسی خوان نوشتہ شد زیادہ ازیں اگر احتیاج

اور ضخیم کتابیں ان سے بھری ہوئی ہیں ان اوراق (ملا جملہ) میں فارسی خوان کے لئے بقدر کفایت لکھ دیے گئے ان سے زیادہ کی اگر

افتد بہ علماء رجوع می توان کرد۔

ضرورت ہو تو علماء سے رجوع کر سکتے ہیں

کتابُ الإِحْسَانِ

بداں اسعدک اللہ تعالیٰ ایں ہمہ کہ گفتہ شد صورت ایمان و اسلام و شریعت

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ بتائے باخبر ہو کہ یہ جو کہ گفتگو کی گئی ایمان و اسلام و شریعت کی صورت

است و مغز و حقیقت او در خدمت درویشاں باید جست و خیال نباید کرد کہ حقیقت

بہتر از شہ منظر (اور ظاہری شکل) ہے اور ان کے مغز و حقیقت سے واقفیت درویشوں (درباروں) اور اولیاء اللہ کی خدمت میں رہ کر کرنی چاہئے اور

حدیث شریف میں آیا ہے عورتوں کو بھلائی کے بارے میں نصیحت کرتے رہو۔ یعنی پہل سے پہلے ہوئی ہیں اور جنہیں اوپر کی پہلی ہوئی۔ اس قدر زیادہ پیروی ہوگی۔ اگر تم اس کو باطل

بید جاگنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر باطل چھوڑ دو گے تو تیزی سے یہی مقصد کہ تم کو سعادت میں انسان کو چشم پوشی سے کام لینا چاہئے درہ انسان خود ہی پریشان ہوگا اور بالکل

عیال کو بھی پریشان کے گا۔ (مصفیہ) نہ نیکی بایہ نمود۔ اہل وعیل کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ بلا ضرورت بڑی کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے سے روکنا چاہئے۔ اگر بیٹ

کنا بہت ہی بڑی بات ہے۔ نہ سہل۔ یعنی اس کو کوئی بات سمجھنا۔ اصرار۔ یعنی گناہ صغیرہ کی عادت ڈالنا اور اس پر جادو اختیار کرنا۔ از مومے باریک تر۔ یعنی نیت کو بڑ

مقد۔ زمانہ۔ مہلکت۔ تہا کہ نیکی چیزیں۔ شرائع۔ یعنی شریعت کے احکام۔ مطولات۔ بڑی بڑی کتابیں۔ مشون۔ بڑے دریں اوراق۔ یعنی ملا جملہ احسان۔ لغوی معنی

نیکی کرنے کے ہیں۔ اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ عبادت گزار عبادت کے دوران ظاہری و باطنی اعضاء سے خدا کی طرف متوجہ ہو۔ احسان کا اعلیٰ درجہ تو یہ ہے عبادت گزار کو عبادت

کے دوران حضرت حق تعالیٰ کا ہوا حال ہو۔ اونی درجہ یہ ہے کہ عبادت گزار سچے خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اسعدک اللہ۔ خدا تجھے ایک بہت کرے۔ درویشاں خدا رسیدہ و اولیاء اللہ۔

حقیقت۔ جو عینہ کی نیکیات سے حاصل ہوتی ہے۔

خلافت شریعت است کہ ایں سخن جہل و کفر است بلکہ ہمیں شریعت است کہ در

یہ فرمایا کہ ہمارے کہ حقیقت خلافت شریعت ہے کہ یہ بات خود جماعت اور کھڑے رہتی ہے بلکہ یہی ایمان شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمت جسے

خدمت درویشاں چوں قلب از تعلق علمی وجہی کہ بما سوی اللہ داشت پاک شود و

قلب بما سوی اللہ صوم ناخسری سے جو حاصل ہوں پاک ہو جائے اور

رذائل نفس برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند شریعت در حق او بامغز

نفس کی برائتیں ختم ہو کر نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل ہو جائے اور اخلاص کی دولت ہم رسانے حاصل ہو جائے

شود نماز او عند اللہ تعلق دیگر بہم رساند دو رکعت او بہتر از لک رکعت دیگران باشد

شریعت اس کے حق میں بامغز ہو جاتی ہے اس کی نماز عند اللہ اس کو ایک اور تعلق اور بہت کم پہنچاتی ہے۔ اس کی دو رکعت دوسروں کی لاکھ رکعتوں

و ہمچنین صوم او صدقہ او۔ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم اگر شما مثل احد زر در راہ خدا

سے بہتر ہو جاتی ہیں اسی طرح اس کے روزہ اور صدقہ کا حال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم آٹھ پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ

خرج کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند ایں از بہت قوت

بیں خرج کہو تو اس ایک سیر یا آدھے سیر جو کے (باعتبار اخلاص) برابر نہ ہوگا جو صحابہ نے راہ خدا میں دیا ہے یہ انکی قوت ایمان

ایمان و اخلاص شان است نور باطن پیغمبر صلی اللہ وسلم را از سینہ در درویشاں باید جست

و اخلاص کے اعتبار سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور باطنی (فیضان باطنی) کو اولیاء اللہ کے سینوں میں تلاقی کرنا چاہیے

و بدان نور سینہ خود را روشن باید کرد تا کہ نیر و شر بفرست صحیحہ دریافت شود ولی در قرآن

اور اس سے پہلے پہلے روشن کرنے چاہئیں تاکہ ہر خیر و شر صحیح فرست (فرست ایمان) کے ذریعے معلوم ہو جائے قرآن

متقی را فرمودہ و در حدیث علامت اولیاء اللہ فرمودہ کہ در صحبت او خدا یاد آید

کریم میں ولی متقی کو فرمایا ہے اور حدیث میں اولیاء اللہ کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ ان کی صحبت میں خدا یاد آجائے یعنی ان کی صحبت

یعنی محبت دنیا در صحبت او کم شود و محبت حق زیادہ گردد واللہ اعلم۔ و کہے

سے دنیوی محبت کم اور حق تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہو جائے واللہ اعلم اور جو شخص

کہ متقی نباشد اولی نباشد۔

متقی نہ ہو وہ ولی بھی نہیں ہوگا

نہ ہمیں۔ یعنی طریقت اور شریعت ایک چیز ہے۔ علمی۔ یعنی علوم ظاہری۔ ماسوی۔ غیر ذوال۔ برائیاں۔ مطمئنہ شود یعنی انسان کا نفس، نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل کرنا ہے نہ تعلق دیگر۔ یعنی احسان کا علمی مرتبہ۔ اللہ۔ دینِ حیدر کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ ایں۔ یعنی قلوب میں اس قدر فرق۔ فرست۔ آنحضرت نے فرمایا ایک مومن کی فرست سے دس گنا زیادہ اللہ کے آگے ذریعہ تاراجاتا ہے خواجہ عبداللہ ان کی مجلس کا واقعہ ہے کہ ان کے وقت کے دوران ایک آدمی آکر بیٹھ گیا۔ جب وہ وقت سے فارغ ہوئے تو اس کے دریافت کیا مومن کی فرست کا کیا مطلب ہے اور وہ کہیں بولے۔ خواجہ صاحب ارشاد فرمایا۔ فرست یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے زنا نہ کرنا چاہیو۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ گھر نہ تار سے کیا واسطہ بیٹھنے کے آداب سے یہ مردوں اس شخص کی گزری آمد و رفت۔ دیکھا کہ وہ زنا کرنے چلے جاتا۔ اس واقعہ پر وہ مسلمان ہو گیا۔ تب شیخ نے اپنے مریدوں سے فرمایا۔ یہ تو میری زنا تھا۔ آؤ تم بھی باطنی زنا نہ کرنا چاہیو اور اللہ سے ایک نیا عہد کرو۔ چنانچہ سب بیعت کی کہ متقی نہ ہو وہ۔ لہذا جس میں میری تعویذ و اجازت نہیں ہے اس کو نہ کہن چاہئے نہ ولی نہ باشد۔ اگر میں ایسا ہو جائی ہر کسی بزرگ نے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اپنے آپ سے تعویذ و اجازت کے آثار کو دور کر رکھا ہو اور اپنے آپ کو ملائمت فر قریب داخل کر رکھا ہو تو اس کو بہت ناکہ سمجھو۔

مثنوی

اے بٹا ابلیس آدم ہوئے بہت پس بہر دستے نشاید دودست

انسانوں کے ہمیں میں بہت سے شیطان ہیں پس خدا ہمراہ میں ہوتا نہ دیتا چاہئے

حضرت عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ می فرماید۔

حضرت عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

رُبَاعی

باہر کہ نشستی و نہ شد جمع دلت و ز تو نہ رمید صحبت آب و گلت

تو ہر شخص کے پاس بیٹھا اچھے دل بھی کی دولت حاصل نہ ہوئی تو دنیا کی محبت سے بے نیاز و بیخوس نہ ہوا

ز نہار ز صحبتش گریزاں می باش ورنہ نہ کند رنج عزیزاں بجلت

دنیا کی محبت سے دہلے ہو کر مت جاک (حسن ظن برقرار رکھ) ورنہ تو بزرگوں کی ادراج سے احتساب شیخ

ترجمہ باب کلمات الکفر از فتاویٰ برہسانی

در دستور القضاۃ از فتاویٰ خلاصہ آورده کہ در مسئلہ اگر چند وجہ کفر باشد و یک

دستور القضاۃ نامی کتاب (خلاصہ فتاویٰ) کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک مسئلہ میں اگر چند وجوہات کفر کی ہوں اور ایک وجہ

وجہ کفر نہ باشد فتوئی بہ کفر نہ باید داد۔ فقیر گوید لیکن باید کہ خود از اندیشہ یک

کفر کی نہ ہو تو کفر کا فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ مصنف کتاب ہے موصلمان کو چاہئے کہ کسی ایسی چیز سے گریز

وجہ کفر احترام از نماید مسئلہ۔ از سبب شیخین کافر شود نہ از تفضیل علی رضی اللہ عنہ بر

انہ کے جس میں ایک وجہ کفر بھی موجود ہو حضرت ابو یوسف و عمرہ کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے البتہ حضرت علی رضی

آپنہا کہ بدعت است۔ مسئلہ۔ از محال دانستن دیدار خدا کافر شود۔ مسئلہ۔ خدا را جہم

اللہ عنہ کو ان دونوں پر تفضیل لینے سے کفر نہ ہوگا البتہ یہ وقت ہے۔ دیدارِ الٰہی اصرار کہنے سے کافر ہو جائے گا اللہ کے لئے جہم

نہ تھا۔ بہت سے ہیں جن کی موت انسان کی ہے مگر جنت کا وہ شیطان ہیں اندازہ ہر قدر میں ہوتا ہے نہ دینا چاہئے یعنی ہر کفر کی بہت کر لی جائے نہ جنت دات۔ میں تجھے دوسری

دعا کی جگہ نہ دے گا کہ وہ اس کو حاصل ہوئی چاہئے۔ صحبت آب و گلت۔ میں دنیا کی محبت۔ میں باطن میں اس بزرگ کے ساتھ آؤں مگر نہ کہ اس کو اس کے سوا کوئی اور سے بغض حاصل ہو کر

غیر کفر نہ ہو۔ میں بزرگوں کی وجہ سے توفیق یافتہ ہوں کہ کلام دستور القضاۃ ایک کتاب کا نام ہے۔ فقیر نے کفر شائستگی عبادت یا عقیدہ کے چند مطلب لکھے ہیں کہ ان سے کفر

لازم آتا ہے اور ایک میں ہے جس سے کفر لازم نہیں آتا تو کفر کا فتویٰ نہیں لکھا جائیگا۔ یعنی خود ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس کی کچھ چیز اختیار نہ کرے جس میں کفر ایک

بھی نہ ہو۔ بہت شیخین۔ یعنی حضرت ابو یوسف و عمرہ رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہنا۔ تفضیل علی۔ یعنی شیخین کو برا نہیں ماننا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے افضل سمجھتا ہے۔ کافر

شروع کرنا بہت ہے۔ قیمت میں اکثر کا دیدار میرے کان سے۔

گھنٹن و دست و پا و روغن حق کفر است مسئلہ اگر کلمہ کفر با اختیار خود گوید و نداند کہ ایں کلمہ کفر

شیرینا اور کیا کہ انسانوں کی طرح اس کے ساتھ اور پاؤں اور پیر میں کھنسی اگر کفر کلمہ اختیار سے کہے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ کفر کا کلمہ ہے تو اکثر

است اکثر علماء بر آنند کہ کافر شود معذور نہ باشد و اگر بے قصد بزبان رود کافر نہ شود

علا کے نزدیک کافر ہو جائے گا اور معذور شمار نہ ہوگا اور اگر بلا قصد زبان سے نکل جائے تو کافر نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر ارادہ کفر کرد اگر چہ بعد مدت مدید فی الفور کافر شود مسئلہ اگر حرام

اگر کفر کا ارادہ کرے خواہ دراز مدت کے بعد کفر کا ارادہ ہو خودی طور پر کافر ہو جائے گا۔ اگر حرام

قطعی یا حلال گوید یا حلال قطعی یا حرام یا فرض یا فرض نہ اند کافر نہ شود۔

فصل کو حلال سمجھے یا حلال قطعی کو حرام یا فرض کو فرض نہ جانے تو کافر نہ ہوگا

مسئلہ اگر گوشت مردار می فروشد و گوید ایں مردار نیست از حلال است کافر

اگر مردار کا گوشت بیچ کر کتا ہے کہ یہ مردار نہیں حلال ہے کافر

نہ شود مسئلہ مردے دیگرے را گفت کہ از خدائی ترسی گفت نہ کافر نہ شود۔

نہ ہوگا کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا اور وہ کہے "نہیں" تو کافر ہو جائے گا

و نزد محمد بن فضیل اگر در معصیت باشد کافر شود و الا نہ مسئلہ اگر گفت کہ دے

اور محمد بن فضیل کے نزدیک اگر معصیت کی بات کرنے کے دوران اس سے یہ کہا کہ تو کافر ہوگا وہ نہ نہیں۔ اگر کہے کہ وہ اگر حسد ہے

اگر خدا شود من حق خدا دے بستم کافر شود مسئلہ اگر گوید کہ خدا با تو پس نیاید

جائے تو میں اس سے اپنا حق وصول کروں تو کافر ہو جائے گا اگر کہے کہ خدا تو میرے پس میں نہیں آتا میں

من چگونہ با تو پس آیم کافر شود مسئلہ اگر گوید کہ مرا بر آسمان خداست و بر زمین تو

کس طرح میرے قادی میں آجاؤں تو کافر ہوگا اگر کہے کہ میرا آسمان پر خدا ہے اور زمین پر تو

کافر شود مسئلہ اگر پسر کے مرد گفت کہ خدا را بایستہ بود کافر شود و اگر دیگر گفت کہ

کافر ہوگا اگر کسی شخص کے لئے کہے کہ اللہ تمہارے کو اس کی ضرورت ہی تو کافر ہوگا اور اگر دوسرا شخص کہے

خدا بر تو ظلم کرد کافر شود مسئلہ اگر شخصے بر دیگرے ظلم کرد و مظلوم گفت ۔ اے خدا

کہ خدا نے میرے اوپر ظلم کیا تو ظلم کرے اور مظلوم کہے لے اللہ

اے کفر است۔ قرآنی حکم میں اللہ کے لئے جو حد و قیاس کا جو اطلاق ہو وہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو دست پا اور رو کا انسانوں میں مطلب ہے۔ لہذا یہ جو حد و قیاس کا مطلب ہے

اس کو کفر نہ کہہ کر کہے۔ ارادہ کفر۔ جو خدا کی کلمات پر آمادگی نہ ہو کفر ہے۔ جو ہم قطعی۔ یعنی وہ چیز جس کی حرمت اللہ کی دلیل سے ثابت ہو جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہ ہو کافر

نہ شود۔ یہی بات میں جو مانا ہے اس کو صحت کی نظر سے لے کر کافر ہوگا۔ لہذا یہ نہیں کہا کہ کافر شود۔ چونکہ اس کا مطلب یہی ہوا کہ خدا سے نہیں ڈرتا ہوں۔ درحقیقت یعنی وہ گناہ کی بات کیا

ہے۔ جس پر اس کو یہ کیا تھا۔ اس لیے کہ اگر وہ ایک بات کہ تھا تو ظاہر ہے کہ کسی کو لے میں خدا سے ڈرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کافر شود۔ چنانچہ یہ ثابت ہوا کہ وہ ظاہر ہی

بہت آپ کو غالب سمجھتا ہے۔ اگر گوید میں خدا کا بھی ترسا اور فائدہ میں تو میں کچھ پر کیسے قہا پا سکتا ہوں۔ بر زمین تو۔ چونکہ زمین پر بسنے والے انسان کو خدا کے بارگاہِ دربار خدا کی بات

ہو۔ یعنی خدا کو اس کی ضرورت تھی۔

اے خدا تو اڑے پتیر اگر تو اڑے پتیری من نہ پذیرم کافر شود مسئلہ اگر گوید من از
تو اس کی توبہ قبول نہ لے تو اس کی توبہ قبول کرے گا تو میں نہیں کرونگا (تو کافر ہو جائیگا)
اگر کہے کہ میں

ثواب و عذاب بیزارم کافر گردد مسئلہ اگر کہے بدو نہ شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا
ثواب و عذاب سے بیزار (بے واسطہ) ہیں تو کافر ہو جائیگا اگر کوئی شخص خواہوں کے بغیر نکاح کرے کہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول

و رسول خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود مسئلہ و از مجمع التوازل
گویا فرشتہ کو گواہ بہت تھیں تو رسول اور فرشتہ کو حجب مان لینے کی بنا پر کافر ہو گیا "مجمع التوازل" سے منقول ہے

آورد کہ اگر گفت کہ فرشتہ دست راست و دست چپ را گواہ کردم کافر نہ شود
کہ اگر کہے کہ میں نے دائیں اور بائیں کے فرشتوں کو گواہ بہت یا تو اگر چہ نکاح صحیح نہ ہوگا مگر اس جگہ سے

اگر چہ نکاح صحیح نہ باشد مسئلہ اگر جانور سے آواز کرد پس گفت کہ بیمار بمیرد
وہ کافر نہیں ہوگا اگر کوئی جانور چلائے یا (آواز کرے) اور (بہ بطور شکرانہ) کہے کہ بیمار مرنے

یا غلہ کراں شود یا جانور آواز کرد از سفر بازگشت در کفر او اختلاف است مسئلہ
چلنے کا یا غلہ کراں ہو جانے کا یا جانور کے آواز کرنے پر کہے کہ (فعل) سفر سے لوٹ آئے گا تو کہنے والے کے کفر میں اختلاف ہے

اگر گفت کہ خدای دانہ کہ من ہمیشہ پیوستہ ترا یاد می کنم بعضے گفتہ کہ کافر شود
اگر کہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں ہمیشہ ہمیشہ تجھے یاد کرتا ہوں (اور یہ بات خلاف واقعہ جو تو جھوٹ پر اللہ کو گواہ بنانے کی بنا پر)

اگر گفت کہ خدای دانہ کہ بہ غمی و شادی تو چپن نام کہ بہ غمی و شادی خود بعضے گفتہ کافر شود
بعضے کے نزدیک کافر ہو جائیگا اگر کہے کہ میری خوشی و غم میری اپنی خوشی و غم کی طرح ہے تو بعض کے نزدیک کافر ہو جائیگا (بعض کے نزدیک)

بعضے گفتہ کہ اگر برنگی و بدی آن کس بہ مال و بدن قیام می کند چنانچہ برنگی و
وہ جہاں اور بعض کے نزدیک اگر اس کی مالی اور جسمانی بخلائی اور بڑائی (مستزائی) کر اپنی بخلائی و بڑائی پر

بدی خود کافر نہ شود مسئلہ اگر گفت کہ قسم بہ خدا و بہ پائے تو کافر شود
قیاس کرتا ہے تو کافر نہ ہوگا اگر کہے اللہ کی قسم اور میرے پاؤں کی قسم تو کافر ہو گیا

مسئلہ اگر گفت کہ رزق از خداست لیکن از بندہ چمتن خواہ کافر شود مسئلہ اگر
اگر کہے کہ مذاق اللہ تمنا ہے مگر بندہ سے طلب کرو تو کافر ہو گیا اگر

لے پتہ یعنی اس کی توبہ قبول نہ کرنا اللہ ماضی نہ ہوتا۔ بیزارم۔ یعنی ثواب و عذاب سے کوئی سروکار نہیں ہے کافر شود۔ چونکہ اس نے سوائے خدا اور فرشتہ کو غیب میں کھانا لگا
غیب الی اللہ کی صفت ہے نہ فرشتہ غیب دان ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر نہ شود۔ اس لئے کہ ان کا نہیں کہ اس کے کلمہ کا علم ہے۔ نہایت۔ چونکہ فرشتوں میں ان کے
کی صلاحیت ہرود نہیں ہے۔ لہذا اختلاف است۔ چونکہ اس طرح کی باتیں محض ماضی عقیدے سے نہیں کہی جاتی ہیں کہ یہ چیزیں حقیقی طور پر بھی بولی جاتی ہیں کافر شود
اگر اس نے جان بوجہ کہ جھٹ کہا ہے اور خدا کو اس پر گواہ بنایا ہے کہ کافر شود۔ چونکہ یہ بات کہی ہے۔ بخدا اور پائے تو پر اس میں حضرت علی کی تائید گئی ہے اگر گفت
چونکہ خدا کی مذاق کرنے کے فضل پر موقوف نہ ہے۔

گفت کہ فلاں اگر نبی باشد بوی ایمان نیارم یا گفت اگر خدا مرا بہ نماز امر کند نماز

کے کہ فلاں شخص نبی ہو تو میں اس پر ایمان نہ لاؤں گا یا کہ اگر اللہ مجھے نماز کا حکم کرے تو میں

نہ گزارم یا گفت اگر قبلہ بایں سو باشد نماز نہ گزارم کافر نہ شود مسئلہ اگر کہے گفت

نماز نہ پڑھوں یا کہے کہ اگر قبلہ اس طرف ہوگا تو منہ نہ پڑھوں گا تو کافر ہو جائیگا اگر کوئی کہے

کہ آدم علیہ السلام پارچہ می بافت دیگرے گفت پس ماہمہ جولاہگانیم، کافر

کہ آدم علیہ السلام کپڑا بناتے تھے دوسرا کہے تو ہم سب جولاہے ہیں تو کافر

شود ایں دوم مسئلہ اگر گوید آدم گندم نمی خورد ما بہ بخت نمی شدیم، کافر شود

ہو جائے گا کہ اگر کہے کہ حضرت آدم گندم نہ کھاتے تو ہم بدبخت نہ ہوتے تو کافر ہو جائیگا

مسئلہ مردے گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں می کرد دیگرے گفت کہ ایں

کوئی شخص کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منول یہ تھا دوسرا کہے کہ یہ

بے ادبی است کافر شود مسئلہ اگر کہے گفت ناخن تراشیدن سنت است

بے ادبی ہے تو انہیں سنت کی بنا پر کافر ہو گیا کوئی شخص کہے کہ ناخن تراشنا سنت ہے

دیگرے گفت اگرچہ سنت باشد نمی کنم کافر شود اگر گوید سنت چہ کار آید کافر شود

دوسرا کہے کہ خواہ سنت ہو میں نہیں کرتا تو کافر ہو گیا اگر کہے سنت کیا کام آئے گی تو کافر ہو جائیگا

مسئلہ اگر کہے امر معروف کرد دیگرے گفت چہ غوغا آوردی اگر ایں سخن برود چہ رد گفت

کوئی شخص بھلائی کا حکم کرے دوسرا کہے کیسے خیر پچایا ہے اگر اس کی یہ فطرت تردید کے خیال سے

کافر شود در فتاویٰ سراجی گفت طالب دین اگر گوید اگر خدا نے جہاں است بہ ستانم کافر

ہو تو کافر ہو جائیگا فتاویٰ سراجی میں ہے کہ اگر فرض خواہ کہے کہ اگر اللہ مقروض ہے تو (میں) وصول کر کے رہوں گا تو کافر

شود اگر گفت کہ اگر پیغمبر است کافر نہ شود مسئلہ اگر کہے گوید حکم خدا چنیں است

ہو گیا اگر کہے کہ اگر پیغمبر ہے تو کافر نہ ہوگا اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے

اں کس گفت کہ حکم خدا را من چہ دائم کافر شود مسئلہ اگر بسوئے فتویٰ دید و گفت

وہ کہے کہ میں حکم خدا کو کیسے جانوں تو کافر ہو جائے گا اگر فتوے کی طرف توجہ کرے کہ تو یہ کیسے

لے ایمان نیارم ہر نبی پر ایمان لانا فرض ہے نہ کہ آدم۔ چونکہ اس میں حضرت آدم کی توہین ہے نہ بے ادبی است۔ چونکہ اس میں سنت کی توہین ہے۔ سنت چہ کار نبی

سنت پہلے کرنا چاہیے۔ بد چہ رد۔ یعنی اس ایک بات کے ٹکڑے کو زمانے کے طور پر نہ اگر خدا نے جہاں میں فرض خواہ لے کہا کہ اگر مقروض خدا ہے تو میں اس سے قرض چوں

کہے چوں کہ تو فرض خواہ اگر ہوگا لیکن اگر یہ کہہ دو پیغمبر ہے تو میں وصول کر کے چوں کہ تو کافر نہ ہوگا نہ من چہ دائم۔ چونکہ حکم خداوندی کا انکار ہے۔ نہ کیونکہ اس

میں آدم علیہ السلام کی توہین ہے اور پیغمبر کی توہین گفتہ انداز کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنے والا کافر ہوگا۔

کہ ایں چہ بارنامہ فتویٰ آوردی اگر شریعت را تبک دانستہ گفت کافر شود مسئلہ
فتوے کا بار نامہ ہے اگر شریعت کو تبک (تباہ) سمجھ کر کہے ہو تو کافر ہو گیا۔

اگر کہے گفت کہ حکم شرع چنین است ایں کس بزور آروغ آورد و گفت اینک شریعت
کوئی شخص کے کہ شریعت کا یہی حکم ہے اور یہ شخص زور دار ڈکارے کہ کہے کہ شریعت کے واسطے یہ ہے تو

راء کافر شود اگر کہے را گفتند کہ با فلاں کس صلح کن آں کس گفت بُت راسجدہ کُتم و
کافر ہو گیا اگر کسی شخص کو کہا جائے کہ تو فلاں کے ساتھ صلح کرے وہ کہے کہ بت کو سجدہ کو نہ ٹکا اور

بادے آشتی نہ کُتم کافر نہ شود چہ را کہ ارادۂ او بعید داشتن صلح است اگر فاسقے مر
اس سے صلح نہیں کروں گا تو کافر نہ ہوگا کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ صلح بہت دور ہے (اور ممکن نہیں) اگر کوئی فاسق خاص

صلحاء را بگوید کہ بیاید مُستمانی بہ بینید و بسوئے مجلس فسق اشارہ کند کافر شود۔
دور پر صلحاء (نیک لوگوں) سے کہے کہ آؤ میری مسلمان دوستوں کے گھر آؤ اور وہ مجلس فسق کی طرح اشارہ کرے تو کافر ہو جائیگا۔

مسئلہ اگر میخوارہ می گوید شاد باد آئیکہ بر شادی ماشاد است ابو بکر حُسن گفتہ
اگر شراب نوش کے کہے وہ شخص خوش رہے جو ہماری خوشی سے خوش ہے تو اسے ایک کام سمجھنے کے باعث ابو بکر

کافر شود مسئلہ اگر زنی گوید لعنت بر شوئے دانشمند باد، کافر شود مسئلہ اگر کہے
دانشمند کہے ہیں کہ وہ کافر ہو گیا اگر عورت کہے دانشمند شوہر پر لعنت ہو تو ادا ہوتی شوہر کے باعث جس کی تعظیم کا حق ہے کافر ہو گئی۔ اگر کوئی

گفت تا حرام یا ہم گرد حلال چہ اگر دم کافر نہ شود مسئلہ اگر کہے در بیماری گفت
شخص کے کہ جب تک مجھے حرام ہے میں حلال کی جستجو کیوں کروں تو کافر نہ ہوگا اگر کوئی شخص بیماری میں کہے کہ

اگر خواہی مرا مسلمان بمیراں و اگر خواہی کافر بمیراں کافر شود مسئلہ در فتاویٰ سراجی
اگر چاہے مجھے بحالت اسلام موت دے اور اگر چاہے بحالت کفر تو کافر نہ ہوگا فتاویٰ سراجیہ میں ہے

آمدہ کہ اگر گفت کہ روزی بر من فراخ کن یا بر من ظلم مکن ابو نصر در کُفر او توقف کردہ
کہ اگر کہے کہ مجھ پر روزی کثرت دے کہ یا مجھ پر ظلم نہ کر تو ابو نصر نے اس کے کفر میں توقف کیا

و ظاہر آنست کہ کافر شود کہ اعتقاد ظلم بر خدا کفر است مسئلہ شخصے اذان می
ہے ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا کیونکہ ذات خداوندی پر ظلم کا اعتقاد کفر ہے کوئی شخص اذان دے

نہ بارنامہ روزی کا نام۔ روزی و فرائض۔ تبک دانستہ یعنی فتوے کی حقارت کے لئے کہا۔ چنین است۔ یعنی اگر کسی آدمی نے وہ ستر آدمی سے اپنے حق کا شریفانہ حوالہ
سے مطالبہ کیا اور وہ ستر آدمی نے ڈکار مار کر کہا۔ یہ ہے شریعت کے لئے۔ چونکہ اس میں شریعت کی توہین ہے۔ لہذا یہ دو کافر ہو جائے گا نہ ہیہ دانستن۔ یعنی کہنے والے کا مطلب
یہ نہیں کہ وہ بت کو سجدہ کرنے پر راضی ہے بلکہ عرف میں اس کا مطلب یہ ہے کہ صلح نامہ ہے۔ چونکہ اس نے فسق کے کاموں کو مسلمان قرار دیا۔ اگر مگر وہ۔ چونکہ
اس نے کلمہ کی بات کو نہ بھی نہیں کیا۔ شوقی۔ شوہر تا حرام ہو کہ اس نے حلال پر حرام کو ترجیح دی کافر بمیراں۔ چونکہ کفر کی موت پر راضی ہو گیا کہ یا کہیں۔ یعنی اس نے روزی کی
حکم کو خدا کا ظلم قرار دیا۔

گوید دیگرے گفت دروغ گفتی کافر شود مسئلہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را عیب کرد
 دوسرا کہے تو نے بیعت کیا تو کافر ہو گیا اگر کوئی دہ بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان (ہلک) میں

موتے مبارکش را مویک گفت کافر شود مسئلہ اگر بادشاہ ظالم را عادل گوید امام ابو منصور
 کہتا تھا کہسے یا ہاں ہلک کر مویک (موتی ہاں) کہے تو کافر ہو گیا کوئی شخص ظالم بادشاہ کو عادل (منصف) کہے تو امام ابو منصور

ما تریبی گفت کافر شود و ابو القاسم گفت کافر نہ شود چرا کہ البتہ گاہے عدل کردہ باشند
 ما تریبی کہتے ہیں وہ کافر ہو گیا اور امام ابو قاسم کہتے ہیں کافر نہیں ہوا کیونکہ ممکن ہے کہ ہمیں واقعی اس نے انصاف کیا ہو

مسئلہ در حمامیہ و سراچی گفت اگر کسی اعتقاد کند کہ حراج وغیرہ خزانہ بادشاہی
 حمامیہ اور سراچی میں ہے کہ اگر کسی کا اعتقاد ہو کہ حراج وغیرہ خزانہ شاہی کا

ملک بادشاہ است کافر شود مسئلہ در سراچی گفت اگر کسی گفت کہ تو علم غیب داری؟
 بادشاہ ملک ہے تو کافر ہو گیا سراچی میں ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے غیب کا علم ہے؟ وہ کہے

گفت دارم کافر شود مسئلہ اگر گفت کہ خدا مرا بے تو در بہشت بردن خواہم رفت
 ہاں ہے تو کافر ہو گیا اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بغیر جنت میں لے گیا کر نہیں جاؤں گا تو

اصح آنست کہ کافر نہ شود مسئلہ اگر کسی گفت من مسلمان دیگرے گفت
 زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا کوئی شخص کہے میں مسلمان ہوں دوسرا کہے کہ تیرے اوپر اور تیرے

لعنت بر تو و بر مسلمان تو کافر شود۔ در جامع الفتاویٰ اظہر آنست کہ کافر نہ شود
 مسلمان ہونے پر لعنت ہو تو کافر ہو گیا "جامع الفتاویٰ" میں زیادہ ظاہر فرار دیا گیا ہے کہ کافر نہ ہوگا

و در سراچی گفت اگر کسی گوید کہ اگر فرشتگان یا پیغمبر اں گواہی دہند کہ ترا سیم
 اور سراچی میں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ فرشتے یا پیغمبر اگر گواہی دیں کہ تیرے پاس چاندی نہیں

نیست باور ندارم کافر شود مسئلہ اگر شخصے دیگرے را گفت اے کافر او گفت اگر
 ہے تو یقین نہ کروں گا کہ کافر ہو جائے گا کوئی شخص دوسرے سے کہے اے کافر وہ کہے کہ ایسا

ایں چنین نمی بودم با تو صحبت نداشتم بعضے گویند کافر شود و بعضے گویند نہ۔
 نہ ہوتا تو میری ہم صحبتی اختیار نہ کرتا تو بعض کہتے ہیں کافر ہو گیا اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوا

لے دفعہ گفتگو چنانکہ اس نے اذان کی تو میں کی۔ میری کہ۔ سمجھتی ہاں۔ چنانکہ اس میں بی بی کے بل کی تو میں ہے۔ کافر شود۔ چنانکہ اس نے بادشاہ کے خلع کو مل کر ڈال دیا گئے
 ایک ظالم کی کام میں داخل ہو سکتے ہے۔ خراج۔ اسلامی سلطنت میں ہو سکتا ہے۔ کتبہ پادشہ۔ شاہی خزانہ بادشاہ کی ملکیت نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ عام ملک
 کی ملکیت ہے۔ بادشاہ اس کا منظم ہے نہ گفت دارم۔ چنانکہ اس نے غیب دانی کو جو عام لاش کی صفت ہے اپنے لیے تسلیم کر لیا۔ آج۔ چنانکہ اس کا مطلب انتہائی دوستی
 خدا پر ہے۔ برائی نہ کر۔ چنانکہ اس میں مہم کی تو میں مقصود نہیں ہے بلکہ اس کی بدولت دنیوی کی تو میں ہے کہ باور ندارم چنانکہ اس نے
 نبی اور فرشتوں کی گواہی کو قبول قرار دیا صحبت نداشتم تیرا معنی نہ ہوتا۔ کافر شود۔ چنانکہ اس جو کہ کفر و عصیان کی ظاہر ہوتی ہے۔ نہ۔ چنانکہ اس کا منشا فعل کہنے والے کے
 قائل کرنا ہے

مسئلہ اگر کسی گویہ کافر شدن پہ کہ با تو بودن کافر نہ شود۔ چہرہ کہ مراد او دور شی جسٹن است

اگر کن شخص کے کافر ہونا تیرے ساتھ دینے سے بہتر ہے تو کافر ہوگا اس لئے کہ اس سے تصور (اصح) دیکھی کی کٹائی (اور نہ رہتا) ہے

مسئلہ اگر شخصے دیگرے را گفت کہ نماز کن او جواب داد کہ تو چندیں نماز کردی چٹے

کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ نماز پڑھ وہ جواب دے کہ تو نے اپنی نماز پڑھی تھی کہیں بل

سر بر آوردی یا چندیں گاہ نماز کردم چہ بر سر آوردم کافر نہ شود مسئلہ اگر کسی

کے یا میں نے اپنی نماز پڑھیں تھی کہیں بلا آ کر کافر ہو جائے گا کوئی شخص

دیگرے را گفت تو کافر شدی او جواب داد کہ کافر شدہ گیر کافر شدہ مسئلہ اگر گفت

دوسرے سے کہے تو کافر ہو گیا وہ جواب دے کہ کافر ہی سہی تو کافر ہو جائے گا اگر کہے

مرا زن از حق تعالیٰ محبوب تر است کافر شدہ اور اتو بہ باید داد اگر توبہ کرد تجدید نکاح باید

کے عورت حق تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہے تو کافر ہو گیا اسے توبہ کرنی چاہئے اگر تائب ہو جائے تو تجدید نکاح کرنی

کرد مسئلہ اگر کافر مسلمانے را گفت کہ مسلمان مرا بیاموز تا نزد تو مسلمان شوم

چاہئے اگر کافر مسلمان سے کہے کہ مجھے مسلمان ہونے کے طریقے آگاہ کن تو تیرے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں وہ

او جواب داد کہ باش تاکہ بروی بسوئے فلاں عالم یا قاضی، او ترا آموزد آں زماں مسلمان

جواب دے کہ ابھی تک جا (اور) تو فلاں عالم یا قاضی کے پاس چلا جا وہ تجھے آگاہ کرے گا اس وقت اس کے

شونزد او اصح آنست کہ کافر نہ شود اگر دواعظ گفت باش تا فلاں روز در مجلس من اسلام

ہاتھ پر مسلمان ہو جانا تو زیادہ صحیح ہے کہ وہ کافر نہ ہوگا اگر دواعظ کہے طرب میان تک کر فلاں دن میری مجلس میں اسلام

آری فتویٰ بر آں است کہ کافر شود مسئلہ اگر گفت مرا بازی از روزہ و نماز شتاب گرفت

تنبہ کر کے کہ لفظی اس پر ہے کہ یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا اگر کہے مجھے جین کو دے پکار دے کہ نماز روزہ کی فرصت کب ہے تو

کافر نہ شود مسئلہ اگر گویہ تو چند گاہ نماز میکن تا حلاوت بے نمازی بینی کافر

کافر ہو جائے گا اگر کہے تو اپنی نمازت پڑھ تاکہ تو نماز پڑھنے کی حلاوت سے واقف ہو تو کافر ہو جائے

مسئلہ اگر گفت کار دانشمندان ہماں است و کار کافران ہماں کافر شود

۴۔ اگر کہے کہوں کی فہم رکھنے والوں کا اند کافروں کا کام۔ یعنی ہے تو دونوں کو برابر مقرر کرنے کا باعث۔ عہ کافر ہو جائیگا

لے دیکھی جسٹن۔ یعنی جہاں ہمارے چہرے ہر کسی کی کیا۔ کافر نہ ہو گیا۔ یعنی کافر نہیں۔ مراد ان۔ خدا سے زیادہ بری ہے جسٹن۔ چہرہ نکاح و زور و عداوت۔ تا

تو تو بینی میں تیرے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں کہ کاش۔ یعنی ابھی مجھ کو تیرے کافر نہ ہو گیا۔ چہرہ اس نے اس خیال سے کہ وہ عالم کی سی رہنمائی کرے گا۔ کافر نہ ہو گیا۔ چہرہ وہ خود اس کو

فراہم کرنے کی نصیحت کر سکتا تھا۔ ہذا یہ بھی جائیگا کہ اس وقت کہ اس کے کافر رہا تھی جو کہ ہے۔ مراد یہی ہے کہ کفر کو پڑھنے پر ہے۔ خدا کی رحمت کس ہے۔ اگر کہے

یعنی اگر کہے کہ چند دن نماز نہ کرے کہ پھر تیرے خدا کا کھٹ آیا۔ اس کے جواب میں دوسرا کہہ کہ تو چند دن نماز پڑھ کر دیکھ تجھے پھر دے گا کھٹ آئے گا کہ وہ دانشمندان۔ یعنی دیکھی

کہہ رکھنے والے لوگ۔ تو خود یہ جو کچھ اس نے حق اور باطل کا میں کو یہیں قرار دیا ہے بینی دونوں کا کام ایک ہے۔ اسلام اور کفر میں کوئی فرق نہیں۔

اگر ایسی سخن عالمی متعین را گوید کافر نہ شود۔ مسئلہ اگر در دعا گفت اے خدا رحمت خود را از	اگر یہ بات کسی متعین عالم کے بارے میں کہے تو کافر نہ ہوگا
اگر دُعا میں کہے اے اللہ اپنی رحمت مجھ سے تو فرما دے کہ تو	
من دربلغ مدار از الفاظ کفر است۔ مسئلہ اگر شخص نے را گفت کہ مُرتد شو دریں صورت	یہ الفاظ کفر میں سے ہے۔
اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ اسلام سے پھر جا اس صورت	
از شوہر خود جدا شوی گویندہ کافر شود مسئلہ۔ رضا بکفر برائے خود و برائے غیر خود	
میں تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائیگی تو کھنڈہ (ترغیب دینے کے باعث) کافر ہو جائیگا	اپنے کفر پر یا اپنے علاوہ دوسرے کے کھنڈہ پر
کفر است و صحیح آنت اگر کفر را قبیح دانستہ دشمن خود را خواهد کہ کافر شود ایس کس ازین	
راضی ہونا کفر ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کفر کو برا سمجھ کر اپنے دشمن کا کافر ہونا پسند کرے تو یہ شخص اس غرض کے باعث	
رضا کافر نہ شود۔ مسئلہ اگر در مجلس شراب خواری بر مکان مرتفع مثل واعظان بہ نشیند	
کافر نہ ہوگا	اگر شراب نوشی کی مجلس میں اونچی جگہ پر واعظوں کی طرح بیٹھ کر دل ملی کرے
و سخن خندگی بگوید و اہل مجلس از اں بخندند ہمہ کافر شوند مسئلہ۔ اگر آرزو کند و	
اور عتقا خاق کرے اور اہل مجلس اس پر ہنسیں تو سب اتر دین دین کے باعث) کافر ہو جائیں گے اگر آرزو کرتے ہوئے کہے	
گوید کاش کہ زنا یا قتل ناحق حلال بودے کافر شود و اگر آرزو کند و گوید کاش کہ	
کاش زنا یا ناحق قتل حلال ہوتا تو کافر ہو جائے گا	اور اگر تمنا کرتے ہوئے کہے کہ کاش
خمر حلال بودے یا روزہ ماہ رمضان فرض نہ بودے کافر نہ شود اگر کہے گوید کہ خدا	
شراب حلال ہوتی یا رمضان کے بیٹھے کے روزے فرض نہ ہوتے تو کافر نہ ہوگا	اگر کوئی شخص کہے کہ خدا
می داند کہ من ایس کار نہ کردہ ام حال آنکہ آں کار کردہ است در اصح قولین کافر شود	
آگاہ ہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا حالانکہ اس نے وہ کام کیا ہے	تو دونوں میں زیادہ صحیح قول کے مطابق کافر ہو جائیگا
و ازین امام سرخسی منقول است کہ اگر آں قسم خوردندہ اعتقاد می کند کہ ایس کلام بدروغ گفتن	
اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر اس قسم کھانے والے کا اعتقاد یہ ہو کہ یہ کلام جھوٹ کہتے	
کفر است در آں صورت کافر شود و اگر نہ شود فتویٰ حسام الدین بر آنت مسئلہ۔	
کفر ہے تو اس صورت میں کافر ہو جائیگا ورنہ نہیں	حسام الدین کا فتویٰ اسی پر ہے۔ مسئلہ۔
امام حمادی گفستہ کہ از ایمان خارج نہ کنند مگر چیزے کہ انکار باشد بدانچہ ایمان	
امام حمادی فرماتے ہیں کہ ایمان سے کوئی چیز خارج نہیں کرتی مگر ایسی چیز کا انکار جس پر ایمان	
ہے متعین چنانچہ اس میں صرف اس عالم کی قرین ہوگی۔ در تلخ مار چونکہ اس کا رعبہ ثابت ہوا کہ فی الحال اس پر خدا کی رحمت نہیں ہے نہ کہ کافر نہ ہو۔ دوسرا کہ اگر کسی دیندار کو دوسرے	
کے کفر پر رضامندی کا اظہار نہ کرے پھر راجح و اندیشہ میں کہہ کر اپنے عقیدے میں برا بھلا کہے ہوئے ہو مگر کافر نہ ہو۔ چونکہ اس سے مذہب کی قرین ہوتی ہے کافر نہ ہو۔ چوتھا کہ جو کفر پر چڑھ کر کسی	
مذہب میں کسی دلت کی حلال نہ نہیں۔ کافر نہ شود۔ چونکہ یہ چیز کسی دلت کی حلال تھی۔ آیتہ قولین۔ چونکہ اس نے اللہ کے حکم کو خلاف واقع قرار دیا۔ واجب امت۔ خدا کی توحید۔	

آوردن بدل واجب است مسئلہ امام ناصر الدین گھنٹہ کہ آنچہ دردت یقینی است از

ہذا واجب ہو امام ناصر الدین منبر ملتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جائے تو ارتداد

ظہور آں حکم بردت کردہ شود و آنچہ در ردت بودن آں شک است ازاں حکم بردت

ظاہر ہونے پر یقین اے غرض کہا جائے گا اور وہ شخص جس کے مرتد ہونے میں شک ہو اس پر ارتداد کا حکم نہ لگانا

نباید کرد کہ ثابت از شک زائل نہ شود حال آنکہ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْا وَاَلَا يَعْزِلُوْا

چاہئے کہ کوئی ثابت شدہ و یقینی چیز شک سے زائل و ختم نہیں ہوتی کیونکہ اسلام غالب ہوتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا

و در حکم بہ کافر گفتن اہل اسلام جلدی نہ باید کرد حال آنکہ بہ صحت اسلام مکرہ علماء

اور ہذا حکم مسلمان کو کافر کہنے میں جلدی نہ کرنی چاہئے حالانکہ وہ شخص جس پر رسی کوڑ مکر کہو یا کسی جو عہد اس کے مسلمان ہی ہونے

حکم کردہ اند مسئلہ در تاتار خانی ازین مایع گھنٹہ کہ ابو حنیفہ فرمودہ کہ کفر کفر نہ باشد

کا حکم کہتے ہیں (فتاویٰ تاتار خانی میں "یسٹ پیج" کے حوالہ سے لکھا ہے امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ کفر اس

تا کہ اعتقاد نہ کردہ شود بکفر مسئلہ در محیط و ذخیرہ گھنٹہ کہ مسلمان کافر نہ شود مگر وقتیکہ

وقت تک کفر نہ ہوگا جب تک کہ کفر پر اعتقاد (ارادہ) کل نہ ہو۔ محیط و ذخیرہ میں ہے کہ مسلمان کافر نہیں ہوتا جب تک قصد ارتکاب کفر

قصد کفر کند مسئلہ در مضمرات از نصاب و جامع اصغر گھنٹہ کہ اگر کسی کلمہ کفر عمداً

ذکر کرے مضمرات میں "نصاب" اور "جامع اصغر" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص عمداً کلمہ کفر

گفت لیکن اعتقاد بہ کفر نہ کرد بعض علماء گھنٹہ اند کہ کافر نہ شود کہ کفر از اعتقاد تعلق

کے علاوہ کفر پر اعتقاد نہ کرے تو بعض علماء کہتے ہیں کہ کافر نہ ہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے تعلق

دارد و بعض گھنٹہ اند کہ کافر شود کہ رضا است بکفر مسئلہ اگر جابلے کلمہ کفر گفت دنی دانہ

دکھتا ہے اور بعض کہتے ہیں چونکہ رضا علی الکفر ہے اسلئے کافر ہو گیا اگر کوئی جابل و ناواقف شخص کفر کفر کہے اور وہ یہ

کہ ایں کلمہ کفر است بعض علماء گھنٹہ اند کہ کافر نہ شود و جہل عذر است و بعض گھنٹہ

ذرا جانتا ہو کہ یہ کلمہ کفر ہے تو بعض علماء کہتے ہیں کہ جہالت عذر ہے اور وہ کافر نہ ہوگا اور بعض کہتے جہالت قدر

کافر شود جہل عذر نیست مسئلہ از مُرتد شدن اَحد الزَّوْجَیْنِ نِکاح فی الحال باطل

نہیں ہے (اور وہاں کافر ہو جائے گا) میان زوجی میں سے ایک کے مرتد ہوجانے کی بنا پر نکاح لڑی طور پر باطل ہو جائے گا

نہ مدت۔ یعنی اسلام سے پھرنا۔ ثبوت۔ یعنی اس آدمی کا اسلام جو پہلے سے ثابت۔ از شک۔ یعنی وہ بات جس سے کافر بننے میں شک ہے۔ اَلْاِسْلَامُ لَا یُعْلُوْا وَاَلَا یَعْزِلُوْا

کہ معاملہ و حالت میں غالب نہ ہو جائے گا۔ مغلوب نہ ہوگا۔ مگر۔ جس کو کفر کہو یا کسی جو اسلام مسلمان کہتے ہیں کہ کفر کفر نہ ہے۔ یعنی کفر کفر نہ ہے۔ یعنی کفر کفر نہ ہے۔ یعنی کفر کفر نہ ہے۔

ہوگا جبکہ اس نے کفر کے ارادہ سے کہے ہوں۔ قصد کفر کند۔ یعنی کسی قول و فعل کو کافر بننے کے ارادہ سے کرے۔ اعتقاد بخود کرد۔ یعنی اپنے عقیدے کے خلاف صحت نہیں

سے کفر کفر جان بوجھ کر ادا کیا۔ اگر جابلے۔ یعنی کوئی جابل اپنے ارادہ و اختیار سے کفر کفر ادا کرتا ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کو کفر کہتے ہیں۔ مسلمان کافر ہو جاتا ہے

تھوڑا سا۔ یعنی شوہر و زوجی میں سے ایک۔

اور وہ قضائے قاضی پر موقوف نہیں یہ منتفی کی روایت ہے اگر کوئی شخص قری

آتش پرستوں جیسی اوڑھے یا پاجامہ (دوباس) کا فزل پیرا پہنے تو بعض علماء کے نزدیک وہ کافر ہو جائے گا اور بعض

کے نزدیک کا فرق ہوگا اور بعض متاخرین (بعد کے فقہاء) فرماتے ہیں کہ اگر ضرورت پئے تو کا فرق ہوگا۔ - مسک۔

اگر کوئی شخص زہار (جو آتشِ بہشتوں کا شہار ہے) آباد سے قاضی الودیعہ کہتے ہیں کہ اگر کفار سے جان بچانے کی خاطر ہو تو کافرنہ ہوگا اور

ہمارے فائدہ کی غرض سے ہر ترکا فیر ہو جائے گا آتش پرست قوموں کو

کے دن اکٹھے ہوں یا ہندو ہوں کے دن اظہارِ مسرت کریں اور کوئی مسلمان کہے کیا اچھا طریقہ اختیار کیا ہے

عجیب النوازل سے نقل کیا گیا ہے کہ کوئی شخص گتہ صغیرہ کا ارتکاب کرے پس کوئی

انھیں خاص طور پر اس سے کہے کہ تو بہ کہ (اورادہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے کہ تو بہ کہوں تو کافر ہو جائیگا اگر

اہلِ حرام سے حدفتہ کرے اہلِ ثواب کا امیہ وار ہو تو کافر ہو جائیگا اگر فقیر

مفسر فقہی کو معلوم ہو کہ حرام سے بچا ہے اور وہ اس کے واسطے دُعا کرے اور صدفہ دینے والا آئیں جبکہ قرہ

فر ہو جائے گا۔ فاسق شراب نوشی کرے اور اس کے دشتہ دار اُک اس پر در احمس پھار کرے

مبارکباد دیں تو دونوں صورتوں میں اظہار غرضی کے باعث اسب کا غرہ ہو جائیں گے اپنی بیوی سے واطت

تقاضے تاحقی۔ تاحی کا بیحد ہے کہسے کلاہ۔ یعنی کوئی مسلمان ایسی کوئی چیز اختیار کرے جو کافروں کی خاص علامت ہے۔ بجز وقت۔ بجز جوری سے بنی ہوئی۔ ہلکی چمکانے کے لئے۔ جس۔ آخر پرست۔ نفع دہا تاں پستانوں کی حیرت کادون ہے۔ سبیت۔ طریقہ۔ تو کہتم۔ چونکہ اس سے اللہ کی جناب میں سرکشی لازم آتی ہے۔ آئین لغت۔ چنانچہ اس سے مسلم۔ یہما فرشتہ۔ چونکہ عوام پر سرت کا اظہار کیا۔

لواطت با زن خود کافر نہ شود و با غیر زن خود کافر شود مسئلہ حلال دانستن

(باغیر زن کے راستیں محبت) کو حلال جاننے سے کافر ہوگا اور ایسی ہی کے علاوہ اجنبی عورت سے جینے پر کافر ہوگا حیض کی حالت میں جماع و

جماع در حالت حیض کفر است و در حالت استبراء بدعت است کفر نیست

ہجستری کو حلال جانا کفر ہے اور استبراء (بانہی کے حاملہ ہونے کے متعلق معلوم کرنے کی مدت) کی حالت میں حلال

مسئلہ در خسروانی گفتہ کہ مردے بر مکان مرتفع بہ نشیند مردم ازوے بہ طریق استبراء

ماننا بدعت ہے کفر نہیں "خسروانی" میں لکھا ہے کہ کوئی فرض بلند ہند پر بیٹھ اور لوگ اس سے استبراء و مذاق کے

مسائل پرسند او بہ طریق استبراء جواب گوید کافر شود و بر مکان بلند نشستن

طور پر مسائل پوچھیں (اور وہ استبراء کے طور پر جواب دے کر کافر ہو جائے گا اور اونچی جگہ پر بیٹھنا

شرط نیست استبراء بہ علوم دینی کفر است مسئلہ اگر گفت کہ مرا با مجلس علم

شرط نہیں ہے دینی علوم کے ساتھ استبراء کفر ہے اگر کہے مجھے علم کی مجلس سے

چہ کار یا گوید آئینہ علماء می گویند کہ می تواند کافر شود مسئلہ اگر گفت زر

کیا کام یا کہے جو کہ علم (شرعی بات) لکھتے ہیں کون اس پر عمل کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا اگر کہے پیسہ ہونا

می باید علم بحسب کاری آید کافر شود مسئلہ اگر گوید اینہا کہ علم می آموزند داستانہا است

جانتے علم (دین) کس کام آتا ہے تو کافر ہو جائیگا اگر کہے کہ یہ لوگ جو علم سیکھتے ہیں بے اصل کہانیاں یا

یا تزویر است یا گوید من جیلہ دانشمندان را منکرم کافر شود مسئلہ اگر کہے گوید

مجرم ہے یا کہے مجھے علماء دین کا دھندہ ناپسند ہے تو کافر ہو جائیگا اگر کوئی شخص کہے

ہمدانہ من بشرع بیا او گفت پیادہ بیار کافر شود و اگر گفت بیا بسوئے

یہ ساتھ شریعت پر عمل پیرا ہو کر آ وہ کہے سپاہی لے آ اور عیسیٰ علی کا منکر ہو کر کافر ہو جائیگا اور اگر کہے قاضی کے پاس چل

قاضی او گفت پیادہ بیار کافر نہ شود مسئلہ اگر گفت نماز با جماعت بگزار او

اور وہ کہے سپاہی لے آ تو کافر نہ ہوگا اگر کہے نماز با جماعت پڑھ وہ

گفت اِنَّ الصَّلَاةَ تَهْتَكُ کافر شود مسئلہ مردے آیت قرآن را در قدح

کہے "ان صلوٰۃ تہتک" یعنی تنہی (دیکھتی ہے) کے جگہ کا یعنی ایسا کہے تو کافر ہو جائیگا کوئی شخص آیت قرآن کو پیالہ میں رکھ کر پیالہ

لے استبراء اگر کوئی آدمی کوئی کوڑی خرچہ آ کر اس کے لئے یہ حکم ہے کہ قرآن اس سے ہجستری نہ کرے بلکہ اس کے حیض آنے کا انتظار کرے۔ جب اس کو حیض آچکے جس سے

یثابت ہو جائے کہ اس کو پہلے آفت سے عمل نہیں چھپا اس سے ہجستری کر سکتا ہے۔ یہ ہجستری کی ضمانت کا وقت حالت استبراء کا ہے۔ استبراء مذاق نہ کھڑا استبراء نہ

اس میں نہ ہیکل تو ہیں ہے۔ کئی آواز نہ کر۔ گویا اس نے شریعت کا حکام کو ناقابل عمل قرار دیا۔ حکم۔ یعنی دین کا علم۔ داستانہا میں بے اصل کہانیاں تزویر مجرم جیلہ

دانشمندان۔ یعنی علماء دین کا دھندہ ناپسند نہیں۔ پیادہ بیار۔ یعنی سپاہی لائے ہیں کہ چونکہ اس نے شریعت پر غرض سے عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا کافر ہو جائیگا

تہتک۔ افسوسناک یعنی آیت کے دراصل معنی ہیں۔ نماز پڑھانے سے روکتی ہے جس سے اس نے مذاق میں تنہی کر لیا تو نہا کے معنی میں لے لیا۔ آیت قرآن اس میں آیت قرآنی کی

جو آیتیں ہیں کہ اس کا سند و تحقیق کا کوئی مذاق نہ ہے۔

نہادہ قدح را پر آب کرده گوید کاساً و باقاً کافر شود مسئلہ اگر در حق باقی در دیگر

باقی سے ہرگز کوئی کچھ کاسا و باقاً قرآنیت کریم کی توہین و مذاق کی بنا پر کافر ہو جائیگا اگرچہ کچھ باقی ماندہ کے بارے میں کچھ

نگوید و الباقیات الصالحات کافر شود مسئلہ اگر مردے بسم اللہ گھٹے شراب

"والباقیات الصالحات" قرآنیت کریم کی بنا پر کافر ہو جائے گا اگر کوئی بسم اللہ کہہ کر شراب

خورد یا زنا کرد کافر شود و همچنین اگر بسم اللہ گھٹے حرام خورد مسئلہ اگر رمضان آمد

چھ یا زنا کرے کافر ہو جائیگا اور اسی طرح اگر بسم اللہ پڑھ کر حرام کھائے کافر ہو جائیگا۔ اگر کوئی رمضان شریف آئے ہر کچھ

وگفت کہ سب بر سر آمدہ کافر شود مسئلہ اگر گھٹے شد کہ بیا فلاں را امر معروف کنیم

کہ صحیفہ سر پر آگئی تو کافر ہو جائیگا کوئی کہے کہ آؤ فلاں کو اچھے کام کی تلقین کریں اور

وے در جواب گفت کہ وے مرا چہ کردہ است کہ امر معروف کنیم کافر شود مسئلہ

وہ جواب میں کہے کہ اس نے میرے ساتھ کیا کیسا ہے کہ میں امر بالمعروف کروں تو کافر ہو جائے گا۔ مسئلہ

مردے مدین زرا گفت ز زمین در دنیا بدہ کہ در آخرت زرا نخواہ بود او

کوئی شخص مرقوم سے کہے کہ میرا پیسہ بچے و تنہا میں دیدے کہ آخرت میں پیسہ نہ دے سکے گا وہ جواب

در جواب گفت کہ وہ دیگر بدہ در آخرت از من بگیري آنجا خواہم داد کافر شود

میں کہے کہ اچھے دس اور دیدے آخرت میں مجھ سے لے لینا میں وہیں دیدوں گا تو کافر ہو جائے گا اس کے

مسئلہ بادشاہ را اگر سجدۂ عبادت کند با اتفاق کافر شود و اگر بقصد تحیتہ مثل

اگر کوئی آخرت ہے بادشاہ کو اگر سجدۂ عبادت کرے تو بالاتفاق کافر ہو جائے گا اور بغرض تعظیم سلام کی مانند

سلام کند علماء را در اں اختلاف است در ظہیر یہ گفتہ کافر نہ شود و در مؤید الہ رایہ شرح

کرے تو علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے "ظہیر یہ" میں ہے کہ کافر نہ ہوگا اور "مؤید الہ رایہ" شرح ہدایہ

ہدایہ گفتہ کہ سجدہ با جماع جائز نیست و خدمت کردن بہ وضع دیگر از اسنادن

میں ہے کہ سجدہ بالاتفاق جائز نہیں اور اعطایہ خادمیت دوسرے طریقہ سے مثلاً اس کے سامنے کھڑا

پیش او یا دست بوسیدن یا پشت حسم کردن جائز است مسئلہ ہر کہ ذبح کند بام باں

ہونا یا ماتر بچوسنا یا بغض من تعظیم دفنا جگہ جانا جائز ہے ہر شخص ذبح کرے بچوں

لے و الباقیات الصالحات اس آیت میں ایک اعلیٰ درجہ میں جو قیامت میں باقی رہیں گے اس آیت کا مذاق اڑانے کے لئے وہ ایک کے بچہ کچھ کان نغفوں میں بچہ کرنا ہے۔ کافر

شود۔ ہر کہ اس میں بسم اللہ کی توہین ہے۔ چہ رنج۔ اگر یہ لفظ رمضان کی توہین کی نیت سے کیا ہو نہ ہر طرف کہیں۔ چہ تو اس میں ایک شخص کی توہین ہے۔ در آخرت۔ چہ علماء میں

آخرت کی توہین ہے۔ سجدۂ عبادت۔ یعنی جیسے نماز کا سجدہ پڑھنے کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ غیرتہ۔ یعنی جس طرح تعظیم کے لئے سلام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تعظیم کے لئے سجدہ کرے

اسنادن کسی شخص کے دربار میں کھڑے رہنا جو دست ہے اور کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔ میں انسان کو چاہئے کہ دوسروں سے اس قسم کی تعظیم کا تقاضا نہ

ہو۔ پشت ہم کردن۔ یعنی تعظیم کے لئے جھکا۔

یا بر چاہیہ یا بردیا یا بر نہر یا، خانہ یا چشمہ یا و مانند آں پس ذبح کنندہ مشرک
یا سکون یا صیادوں یا نہروں، گھروں اور چشموں وغیرہ کے نام پر تو ذبح کرنے والا مشرک

است وزن وے از مے جدا است و مذبحہ مردار است مسئلہ در دستور القضاۃ از
ہے اور اس کی بجوی اس سے علیحدہ کی جائے گی اور یہ غیر اللہ کے نام پر ذبح مردار ہے "دستور القضاۃ" میں

امام زائد ابو بکر نقل کردہ کہ ہر کہ در روز عید کافراں چنانچہ نوروز مجوس و یمنین در
امام زائد ابو بکر سے منقول ہے کہ جو شخص کافروں کی عید کے دن مثلاً آتش پرستوں کے نوروز اور اسی طرح

دوالی و دوسرہ کفار ہند بر آید و با کافراں موافقت کند در بازی کافر شود مسئلہ
کفار ہند کی دیوالی اور دوسرہ میں شامل ہو اور کافروں کے ساتھ ان کے مذہب ہی، کھیل کود میں شریک ہو کر کافر ہو جائے گا

ایمان یاس مقبول نیست و توبہ یاس صح آنت کہ مقبول است مسئلہ در
زندگی سے یا دوس ہو جائے (حالت لزج) کا ایمان قبول نہیں اور ایسے وقت کی توبہ زیادہ صحیح قول کے مطابق مقبول ہے۔

شرح مقاصد گفتہ کہ ہر کہ حدوث عالم یا حشر اجساد یا علم بجزئیات و مانند آں را کہ
شرح مقاصد میں ہے کہ جو شخص عالم کے حادث (فانی) ہونے یا قیامت کے دن جنوں کو اٹھائے جائے اور زندہ کئے جائے

از ضروریات دین است انکار کند باتفاق کافر شود و اگر در مسائل عقائد کہ روافض و
یا مذہب کی چھٹی میں سے چھٹی چیز کے علم وغیرہ کا جو ضروریات دین میں سے ہیں انکار کرے تو بالاتفاق کافر ہو جائیگا اور اگر مسائل عقائد میں جن کے بارے

خوارج و معتزلہ وغیرہ فرقہ ہائے مدعیہ اسلام در آں خلاف دارند برخلاف اہلسنت اعتقاد
میں روافض، اہل حق، خوارج اور معتزلہ وغیرہ کا جو اسلام کے دعوے پر فرستے ہیں اور ان کا ان مسائل میں اختلاف ہے (یعنی اہلسنت کے برخلاف)

کند در کافر گفتن او علماء اختلاف دارند در مستقی از ابو حنیفہ مروی است کہ کسے را
اعتقاد رکھے تو اسے کافر کہنے میں علماء کا اختلاف ہے "مستقی" میں امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ وہ اہل

اہل قبلہ کافر نمی گویم و ابو اسحق اسفرائی گفتہ کہ ہر کہ اہل سنت را کافر دارند
قبیلہ (قبلہ کی جانب نماز پڑھنے والے) میں کسی کو کافر نہیں کہتے اور ابو اسحاق اسفرائی کہتے ہیں کہ جو شخص اہل سنت کو کافر قرار دے میں اسے

او را کافر می دانم و ہر کہ نداند او را کافر نہ دانم مسئلہ علامہ علم الہدیٰ در بحر المحیط
کافر نہ سمجھتا ہوں اور جو شخص اہل سنت کو کافر قرار دے میں اسے کافر نہیں سمجھتا علامہ علم الہدیٰ بحر المحیط میں

سے برچاہہ آتا ہے کہ یہ کہتے ہیں۔

مذکورہ دو جانور خدا کے علاوہ ان ناموں پر ذبح کیا گیا ہے۔ باری۔ یعنی وہ کھیل کود جو مذہبی رسوم کے طور پر وہ تک کرتے ہیں۔ ایمان یاس۔ یعنی ذبح کیلئے جان میں
ایمان نہ ہو جب کہ زندگی سے وابستہ ہو جائے اور عالم آخرت کا شہادہ ہونے لگے۔ حدوث عالم۔ یعنی دنیا کا نو پیدا ہونا۔ حشر اجساد۔ یعنی قیامت میں مومن کا زندہ کیا جانا اور کفار کا
یعنی زندہ کر دینا۔ ہر کہی چیز کا علم ہونا۔ مشرک یا بت ہیں۔ وہ چیزیں جو کلمہ مذہب میں ثابت ہیں مگر اہل بت۔ جو کہ کلمہ کثرت نماز پڑھتے ہیں۔ کافر یا نام۔ جو کہ ایک مصلح کافر
سمجھا کرتا ہے۔

گفتہ کہ ہر ملعون کہ در جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دشنام دہد یا اہانت
فرمے کہ ہر ملعون جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گالی

کند یا در امرے از امور دین او یا در صورت مبارک او یا در وصفے از او صاف شریفہ
دے (بڑا بھلا کہے) یا اہانت کرے یا دینی امور میں سے کسی امر میں یا آنحضور کی صورت مبارک یا اوصاف شریفہ میں

او عیب کند خواہ مسلمان بود یا ذمی یا عربی اگر چہ از راہ ہزل کردہ باشد آل
سے کسی وصف میں عیب کا اظہار کرے چاہے وہ مسلمان ہو یا ذمی یا عربی (دار الحرب کا باشندہ) خواہ وہ بطور

کافر است واجب القتل، توبہ او مقبول نیست و اجماع اُمت بر آنست
ہزل و مذاق ایسا کرے وہ کافر واجب القتل ہے اس کی توبہ قابل قبول نہیں ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے

کہ بے ادبی و استخفاف ہر کس از انبیاء کفر است خواہ فاعل او حلال دانستہ
کہ بے ادبی اور قرہین انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی بے ادبی کرنے والا اسے حلال و جائز سمجھ کر اس کا

مرتکب شود یا حرام دانستہ مسئلہ آچہ روا فض می گویند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
از کتاب کرے یا حرام جانے ہوئے (بر صورت کفر ہے) روا فض جو کہ کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے

از خوف دشمنان بعض احکام الہی را تبلیغ نہ فرمودہ کفر است۔

خوف سے بعض احکام الہی کی تبلیغ نہیں کی (دیکھنا) کفر ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا
اور تم تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت نصیب فرمائی اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا

اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَسَلَّم عَلَىٰ أَجْمَعِهِمْ
قرہم ہدایت پائیں گے جیسے جاسید ہمارے رب کے تمام رسول حق لئے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں

خُصُوصًا عَلَى سَيِّدِهِمْ وَخَاتِمِهِمْ شَفِيعِ الْعَالَمِينَ وَخَطِيبِ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ
خصوصاً ان کے سردار اور ان کے خاتم تمام جہانوں کے شفاعت کرنے والے اور قیامت کے

الَّذِينَ وَ عَلَى إِلَيْهِ وَأَصْحَابِهِ وَ أَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ ۝

ان انبیاء عظیم السلام کے خطیب پر اور ان کی آل پر اور صحابہ اور ان کے تمام پیرواروں پر آمین تم آمین

تت

ہر ملعون آنحضرت کی کسی بھی حیثیت سے قرہی کرے اور ان کے خلاف کلمہ کہے تو صحیح قول یہ ہے کہ اس کی توبہ ان ہی جائے گی اس لئے کہ وہ

نزدیک اللہ ہوتا ہے اور توبہ کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔
آنحضرت توبہ میں ہر کس کی توبہ قبول فرماتے ہیں جو کفر است۔ چنانکہ اس عقیدے پر قائم آئے ہیں کہ آنحضور اپنا فرض انجام نہیں دے سکے گا اگر اللہ اس

خدا کی تعریف ہے جس نے علیہ السلام کا راستہ دکھایا اور ہمیں راہ یاب نہ ہوئے اگر وہ انسانی نہ کرتا۔ اللہ کے رسول جو پیغام لئے ہیں وہ حق ہے سب پر اللہ کا درود و
سلام جو خاص طور پر پیغمبر کے سردار اور پیغمبر کے پیروں پر تمام جہانوں کے سفارشی ہیں اور جو قیامت میں سب پیغمبروں کے خطیب ہوں گے اور ان کی اولاد،

صحابہ کرام و ان کے پیروں پر درود و سلام ہو۔ بحمد اللہ ۱۳ فروری ۱۳۸۷ھ بمطابق یکم رجب المرجب ۱۴۰۷ھ کو حادثہ کے متروک سے فراغت پائی۔

وَصِيَّتْ نَامَہ

جناب قاضی محمد شفاء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ مِنْ اَصْلَابِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَرْحَمَ الْمُسْلِمَاتِ وَ مَنْ

اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے مسلمان مردوں کی پشت اور مسلمان عورتوں کے رحم سے پیدا فرمایا

عَلَيْنَا بَعَثَ سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَفْضَلَ الرُّسُلِ وَ الْاِیْمَانِ بَنُ هُوَ

اللہ ہم پر اس پیغمبر کو بھیج کر احسان فرمایا جو کہ سب نبیوں کے سردار اور سب رسولوں سے افضل ہیں اور اس خدا کی تعریف ہے جس نے ہمیں

الْاَیۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ وَ مَنْ هُوَ الْیَعْمَۃُ الْعَظْمٰی لِمُعْتَمِرٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

اس فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی بڑی علامت ہے جو ایمان حاصل کر کے احسان فرماتا جو حجت ماحصل کو کہنے کے لیے بڑی نشانی ہے اور نعمت کے خداوندوں کے لئے

وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اتِّبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا هَدٰ اِلَیَّ لِاِسْلَامِ

بڑی نعمت ہے اللہ کی رحمتیں اور اس کی سلامتی جو ان پر اور ان کی اولاد پر ان کے اصحاب اور ان کے سب کامیابوں پر میں اللہ کا اس نعمت پر

وَ اَحْیَانِیْ عَلَیْہٖ وَ وَفَّقَنِیْ لِاِقْتِبَاسِ اَنْوَارِ عُلَمَائِہٖ الصّٰلِحِیْنَ وَ اَوْلِیَّائِہٖ

مفکر گزار ہیں کہ اس نے مجھے اسلام کی رہنمائی فرمائی اور اسلام پر ناز دیکھا اور مجھے اپنے ان نیک علماء اور کامل اولیاء

الْکَامِلِیْنَ خُلَفَآءِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ الْفَارُوقِیِّ النَّقْشِبَنْدِیِّ الْمُجِدِّیِّ لِیَلَا لَفِ

کے اور ماحصل کر کے ان کی تعریفیں عطا فرمائی جو حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی مجددی

الشَّانِیِّ وَ السَّیِّدِ السَّنَدِیِّ مُحَمَّدِیْ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ غَوِثِ الثَّقَلِیْنَ وَ سَیِّدِ

ثانیہ اور سید محمد الدین عبد القادر جیلانی غوث الثقلین اور سید

الْفَاضِلِ الْکَامِلِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ الشَّجَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ اَسْلَافِہِمُ

من فضل کامل معین الدین حسن شجرہ کے خلفاء (جانشین) ہیں خدا ان کے

وَ اَخْلَافِہِمُ اَجْمَعِیْنَ وَ اَسْرَجُوا مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی اَنْ یُّنِیْسِنِیْ عَلٰی اِتِّبَاعِہِمُ وَ یُجَبِّتِہِمُ

انہوں اور ان کے سب سے ماضی ہو جائے اللہ کے فضل سے یہ امید ہے کہ وہ میری موت ان لوگوں کی حجت اور

وَ یُلْجِقَنِیْ بِہِمُ فِیْ دَآئِرِ الْقَرَارِ وَ مَا ذَ اِلَکَ عَلٰی اللّٰهِ بِعَیْنِ یَزِیْرٍ

مہربانی کی حالت میں انہیں (میرے) کا اللہ مجھے جنت میں ان کے ساتھ والہ بندہ کرے گا اور یہ خدا کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

بعد از حمد و صلوة فقیر حقیر محمد شفاء اللہ حنفی مجددی پانی پتی می نویسد کہ عمر میں

حمد و صلوة کے بعد فقیر حقیر محمد شفاء اللہ حنفی مجددی پانی پتی نعمت ہے کہ اس

عاصی بہتاد سال رسیدہ و یقین کہ عبارت از مرگ است برسہ آمدہ فرصت نہ

کنند کہ عمر اسی سال کی جو پہلی اور یقین جس سے مراد موت ہے سہ ہر آفتی فرصت باقی

گذشتہ کلمہ چند بطریق وصیت برائے اولاد و احباب می نویسد کہ رعایت بعضے

نہیں چھوڑی (ابا) چہند کلمے بطور وصیت اولاد و احباب کے واسطے لکھتا ہے کہ ان میں سے بہن

ازاں برائے ذات فقیر مفید و ضرور است بر خ ازاں برائے دوستان و فرزندان

کی نگہداشت فقیر (معتف) کی ذات کے لئے مفید اور ضروری اور کچھ حصہ دوستوں اور بیٹوں کے

ضرور مفید است اگر نوع اول را رعایت خواہند کہ در روح فقیر از آنها خوشنود

پسے ضروری اور مفید ہے اگر نوع اول کے تحت ذکر کردہ باتوں کی رعایت کریں گے تو فقیر کی روح ان سے خوش

خواہد شد حق تعالیٰ جزائے خیر خواهد داد و گرنہ در عاقبت دامن گیر خواہم شد و

ہوئی اور اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرمائے گا ورنہ آخرت میں دامن گیر ہوں گا اور

اگر نوع ثانی را رعایت خواہند کہ در ثمرہ آل در دنیا و عقبی نیک خواہند دید و گرنہ نتیجہ بد

اگر نوع ثانی (دوسری) کی رعایت کریں گے تو اس کا نتیجہ دنیا و آخرت میں اچھا دیکھیں گے ورنہ بُرا انجام

خواہند دید۔ نوع اول آنست کہ در تجہیز و تکفین و غسل و دفن رعایت سنت کنند

دیکھنا ہوگا نوع اول یہ ہے کہ تجہیز و تکفین و غسل و دفن میں سنت کی رعایت کریں

و دو چادر رزائی کہ حضرت ایشاں شہیدہ رضی اللہ عنہ عنایت فرمودہ بودند درال تکفین

اور دو رزائی (ستر ابرے والی) چادریں جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے عنایت فرمائی تھیں ان میں کفن

نمائند و عمامہ خلاف سنت است ضرور نیست و نماز جنازہ بجماعت کثیر و امام صالح

دی اور عمامہ خلاف سنت ہے ضروری نہیں ہے اور نماز جنازہ بجماعت کثیر اور امام صالح

مثل حافظ محمد علی یا حکیم سکھو یا حافظ پیر محمد بجا آرد و بعد تکبیر اولیٰ سورۃ فاتحہ ہم

مثلاً حافظ محمد علی یا حکیم سکھو یا حافظ پیر محمد کے ساتھ پڑھیں اور تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ بھی

خوانند و بعد مردن من رسوم دنیوی مثل وہم و بستم و چہلم و ششماہی و برتینی بیج

پڑھیں اور میرے رکنے کے بعد دنیاوی رسوم دسواں، بیسواں، چالیسواں اور ششماہی اور برتینی وغیرہ کچھ

لے رعایت بجا داشت۔ ترجمہ کچھ حصہ ترجیح اول۔ یعنی وہ ہیں جو وصیت نامہ کی دفعہ اول کے تحت ذکر کیا گئی ہیں عاقبت آخرت۔ دو چادر رزائی۔ یعنی ستر ابرے والی رزائی۔ یعنی حضرت مرزا جان جاناں صاحب اللہ مظہر مرزا علیہ جو کہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ روزی تکفین نمائند کسی چیز کی طرف سے ہیں کفن و ناست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی چادر صاف و زیب رضی اللہ عنہما کے کفن میں ڈالائی تھی۔ حافظ محمد علی۔ راونہات مشہور کتاب کے مصنف ہیں حکیم سکھو۔ یہ موت ہے اصل نام غلام حسین الدان ہے۔ ستر کا فاتحہ۔ یعنی فاتحہ کی رو سے اگر فاتحہ بطور ایک ڈھکے پڑی جائے تو اجازت ہے۔ کہ برتینی۔ سوم۔ چہلم۔ ہر سی و دہر و سب بدعت ہیں یہ ہندوؤں رسمیں ہیں جو مسلمانوں میں مروج ہوئی ہیں۔ ان بدعتوں سے چہلادبہ ضروری ہے۔

نہ کنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ از سہ روز ماتم کردن جائز نہ داشته اند
 ذکر میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ سوگ کو جائز نہیں رکھا

حرام ساختہ اند و از گریہ و زاری زنا را منع بلغ نمایند در حالت حیات خود
 حرام قرار دیا ہے اور عورتوں کو رونے پینے سے سختی کے ساتھ منع کریں فقیر اپنی زندگی میں ان چیزوں کو

فقیر ازیں چیز مراضی نہ بود و بہ اختیار خود کردن نداده و از کلمہ و درود و ختم قرآن
 پسند نہیں کرتا تھا اور اپنے اختیار سے کرنے بھی نہ دیں اور کلمہ و درود اور ختم قرآن و

و استغفار و از مالی حلال صدقہ بہ فقراء باخفاء امداد فرمایند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 استغفار اور مالی حلال سے فقرائے کو صدقہ بطریقہ پلیدیہ طور پر فقیر کی ان سے امداد فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ

و سلم فرمودہ اَلَيْتُ فِي الْقَبْرِ لِي اَلْغَرِيبُ اَلْمَتَّوِّصُ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ مَا تَلَحُّقُهُ عَنْ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر میں میت کی حالت ڈوبنے اور غرقہ کمانے والے کی سی ہوتی ہے اسے اس پکار کا انتظار رہتا

اَبِ اَدَاخِ اَوْ صَدِيقٍ و بعد مُردن من در اولئے دیون من کوشش بلغ نمایند
 ہے جو باپ بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے اور میرے مرنے کے بعد میرے قرضوں کی ادائیگی میں انتہائی کوشش کریں

فقیر در حیات خود نصف موضع ننگہ و اطلاق قصبہ کہ در ملک خود داشت آل را
 فقیر (صفت) نے اپنی زندگی میں نصف موضع ننگہ اور اطلاق قصبہ جو اپنی ملکیت تھے اس کے آٹھ حصے

بہشت سہام قرار دادہ سہ سہام بہ والدہ کلیم اللہ و دو سہام بہ صفوة اللہ و یک
 قسار دے کر تین حصے والدہ کلیم اللہ اور دو حصے صفوة اللہ اور ایک

سہام بہ فلانہ و یک سہام بہ فرزند ان فلانہ و یک بہ فرزند فلانہ فروختہ مبلغ ثمن بخشید ہر یک
 حصہ فلول (لائی) اور ایک حصہ فلول (لائی) کے فرزندوں کو اور ایک فروخت کر کے فلانہ کے بیٹے کو بیعت لے کر ہر ایک کو اس کے حصہ کا مالک بنا

را مالک حصۃ او ساختہ بود لیکن تادم زلیست خود محصول پنجم حصہ با ولاد ہر دو دختر
 دیا تھا مگر اپنی زندگی میں حصول دونوں لڑکیوں کی اولاد کے باوجود بھی حصہ کا میں نے دیا

لے گئے تھواری۔ جس دن کے میں حج و عمرہ کا پروہنا جا کر ہے محسن آنسوؤں سے دھوا منور نہیں ہے۔ منہ بیخ سخت ممانعت نہ فقیر یعنی قاضی صاحب
 رحمہ اللہ علیہ۔ تھو۔ یعنی علامہ اللہ مستحق کہ ان سب جہادوں کا ثواب لڑنے کی وجہ کہ پہنچتا ہے۔ حال مطلق۔ اللہ تعالیٰ پاک کائنات کے صدقہ کو قبول فرماتا ہے۔ انشاء اللہ
 عام حالات میں صدقہ اس طور پر دینا چاہئے کہ وہ اپنے اپنے حصے کے کو اپنی ہاتھ کو بھی سمجھتا ہو۔ امیر اگر انسان میں ریاکاری کا جذبہ ہو اور اس کے عملی الاعلان دینے سے دوسروں کو
 صدقہ کہ لے کر غریب ہر کوئی کا اعلان دینے میں ثواب زیادہ ہے کہ الیبت۔ ام مردہ قبر میں ڈھینے والے غریب کھانے والے کی طرح ہوتا ہے جو اس پکار کا منتظر ہوتا ہے جو اس
 کو آپ بھائی یا دوست کی جانب پہنچے ایسی ایسا ثواب کی صورت میں (یعنی قرعے۔ سہم سہم کی مع۔ حصہ کلیم اللہ۔ قاضی صاحب کے صاحبزادے ہیں صفوة اللہ
 یہ امیر اللہ صاحب کے صاحبزادے ہیں جو قاضی صاحب رحمہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے جو قاضی صاحب کی زندگی میں وفات پائے تھے۔ مبلغ ثمن قیمت کا درجہ۔
 کہ مالک تھو۔ قاضی صاحب جائیداد کی تقسیم اپنے زندگی میں اس طور پر کی تھی کہ ہر لڑکے اپنے حصے قاضی صاحب کی وفات کے بعد حصہ لے ہوں گے جیسا کہ اگلی سطور
 سے ظاہر ہوتا ہے۔ تادم زلیست۔ اس جملہ میں قاضی صاحب اس طریقہ کار کا ذکر کیا ہے اور اساتذہ کرام کے اپنی زندگی میں جائیداد کی تقسیم کا ذکر کیا۔

میداد و مال بقی اسہ حصہ کردہ یک حصہ برائے حشر ج خود میداشتم و یک حصہ بہ فلاں

اور مال کے ہیں جسے کر کے ایک حصہ اپنے حشر ج کے واسطے رکھتے ہوں اور ایک حصہ فلاں

و یک حصہ بہ فلاں میداد بعد مردن من ہم تا وقتیکہ دین من ادا شود ہمیں قسم محصولات تقسیم

کو دیتے ہوں میرے مرنے کے بعد بھی تا وقتیکہ میرا قرض ادا ہو اس قسم کے محصولات تقسیم

کردہ حصہ من بہ قرض خواہاں می دادہ باشند و از مبلغ عیدین قرض خواہاں را دادہ مرا

کر کے میرا حصہ قرض خواہوں کو دے دیا جائے اور عیدین پر ملنے والے انعام قرض خواہوں کو دے کر

زود تر فارغ الذمہ سازند تفصیل قرضہا کہ در ذمہ من است در بند چھٹے اخراجات

پہلے بہت جلد اس ذمہ داری سے سبکدوش کیوں - میرے ذمہ جو قرض ہے اس کی تفصیل روزمرہ کے آمد و

روزمرہ اکثر نوشتہ ام و چھٹیہائے مہری من نزد قرض خواہان است در ادائی آں

فرق کے رجسٹر میں اکثر میں نے لکھ دی ہے اور میری ہر روزہ دستاویزات قرض خواہوں کے پاس

تہا دن نہ نمایند و صدیہ شریفہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ را ہر یک بہ مقدور خود

ہیں انکی ادائیگی میں سستی نہ ہیں اور حضرت شیخ طبع شاہ محمد عابدی کی صاحبزادی کی حق القدر خدمت واجب و لازم

خدمت کردن لازم و واجب و اند علی الموسیع قد مرء و علی المقتر قد مرء لا یكلف

سببوں صاحب دست کے ذمہ اس کی حیثیت کے موافق ہے اور خدمت کے ذمہ اس

اللہ نفساً الا و سعه۔ فقیر در سال تمام وہ من گندم و پنج شش روپیہ نقد بایشاں

کی حیثیت کے موافق ہے اللہ کسی شخص کو تکلف نہیں بناتا مگر اس کا جو اس کی طاقت اور اختیار ہے فقیر سال بھر میں دس من گندم اور پانچ چھ

میداد ازین تصور نشود وہ بیگہ زمین چاہ سیدانی والا والدہ دلیل اللہ از طرف خود

دہے نقد انہیں دیتا رہا ہے اس میں کوتاہی نہ ہو اور چاہ سیدانی والی دس بیگہ زمین کی والدہ دلیل اللہ واقعی صاحب کی اہلیان نے اپنی

برائے مرزا الالن وصیت کردہ بودہ بایشاں میرسد و من از طرف خود بہت بیگہ خام

جانب سے مرزا الالن کے واسطے وصیت کی تھی یہ حسب وصیت انہیں دہی جائے اور میں نے اپنی طرف سے بیس بیگہ خام

محصولات آملی از سیلج میردن چاکری قاضی صاحب قاضی شہر تھے۔ غلبا میرد باقر میرسد کے موقع پر کچھ نذرانہ پیش کیا جاتا ہوگا کہ چھٹے اخراجات۔ ملازم۔ پیسہ۔ آمد

خرچہ کا رجسٹر چھٹیہائے مہری۔ جو قاضی صاحب بطور دستاویز کے محفوظ ہے اس کے متعلق سستی۔ صدیہ شریفہ۔ صاحبزادی کی حضرت سیلج یعنی شاہ محمد عابدی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ جو قاضی صاحب کے کمرہ کی وفات کے بعد قاضی صاحب نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے بہت فریاد کی کہ علی الموسیع مالدار پاس کے

مقدور مجھ کو تک دست پر اس کے مقدور میر فرخ کن ضروری ہے۔ اللہ انسان کو اس کی گنجائش کے بقدر رکھتا بناتا ہے۔ والدہ دلیل اللہ۔ یہ قاضی صاحب کی اہلیہ حضرت

ایس۔ س۔ مرزا آقاں۔ یہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے چچا کے ہوتے ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنا نذرانہ بایا تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب

کی وفات کے بعد ان کو اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ لائی تھ تھے۔ تھے اور ان کی دیکھ بھال نہ تھے تھے

زمین چاہی مزدور از موضع نگہ برائے ایشاں مقرر نموده بودم لیکن ایشاں بر آں قبضہ
نہیں چاہی قابل کاشت موضع نگہ سے ان کے واسطے مقرر کی گئی مگر انھوں نے اس پر قبضہ

نہ کردہ اندیک من گندم و یک روپیہ نقد در ماہہ بایشاں می دہم دریں ہم قصور نہ
نہیں کیس ایک من گندم اور ایک روپیہ نقد ہمیشہ میں ان کو دیا کرتا ہوں اس میں کوتاہی نہ

شود موضع نگہ میراث جد پدری و جد مادری من نیست محض تصدق حضرت
ہو موضع نگہ میری پدری یا مادری میراث نہیں ہے فقط حضرت مرزا صاحب

مرزا صاحب شہید است رضی اللہ عنہ در ادائے خدمت ایشاں تقصیر نہ نمائند -
مہرہ رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا صدقہ ہے ان کی خدمت کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں -

نوع دیگر کہ برائے پسماندگان مفید است آں کہ دنیا را چندان معتبر ندانند اکثر
دوسری نوع پسماندگان کے لئے مفید ہے وہ یہ کہ دنیا کو کچھ بھی قابل اعتدال قرار دیں اکثر

کساں را در طفلی و اکثر در جوانی میرند و بعضے بہ پیری میرسند تمام عیشیں ہم
لوگ بچپن اور اکثر جوانی میں مر جاتے ہیں اور بعض بڑھاپے تک پہنچتے ہیں ان کی ساری عمر ہی بکھری

در اندک فرصت مثل باد صبا می رود و نمیدانند کہ کجارت و معاملہ آخرت کہ انقطاع
مستہ میں پڑوا جو اکی طرح گزر جاتی ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گئی اور آخرت کا معاملہ ختم ہو گیا

پذیر نیست بر سر می ماند حق تعالیٰ می فرماید اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ الی قولہ
(اور نہ پڑے) نہیں آوی پر اس کی ذمہ داری رہتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے جب آسمان پھٹ جائیگا قرآن عظیمی

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدْ كَانَتْ وَ اخْرَجَتْ ۝ اہلٹی باشد کہ باین لذت قلیل کہ آں ہم
حرف مضمر ہائے اگلے اور کچھ اعلیٰ کر جان لے گا یہ بیوقوفیہ اس تھوڑی سی لذت کی خاطر کہ یہ بھی بیزحمیت و مشقت

بے رنج کشی میسر نمی شود لذات قوی دائمی را بر باد دہد و بہ آلام ابدی گرفتار شود
کے میسر نہیں ہوتی ہمیشہ رہنے والی دیکھیں، لذتوں کو بہادر کرے اور ہمیشہ کی تکالیف ملے

نمود بائند مہیا پس جائے کہ مصلحت دینی و مصلحت دنیوی با ہم متعارض شود
نمود بائند پس جہاں دینی اور دنیاوی مصلحت میں متعارض (دیکھو) ہوں وہاں دینی

لے چاہی دوزخ میں کھلا ہے جس کو گنہگار کے پانی سے سیراب کیا جائے۔ جو پتہ دی۔ داد۔ یہ آوی۔ نانا۔ محض تصدق۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جائداد خاصی صاحب
نے غور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تقصیر نہ کیا۔ دنیا دار چندان معتبر نہ ہو۔ میں ہر وقت آخرت کی تیاری میں مصروف رہاں گا۔ اور سب پر دوا ہوا۔ انقطاع پذیر نیست
میں نیکیاں کرتا ہوں۔ دلائل میں ہے۔ ہر کسی مانند۔ یعنی انسان کے ذمہ داری رہتا ہے۔ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔ جب آسمان پھٹ جائیگا۔ علمت نفس
قدرت و آخرت۔ ہر نفس جان جائے گا کہ اس نے کیا آگے روا نہ کیا اور کیا پیچھے چھوڑا۔ اسی۔ بیوقوفی۔ لذت قلیل۔ یعنی دنیا کے مزے۔ دائمی جنت
کے لذت۔ اہم۔ سمجھیں۔ کہ نمود بائند ہوتا۔ ہم اس سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ متعارض۔ بالمقابل۔

مصلحت دینی را مقدم باید داشت کہ مصلحت دینی را مقدم می دارد دنیا ہم موافق

مصلحت مقدم رکھنی چاہیے جو شخص دینی مصلحت کو مقدم رکھت ہے دُنیا بھی حسب

تقدیر بے می رسد رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَتَا وَاجِدًا هَمَّ

اور شغل تقدیر اسے ملتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اٰخِرَتِهٖ كَفٰی اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاہُ یعنی ہر کہ مقاصد خود در یک مقصود مخر سازد

یعنی جو شخص اپنے تمام مقاصد ایک مقصود میں مخر کر دے

و مقصود آخرت منظور دارد کفایت کند اللہ تعالیٰ مقصود دُنیا اور ا و

اور اس کا مقصود (فکر) آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دنیوی مقاصد کے لئے کافی ہو جاتے ہیں (اور اس کے

کے کہ مصلحت دُنیا را مقدم دارد گاہ باشد کہ دُنیا ہم اور ا دست نہ حد چنانچہ بیشتر

دنیاوی مقاصد بھی پورے ہوتے ہیں اور جو دنیوی مصلحت کو مقدم رکھے تو بسا اوقات دنیا بھی اس کے ہاتھ نہیں لگتی چنانچہ اکثر

دریں زمانہ پہنچیں است پس خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شود و اگر دُنیا دست دہ اندک

اس زمانے میں ایسا ہی ہے پس دنیا اور آخرت میں ٹپٹے والے ہو گئے اور اگر دُنیا ہاتھ لگ جائے تو

فرصت زوال پذیر و باز خسران ابدی لاحق شود فقیر بچشم خود ہزار ہا مردم را دیدہ کہ

تھوڑے ہی عرصہ میں ختم ہو جاتی ہے اور پھر ہمیشہ کا قرض نصیب ہو جاتا ہے فقیر مصنف اے اپنی آنکھوں سے ہزاروں لوگوں کو

بدولت رسیدند باز از آنہا اثرے نما نہ فقیر و پدر فقیر بخدمت قضا

دیکھا کہ انہیں دنیوی دولت نصیب ہوئی اور پھر ان کے پاس اس میں سے کچھ نہ رہا مصنف اور مصنف کے والد اور دادا منصب قضا

مبتلا شدند ہر چند آنچہ می باید حق این خدمت از ما ادا نہ شدہ خصوصاً

پر فاکر ہو گئے یعنی ہوئی چاہتے وہ اس منصب کی خدمت ہم سے نہیں ہوئی خاص طور پر

ازیں فقیر پر تقصیر کہ بیشتر عمر در زمانہ فاسد تریافتہ ازیں جہت ناوم و

اس فقیر (مصنف) پر تقصیر ہے کہ عمر کا زیادہ حصہ زمانہ انحطاط و فساد و طوائف الملوک کا پایا اسی بنا پر فخر سار اور طلب گار

موافق تقدیر یعنی جس قدر اللہ نے اس کے مقدم میں لکھی ہے۔ کہ میں جن جن شخص نے تمام عمر کوں کی بجائے صرف آخرت کی فکر کی۔ اللہ اس کے دنیوی فساد کی

لئے عود کافی ہو جاتے ہیں۔ مقدم دارد یعنی دُنیا کی مصلحتیں سوچا ہے آخرت کی خوبیوں کی طرف اس کا کوئی رجحان نہیں ہے۔ دست نہ دہ یعنی دُنیا بھی اس کے قابو میں نہیں

آئی کہ خسران دنیا و آخرة۔ دُنیا میں بھی ٹپٹے میں رہا اور آخرت میں بھی۔ دست نہ دہ یعنی دنیا حاصل ہو جاتی ہے۔ خسران ابدی عجز کا نقصان۔ فقیر کا قاضی صاحبِ مروت

علیہ کہ خدمت قضا۔ قاضی صاحبِ خاندان کی سلسلہ کی شادی قاضی رہا ہے۔ زمانہ فاسد قاضی صاحبِ کدور ہندوستان میں مسلمان کے انحطاط کا دور تھا۔ طوائف الملوک

پسلی ہوئی تھی۔ اولاد و سار کو فاسق و فاجر میں مبتلا تھے۔ ہاں عیسائی دور پڑ رہے تھے

مستغفرم اما بحول اللہ وقوتہ طمع ازین خدمت نہ کرد دام و از اکثر ابنتائے روزگار

مغفرت ہوں لیکن اللہ کے حوالے اور اس کی قوت سے میں نے اس خدمت کا لالچ نہیں کیا اور اکثر زمانہ ساز قاضیوں کے مقابلہ

نوع بخوبی کردم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ازین جہت از فضل الہی اُمید مغفرت دارم

میں کچھ بہتر کام کیا اس پر اللہ کا شکر ہے اسی بہت پر اللہ کے فضل و کرم سے مغفرت کا امیدوار

مقصود اصلی در نیت فقیر ہمیں است اما بربکت ہمیں عمل جملہ مسلمانان بلکہ ہنود ہم

ہوں فقیر اعتقاد کی نیت میں مقصود اصلی یہی ہے اس کی بربکت سے سارے مسلمان بلکہ ہنود اٹھائے

ہر کسے کہ ملاقات کردہ معزز داشتہ وغنیمت شمرودہ و گرنہ علماء بہتر از من موجود

ہی جس سے بھی ملاقات ہوئی معزز رکھا اور مجھے غنیمت شمار کیا ورنہ مجھ سے بہتر علم موجود

اندکے نمی پرسد و از باطن کے دیگران را چہ خبر است ایں دلیل است بر آنکہ

ہیں انہیں کوئی نہیں پہنچتا کسی کے اندرونی حال کی کسی کو کیا خبر ہے یہ (اعزاز و احترام) اس کی دلیل

اگر مصلحت دینی را بر دُنیا مقدم داشتہ شود دنیا ہم از دے روگرداں نمی شود

ہے کہ اگر دینی مصلحت کو دنیا (کے حصول) پر مقدم رکھا جائے تو دنیا بھی اس سے منہ نہیں پھیرتی اللہ تعالیٰ

مصرعہ می دہد یزداں مراد متقی۔ پس از فرزندان من کسے کہ خدمت قضا اختیار کند

متقی کی مراد پوری کرنا ہے لہذا میرے فرزندوں میں جو بھی خدمت قضا اختیار (اور منصب قضا)

طمع و خاطر داری ناحق را دخل نہد و بروایت معتبر مفتی بہ عمل نماید و از جملہ تفتدیم

قبول کرے لالچ اور ناحق (دھاری کو) ہرگز) جو نہ دے اور معتبر مفتی بروایت پر عمل کرے مصلحت دینی کو

مصلحت دینی بر مصلحت دنیوی آں است کہ در مناکحت دینداری را منظور دارد چوں

دنیوی مصلحت پر مقدم رکھنے کا حاصل یہ ہے کہ مناکحت میں دینداری پیش نظر رہے کیونکہ

دیرین زمانہ دریں شہر مذہب روافض بسیار شیوع یافتہ است و شرفار بیشتر

اس زمانہ (اور) اس شہر میں مذہب روافض بہت پھیل چکے ہیں اور شرفار زیادہ تر نسب کی وقعت یا

علو نسب یا رفاه معیشت نظر می دارد اول رعایت دین باید کرد و ختریکے رافضی یا

زندگی کے عیش و آرام پر غور رکھتے ہیں دین کی رعایت مقدم ہوتی چاہئے کسی ایسے شخص سے لڑائی کا

لہ مستغفرم اللہ ہے جہاں کا خواہستگار ہوں طمع لالچ نے اہلئے روزگار۔ یعنی زمانہ ساز قاضی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اس پر خدا کی تعریف ہے۔ ہمیں علم

یعنی دیانت داری کے ساتھ عمدہ و قضا کی انجام دہی۔ نہ وہ بدخل کے تعالیٰ پر ہرزگار کی مراد خود پوری فرما دیتا ہے کہ وہ قتل نہد۔ یعنی اپنے فرض کی انجام دہی میں کسی کی

پرہیز نہ کرے مفتی بہ فقیر کا وہ قول جس پر غلط فہمی دیا جو مناکحت۔ شادی یا دھڑیاں شہر۔ یعنی پائی بہت۔ روافض۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ

عنا کو برا سمجھتا ہے۔ یہ تو نسب۔ یعنی برائی۔ روافض معیشت۔ غمزدہ کا آرام۔

مقیم بر فرض اگر چہ صاحب دولت و عالی نسب باشد نباید دوا روز قیامت سوائے دین

تلاش کرنا چاہئے جو واقعی (سچی) ہو یا اس پر شیعہ ہونے کی محبت ہو خواہ وہ صاحب دولت اور عالی نسب ہی کیوں نہ ہو قیامت

و تقویٰ بیچ بکار نخواهد آمد و نسب را نخواهند پرسید

دن مجز دین اور تقویٰ اہمیز گاری کے کچھ کام نہ آئیگا اور نسب کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست۔ و دولت اعتبار نہ دارد کہ مشتق از تداول

کہ اس راہ میں فلاں ابن فلاں (صرف عالی نسب) کوئی چیز نہیں ہے اور دولت کا اعتبار (اور اس پر بدھوس) نہ کرے کہ یہ تداول

است اَنَالُ غَادٍ وَ تَرِائِصُ۔ و یگر باید دانست کہ اکمل الاکملین از نوع بشر بلکہ از ملائکہ

داوود بنیاد اور سیلاب صفی کے مشتق ہے۔ دنیاوی دولت صبح و شام آتی جاتی اور فنا ہو جاتی ہے) دوسرے جاتا چاہئے کہ نوع انسانی بکند فرشتوں سے

ہم سید المرسلین محمد مصطفیٰ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کس ہر تدر بہ آل سرور

ہی مکمل (مکمل ترین انسان) سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر شخص بقدر امکان خاصہ و باطن (اخلاق)

مشابہت بہم رساند در باطن و ظاہر و صفات جبلی و کسبی و علم و اعتقاد و عمل

و عادات) ہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت پسند کرے اور پیدا شدنی صفات اور حاصل کی ہوئی صفات

در عادات و عبادات آل کس را ہماں تدر کمال باید دانست و ہر کس در مشابہت

اور علم و اعتقاد اور عبادات و عادات میں عمل اسی قدر ارشاد سروری و افضلیت کے مطابق اکمل جاتا چاہئے جو فرضی جتنا آختر

در چیزے ازاں قاصر است بہاں تدر ویرانقص باید دانست و لہذا بجہت

کے ساتھ مشابہت پسند کرنے میں ناقص ہو اسے اتنا ہی ناقص جانا چاہئے اسلئے اتنا بیک سنت

کمال اتباع سنت شنید کہ اولیئے نقشبندیہ اختیار کردہ اند گوی مسابقت بردہ اند

کے کمال اتباع کے باعث جو نقشبندی اولیاء نے اختیار کیا ہے (سب سے آگے بڑھ گئے اور ممتاز ہو گئے) اور

و ہمیں کمال مشابہت بجہت کمال متابعت دلیل است بر افضلیت شان و اگر

یہ ذات گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عبادات مبارکہ سے مکمل مشابہت ان کے کمال اتباع سنت اور افضلیت کی دلیل ہے اور

ہمت ما قاصر ہماں از کمال متابعت آنجناب کوتاہی کند و بر ادائے واجبات و

ہم کم ہمتوں کی ہمتیں آختر کی کمال متابعت اکمال درجہ کی ہر صورت ہیروئی سے کوتاہی ہمیں اور واجبات کی ادائیگی اور

ترک محرمات و مکروہات و مشتبہات در عبادات و عادات و معاملات خصوصاً

محرمات کے ترک اور مکروہات و مشتبہات کے عبادات و عادات اور معاملات خاص طور پر

لے چشم جسم تمت ہو کر دیں۔ یعنی آخرت میں یہ کام نہ کرنا کہ فلاں کے بیٹے اور فلاں کے بیٹے تھے۔ بلکہ یہی کہ آئے گی تہذیب ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ

دن۔ اہل خانہ و راجہ دنیاوی دولت صبح و شام آئے جانے والی چیز ہے لیکن زوال پذیر ہے نہ در باطن۔ یعنی اخلاق و عادات جتنی پیش رفت کی ہو۔ حاصل کردہ کمال آباد و نیت

فریق کمال ملتی کہ سیدنا خضر کی شہادت ہے۔ شہید روشن بہت افضلیت است۔ لیکن فانی و عام و صلا ہی امتیاز کے نفس کی انجام دہی سے کوتاہی نہ کرے اور معاملات و عبادت

کے نزدیک بھی محبت کے لیے کافی ہے۔

در معاملات قناعت کند آں هم بسیار غنیمت است گو کثرت نوافل و اتیان مستحبات

معاذات یہی ترکہ ہے الحقیقہ کی آریہ بھی قیمت ہے اگرچہ نواسی کی کمزرت اور مستحیات

و کمال اشتغال سنن در عبادات و عادات از وی ستر نه شود رسول فرمود صلی الله علیه و سلم

عمل اور عبادات و عبادات میں سلف نبویؐ میں کمال اور اعلیٰ درجہ کی مشغولیت میسر نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ إِلَى دِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

جس قصص نے مشتبہ چیزوں سے احتراز کی اس نے اپنے دین اور آہو کی حفاظت کر لی اور ہر شخص مشتبہ چیزوں میں

الْحَدِيثُ فِي الصَّحِيحَيْنِ حَقٌّ تَعَالَى فَرَمَا يَدْرَأُ أَوْلِيَاءَهُ إِلَّا السُّقُونِ نِيْسْتَنَدُ

بندہ ہوا وہ بالآخر حرام میں مبتلا ہوا (بندی کلمہ) حق تمنا فرماتا ہے متقی ہی اللہ کے دوست ہی تقویٰ سے

دوستانِ خدا مگر متقیانِ تقویٰ عبارت از ادائے واجبات و ترکِ محرمات و مشتبہات

مراد واجبات کی ادائیگی اور عورات و مشہدات کا

است نه از کثرت نوافل و اتیان مستحبات اقبح محرمات و ذایل نفس است از نفاق و

توڑک سے کثرتِ فراغِ دل اور مستحیات پر عمل (اور محض ان کا خیال) نہیں عام کردہ چیزوں میں سے زیادہ اہم

عجب و کبر و حق و حسد و ریا و سمع و طول امل و حرص بر دنیا و مانند آن و بعد ازان محرمات

لفظہ کے ساتھ اس تنازع خود کشی کی ضرورت کو دیکھا اور شہرت کی آرزو اور دنیا کی حرص وغیرہ اور ان کے یہ وہ حماقت

که به افعال شجاریه تعلق دارد و در کتب فقهیه این اندواگر بهمت ازین مرتبه هم کوتاهی

میں نے اس کا شوق اس قدر بڑھایا کہ اس نے اس کے لئے ایک کمرہ بنوا دیا۔

کند و از شومی نفس و شر شیطان مرتکب محرمات شود پس در آنچه اطلاق حقوق العباد

مختار از مشهورات کے خاکے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کتاب پر طالع نے ایک اذکار، جہاں سے شروع کیا

باشد از آنرا اجتناب باید کرد که حق تعالی کریم است و پیران عظام شفیع اند آن ها

پیشہ اہل اس اہل رب پیدہ کردہ اس سب سے بڑے پیر سے

مُمد عفو است و حقوق العباد در بخشش نمی آید آیات و احادیث در باب شمار

وہاں سے اسی طرح کے کھانے کی دکانیں بھی ہیں۔

عَنْ قَوْمٍ مَّتَّحِلٍ آلٍ لَهُ تَوَانِيذُ حَدِيثِ الْمُسْلِمِ مِنْ سَلَامِ السُّلَيْمِيِّ مِنْ لِسَانِهِ وَ

ہمیں ان کے لیے ایک ایسی جگہ چاہیے جہاں ان کو رہنے کا سہارا ملے۔

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ میری زندگی میں یہ سب کچھ ہو جائے۔

[illegible]

شوقی بہرِ محنتی - اُلفتِ برابرِ دکن - اُفتابِ چمن - کریم - سلی - شفیق - سداش کرنے والا - درخشش کی آبر - ہندول کے حق کو ظاہر نہیں فرمائے گا - رستہ - یعنی

يَا هُوَ حَدِيثٌ أَنَّ مَحَبَّتَ لِلنَّاسِ مَحَبَّتٌ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

محبت کرنا (اپنا نہ ہونے) اور لوگوں (مسلمانوں) کے لیے وہی پسند کرنا ہے اور ان کے لئے وہی ناپسند کرنا ہے۔

دریں جا کافی است۔ شعر

نا پسند کرنا ہے اس جگہ کافی ہے

مباحث درپے آزار و ہرجہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

محشی کی تکلیف پہنچانے کے درپے نہ ہو اور جو مرضی ہو کر کہ ہماری شریعت میں اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں ہے

یعنی غیر ازیں مثل ایں گناہے نیست۔ دیگر از نصاب کج کہ برائے دین و دنیا مفید است

یعنی کوئی اور گناہ اس جیسا نہیں ہے۔ دوست کے وہ نصیحتیں جو دین اور دنیا میں کارآمد ہیں

آں است کہ از اتباع خود زن و فرزند و نوکر و غلام و کینزک و رعیت با ہمدیک چنان

یہ ہیں کہ اپنے سہارے زندگی بسر کرنے والوں میں بیوی بچوں اور نوکر و غلام و ہاندی اور رعایا ہر ایک کے ساتھ ایسا

معاشرت باید کرد کہ آنہا راضی باشند و دوست دارند و از کثرت اخلاق و غمخواری

بتاؤ کرنا چاہئے کہ خوش رہیں اور محبت رکھیں اور اخلاق کی ہمت اور غم خواری

و عدم تکلیف مالا یطاق و رعایتہا بجاں گردیدہ باشند مگر آنکہ بعضے از انہا از

اور ایسے کام کی تکلیف نہ دینے کے باعث جس کے کرنے کی ہمت نہ ہو اور رعایت برتنے کی ہمت نہ ہو گردیدہ و شریف

حسد یک دیگر اگر ناخوش باشد آں معتبر نیست و متبوعان خود را از ادب فرمانبرداری

ہر جہاں ہیں اگر ان میں سے بعض ایک دوست کے ساتھ حسد کے باعث ناخوش ہوں تو وہ ناخوشی قابل اعتبار و قابل لحاظ نہیں ہو

و خدمت گزار می راضی دارند مگر در آنچه بہ معصیت امر کنند۔ رسول فرمود صلی اللہ علیہ

لینے والوں کو ادب اور فرمانبرداری اور خدمت گزاری سے راضی رہیں البتہ اگر وہ معصیت گناہ کا حکم کریں تو قلیل نہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم لأطاعة للخلق في معصية الخلق و با استعابان خود از اقرار با و اقرار

کے فرمایا اطاعتی پروردگار کی بات میں مخلوق کی اطاعت ضروری نہیں اور اپنے ارشاد والوں سے ہمیں اور

و دوستان و ہم صحبتان و ہمالگان با خلاص محبت و عنم خواری و تواضع باشند دنیا

دوستوں اور ہم نشینوں اور ہر دو سیدوں سے محبت و عنم خواری اور تواضع کے ساتھ پیش آئیں دنیا

جو شریف و عظیم ہو۔ اگر مسلمان کسی سے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان پچھ رہے ہیں۔ یعنی کسی مسلمان کو ہاتھ سے تکلیف پہنچانے نہ زبان سے۔

یعنی اگر انسان حرام و حلال میں امتیاز نہ کرے و فرض کی نجات دہی میں کوتاہی نہ کرے اور معاملات درست رکھے تو یہی نجات کے لئے کافی ہے۔ اس طرح اہل ان محبت و لوگوں کے لئے

وہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جس کو وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ نہ مباحث میں کسی کی طرف سے اور نہ جو چاہے کہ ہماری شریعت

میں سے بڑا گناہی ہے۔ انتہا۔ وہ اگر کسی کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں۔ معاشرت۔ برتاؤ۔ عدم تکلیف و لایطاق۔ یعنی ایسے کام پر مجبور نہ کرے جو ان کے پس

میں نہ ہو کہ از حسد یعنی ان کی ناخوشی ناپسند ہو۔ تہمتی۔ یعنی وہ بڑے جن کی تابعداری ضروری ہے۔ معصیت۔ گناہ کے لافاعل۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات ہیں

کسی کا گناہ ضروری نہیں ہے۔ ہمالگان۔ پڑوسی۔

جائے بہل است برائے معاملات دنیوی باہم تقاطع نہ کنند۔ بیچ خانہ برباد نشدہ
 پہل جگہ ہے نہاں (پیش کی دیکھ) دنیوی معاملات کی خاطر قطع تعلق نہ کریں
 کوئی گھر اسی وقت برباد ہوتا ہے

مگر وقتیکہ باہم منازعت و مخالفت کردند و از کسانیکہ اندیشہ دشمنی باشد آنہارا
 جب کہ باہم جھگڑا اور دشمنی ہو
 اور جس شخص سے دشمنی اور عداوت کا اندیشہ ہو اسے

باحسان و نیکوئی شرمندہ و سرنوگاہ باید کرد۔ بیت
 اس کے دجلان سے شرمندہ و سلیع کرنا چاہئے۔

آتش دو گیتی تفسیر این معرفت بادوستاں تطف بادشمنان مدارا
 دنیا و آخرت (دو اہم) کی راحت کی تفسیر یہ دو حرف ہیں
 دوستوں کے ساتھ مہربانی اور دشمنوں کی آواز بھگت

قَالَ اللهُ تَعَالَى اِدْفَعْ بِاَلَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ
 ارشاد ہوتا ہے۔

كَانَتْ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقُهَا اِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقُهَا اِلَّا الَّذِذُ حَظٌّ عَظِيمٌ
 اور یہ ہے۔

وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ
 السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ یعنی دفع بدی کن بہ خصلت کہ نیکوتر است یعنی بدی دشمنان

یعنی آپ نیک بننا دے بدی کو نال دیا جائے یعنی دشمنوں کی بدی کا بدلہ لینی سے

بہ نیکوئی کردن باہما از خود دفع کن پس ناگاہ شخصیکہ در میان تو و او دشمنی است دوست
 دے کہ ان کی بدی سے خود کو محفوظ کر لیجئے پھر بلا تک آپ میں اور جس شخص میں عداوت حق وہ ایسا ہو جائے گا جیسے

و جب خواہد شد و نمی کنند این چنین مگر کسانے کہ صبری کنند و مگر کسانیکہ صاحب نصیب
 کوئی دلی دوست اور یہ راست انہیں کہ نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل مزاج ہیں اور یہ بات اسی کہ نصیب ہوتی ہے جو

بزرگ اند و اگر دوسرے شیطان ترا دریں کار مانع شود اعوذ بخوان و پناہ جوئے بہ خدا
 بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر ایسے وقت آپ کہ شیطان کی طرف سے کہ دوسرے کہنے لگے (فرار) اللہ کی پناہ مانگ لیجئے بلا شبہ

بدوستیکہ خدا سمیع و علیم است ایں حکم در حق کسے است کہ باوے
 وہ خوب سمیٹنے والا خوب جاننے والا ہے۔
 یہ حکم در بران کے بدلہ لینی کی جگہ اس شخص کے حق میں ہے

یہ مسئلہ است یعنی پناہ کی زندگی بگڑی ہو سکتی ہے۔ تقاطع قطع تعلق معیصت۔ ایسی حالت جہاں سے دوستی و پناہ آخرت۔ تعلق معیصت۔ اگر مصلحت ہو تو قطع تعلق
 بخل و بخل سے دوستی کہ وہ کہیں اور نہ رہے دشمنی ہے مگر دوست بن جائیگا۔ تو ناگہان یہ بات انہی کو پیش کرتی ہے جو میرے کام لیتے ہیں اور بڑے پیسے والے ہیں۔ تو آپ اگر دشمن
 نہیں ہیں تو نہ خدا سے پناہ مانگا کیونکہ وہ آپ سے آپ کی کم۔ یہی بڑا کج بھلائی ہے۔

برائے دنیا دشمنی و ناخوشی باشد اما باکسے کہ خالصاً اللہ باوے دشمنی باشد مثل روافض

کہ وہ اس کے ساتھ (صرف) دنیا کی خاطر دشمنی رکھے اور ناخوشی ہو لیکن وہ شخص جو خاص اللہ کے لئے دشمن ہو (یعنی بغض میں مشغول)

و خوارج و مانند آل از انہا موافقت نکند تاکہ از عقائد فاسدہ توبہ نہ کند اگرچہ پدر

شیعہ اور خوارج وغیرہ ان سے اس وقت تک ربط نہ رکھے جب تک وہ فاسد عقائد سے تائب نہ ہو جائیں خواہ وہ باپ یا لڑکا

یا پسر باشد قَالَ اللہُ تَعَالٰی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

اے ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں کو

أَوْلِيَاءَ إِلَىٰ قَوْلِهِمْ لَنْ نَنْفَعَكُمْ أَرْحَامَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ

اور دوست بنانا اے قرآن مجید دشمنہ و اہل ایمان اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ پہنچائے گی

در خاندان فقیر ہمیشہ علماء شدہ آمدہ اند کہ در ہر عصر ممتاز بودند و از فرزندان فقیر

فقیر (قاضی صاحب) کے خاندان میں ہمیشہ ایسے علماء ہوتے رہے ہیں کہ ہر زمانہ میں ممتاز تھے اور فقیر کے فرزندوں میں سے

احمد اللہ ایں دولت رسانیدہ بود خدا ایش بیا مرز و رحلت کرد۔ دلیل اللہ و صفوۃ اللہ

احمد اللہ نے اس دولت کو پایا ہے خدا اس کی بخشش فرمائے اس کا انتقال ہو گیا دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ

را ہر چند خواستم در تحصیل ایں دولت تن نہ داوند حسرت است و ایں قدر عبارت

(صاحبزادگان) کو یہ چھندیں سنو یا لیکن انہوں نے تحصیل علم میں کوشش نہ کی افسوس ہے اور (صرف اتنی) استغداد کہ

فتاویٰ کہ ہمیدند اعتبار ندارد باید کہ خود ہم دریں امر اگر تواند کوشش کنند و فرزندان خود

فتاویٰ کی عبارت کچھ ہیں ناقابل اعتبار (اور ناقابل اعتقاد) ہے ہم کو خود چاہیے کہ اس میں اگر ممکن ہو سکے کوشش کریں اور اپنے

راسعی کنند کہ ایں دولت لازوال کسب نمایند کہ در دنیا وہم در عقبی مثمر برکات

فرزندوں کے لیے سستی کریں کہ یہ لازوال دولت حاصل کریں جو دنیا اور آخرت میں برکات کے پھل عطا کرے والی (و مومنان)

است علم عبارت است از دانستن حسن و قبح عقائد و اخلاق و احوال و اعمال کہ علم

ہے علم دین سے مراد عقائد و اخلاق اور حالات و اعمال کے حسن و قبح اور اچھے برے سے واقفیت

عقائد و علم اخلاق و علم فقہ متکفل آنست و ایں علم بدوں دریافتن اولہ از قرآن و حدیث

کا نام ہے علم عقائد علم اخلاق اور علم فقہ عقائد و اخلاق و احوال و اعمال کی اچھائی و برائی سے آگاہ کرنا و متکفل ہے اور یہ علم اس وقت

تک برائے دنیا یعنی کسی دنیوی معاملہ میں۔

روافضی شیعوں کا وہ فرقہ عام صابرا سے دشمنی رکھتا ہے۔ تاریخ وہ فرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرقہ ہے تاکہ یا ایہذا الہی الخ لے سوزا اپنے اور میرے دشمنوں

کو دوست نہ بناؤ۔ کئی متکفل، اگر تمہاری کشتہ و اہل ایمان اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں جہاں کو دے گا کہ حقیر زمانہ۔

اقم اللہ۔ قاضی صاحب کے ہرے صاحبزادے جو بہت بڑے عالم تھے۔ ان کا قاضی صاحب کی حیات میں انتقال ہو گیا تھا۔ صفوۃ اللہ۔ ان کے بیٹے ہیں۔ دلیل اللہ۔

قاضی صاحب کے چوتھے بیٹے تھے۔ اعتبار از دواں و دواں کا علم ہر ملک میں ہے۔ اور متکفلان علم دین کی عبارت کے عقبی۔ آئمہ شریعہ۔ مترجمین دینے والا۔ علم علم۔

کم نہ باشد و جائز است شش ماہہ ذنبہ کہ شروع بہ ماہ ہفتم کردہ باشد و نزد عرفائی ہفت

ماہہ کے ذنبہ کی قربانی جو چھ ماہ کا ہو اس میں ایک گلب ہو جائز ہے اور عرفائی کے نزدیک

ماہ باشد و بایں ہمہ شرط است کہ در قد و قامت چنان باشد کہ اگر بایک سالہ

سات ماہ کا ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ شرط بھی ہے کہ قد و قامت میں ایسا ہو کہ اگر میل بھر کے ذنبوں میں ملا دیں تو

مخلط شود تمیز ممکن نہ باشد مسئلہ جائز نیست قربانی کو چشم و یک چشم و

بہیمان ممکن نہ ہو (سال بھر کا معلوم ہوتا ہو) اور اس قدر نظر سے سب اور کی قربانی

لنگ کہ تا مذبح نمی توان رفت و گوش بریدہ و بے دم و بے گوش و مجنونہ کہ گاہ

جائز نہیں کہ جو ذبح ہو نہ جائے دو جائز جس کے کان کٹے ہوئے ہوں اور یا، دم کٹی ہوئی ہو اور بغیر دم کا اور بغیر کانوں

نہ خورد و خارشتی و خنثی و لاعنصر محض و اکثر گوش یا دم بریدہ و اکثر نور چشم

کا اور باقی کہ محاسن نہ کھائے اور خارش زدہ اور خنثی جو پیدائشی طور پر نہ ہو نہ مادہ اور بہت ڈبلا اور کان یا دم کا

زائل شدہ و آنکہ دندان ندارد و ازیں سبب گاہ نمی توان خورد و آنکہ سر پستانش

اکثر حصہ کن ہوا اور آٹھ کی زیادہ بقیاتی حتم شدہ اور پہلا کہ دانت نہ ہونے کی وجہ سے محاسن نہ کھائے اور وہ جائز کہ جس کے خنثوں

مقطوع یا خشک شدہ یا بخیل قوت با استعمال ادویہ شیر او منقطع کردہ باشند

کے سرے کٹے ہوئے ہوں یا ہستین ٹوکے گئے ہوں یا قوت کے خیال سے دوا میں استعمال کروا کر اس کا دودھ منقطع کر دیا ہو اور وہ

و آنکہ سوائے ناپاکی چیزے دیگر نخورد مسئلہ قربانی خنثی و شاخ شکستہ و آنکہ

ہر نپاکی کے علاوہ کچھ نہ کھائے ان جانوروں میں سے کسی کی قربانی جائز نہیں۔ خنثی کی قربانی اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا ہو اور بعض

بغیر شاخ است و مجنونہ کہ گاہ می خورد و خارشتی فریبہ و آنکہ دندان ندارد

کے نزدیک اکثر ٹوٹ جاتے ہیں قربانی جائز نہیں اور وہ جس کے سینگ ہی نہ ہوں اور باقی جو محاسن کھائے ہو اور خارش زدہ

بعض مگر گاہ می تواند خورد و آنکہ اکثر دندانش باقی است و آنکہ اکثر گوش یا دم او باقی

فریبہ اور وہ جس کے دانت نہ ہوں اور بعض ہوں کہ ان سے محاسن کھائے اور وہ کہ جس کے اکثر دانت موجود ہوں اور وہ کہ جس کے کان اور دم کا

و آنکہ حافر ندارد الا رستن می تواند و آنکہ خلقی گوش نخورد دارد جائز است۔

اکثر حصہ موجود ہو اور وہ کہ جس کے کھڑ نہ ہوں لیکن وہ چل سکتا ہو اور وہ جس کے کان پیدائشی چھوٹے ہوں اور ان کی قربانی جائز ہے۔

لے قد و قامت یعنی یکھن میں یک سال کا معلوم ہوا اور مخلط شود میل جاتے کو چشم۔ اندھا یک چشم کھانا۔ رنگ۔ رنگ۔ ذبح۔ ذبح کرنے کی جگہ۔ گاہ خورد یعنی ہر جانور جس کے

محاسن کھانا چھوڑا ہو خنثی۔ جو پیدائشی نہ ہو نہ مادہ لاغر کھن۔ بہت کمزور۔ قد چشم۔ بقیاتی یا خیل قوت۔ جانور دوہ پٹنے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈ۔ بعض جانور بعض نہایت کھانے

کے کھانے ہوتے ہیں ان کا گوشت بھی کھادیا جاتا ہے مثلاً شاخ شکستہ۔ بعض فقہاء اس جانور کی قربانی بھی منع کرتے ہیں جس کے کھانے کا اکثر حصہ زائل ہو گیا ہو البتہ اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کے

زیرکے ٹانگے۔ خلقی۔ پیدائشی۔ حافر۔ کھوکھلی مثلاً یہ مسئلہ کہ کان کا اکثر حصہ کن ہوا ہو۔ قربانی، جائز ہے اس میں سے اکثر سے کیا جاتا ہے۔

تنبیہ۔ در تقدیر اکثر از امام روایات مختلف است در روایت جامع صغیر تا ثلث

"اکثر" کی مقدار (تعریف) کے بارے میں امام ابو حنیفہ سے مختلف روایات ہیں "جامع صغیر" کی روایت

اقل است و زیادہ ازاں اکثر و در بعض کتب تاریخ و نزد صاحبین اگر زیادہ از

میں ہے کہ تمام تک کم ہے اور اس سے زیادہ "اکثر" اور بعض کتب میں چوتھا تک اقل اور اس سے زیادہ اکثر ہے

نصف باقی باشد اکثر است و ہمیں است مختار فقیہ ابو اللیث مسئلہ اگر خرید کنند

امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک اگر کوئی سے زیادہ باقی ہو تو اکثر ہے فقیہ ابو اللیث کا اختیار کردہ قول یہی ہے اگر مالدار صاحب نصاب

غنی گو سفدے را صحیح و بعدش عیب پیدا کند پس واجب است دیگر و فقیر را

صحیح بکری حسد لے اور اس کے بعد وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی جگہ دوسری کرنی واجب ہے اور فقیر و غیر صاحب

جائز است اول مسئلہ اگر حصہ احدے کم از حصہ بیع باشد از بیع کس قربانی جائز

نصاب کے لئے پہلی (عیب دار کی قربانی جائز ہے اگر شریکوں میں سے ایک کا حصہ ساتوں حصے سے کم ہو تو کسی کی قربانی جائز

نہیں مسئلہ اگر دو کس یک گاؤں بالمنصفہ خریدہ قربانی کنند جائز است بروایت

سوی ایک گھٹے نصف نفع کی شرکت سے خریدہ قربانی کوں تو صحیح روایت کی رو سے

صحیح و تقسیم نمایند گوشت را بہ وزن نہ بہ تخمین مگر آنکہ با گوشت چیزے از کلمہ و پانچم

جائزہ اور حرمت اندازہ سے نہیں بلکہ قول کر تقسیم کریں البتہ ایک طرف سری پائے گوشت کے ساتھ ہو تو

و پولست باشد مسئلہ اگر گاؤں را برائے قربانی مردم دو حصہ نہ کہ علیحدہ اند و از ہفت

دہی بیش اور تخمین سے دینا بھی درست ہے اگر ایک گھٹے کی قربانی کے لئے دو تین علیحدہ گھروں کے لوگ کہ جن کی تعداد ساسات

زیادہ نہ باشند خریدہ ذبح سازند جائز است و نزد امام مالک از اہل یک خانہ

سے زیادہ نہ ہو حسدہ کر ذبح کریں تو جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک ایک گھر کے لوگ

جائز است گو زیادہ از ہفت باشند و از اہل دو خانہ جائز نیست اگر چہ کمتر

خواہ سات سے زیادہ ہوں شریک ہو سکتے ہیں اور دو گھروں کے افراد شریک نہیں ہو سکتے خواہ سات سے

ازاں باشند مسئلہ اگر خریدند دو کس شترے را ویکے ازاں صرف طلب گوشت

کم ہوں اگر دو آدمی ایک اونٹ خریدیں اور ایک صرف گوشت کا طلبگار ہو (قربانی کی نیت نہ ہو) تو اس

لئے اقل است یعنی شتر اگر تمام کان سے زیادہ کتا ہو جائے تو بھی جائز کہ اگر حصہ کتا ہو جائے اول

یعنی وہی عیب دار مال کے ذمہ میں صحیح قربانی واجب ہے اور فقیر یا کسی جائز کی وجہ سے و عیب ہو جائے اندازہ عیب کچھ ہے اس سے اونٹنی ہو جائے گی کہ کم از حصہ بیع چو کتا اس صورت

میں اس کا مقصد قربانی کرنا نہیں بلکہ بالمنصفہ یعنی آدھے آدھے کی شرکت سے کہ تین اندازہ پرست باشند اگر حصہ گوشت ہے تو کم و بیش کے تبادلہ میں رد کا اندیشہ ہے

کسی ایک جانب سری پائے لگ جانے سے پرستہ بدت جاتا ہے علیحدہ یعنی ہوسات آدمی ایک گائے میں شریک کئے ضروری نہیں کہ وہ ایک گھر کے ہوں کہ مالک امام مالک

کے نزدیک ایک گھر کے باشندے شریک ہو سکتے ہیں خواہ سات یا زیادہ جائز نیست مگر ایک شریک بھی گوشت خریدی کی نیت سے شریک ہو گا خواہ وہ چند حصوں کا شریک ہو

قربانی کا جب آکر ہو جائے گی۔

است پس آل قربانی جائز نیست۔ مسئلہ اگر زید مثلاً خرید کرد گاوے را بنا بر

اوث کی قربانی جائز نہیں۔ مثلاً اگر زید گائے قربانی کی طرف خریدے اور

اضحیہ و بعد شش شش کس دیگر شریک ساخت مکروہ است۔ مسئلہ اگر از

اس کے بعد پھر آدمی اور شریک ہو جائیں تو مکروہ ہے اگر تمام

جملہ شرکاء یک کس نصرانی باشد پس از جملہ قربانی جائز نباشد۔ مسئلہ

شریکوں میں سے ایک شریک عیسائی ہو تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

اگر اضحیہ غنی میرد واجب است دیگر و بر فقیر نہ و اگر گم شود یا بدزدی رود پس

اگر مال دار (صاحب نصاب) کا قربانی کا جانور مر جائے تو دوسرے جانور کی قربانی واجب ہے اور فقیر (بغیر صاحب

از حسد) دیگر یافتہ شود در ایام اضحیہ پس غنی مختار است ہر یکے را کہ خواهد

نصاب پر واجب نہیں ہے اگر گم ہو جائے یا کوئی چرائے پھر دوسرا جانور خریدے کے بعد وہ قربانی کے دنوں میں ہی کیا

ذبح سازد و فقیر ہر دورا ذبح نماید۔

تو صاحب نصاب کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے اور فقیر و غیر صاحب نصاب ہر دونوں کی قربانی واجب ہے

مسئلہ اگر اضحیہ وقت ذبح عیب دار شدہ گریخت و بغور گرفت ارشد پس

اگر قربانی کا جانور ذبح کے وقت طیب (مثلاً گرائے ہوئے) عیب دار ہو کر بجائے پھر بکھڑا یا جائے تو امام ابوحنیفہ

قربانی آں جائز است نزد ابی حنیفہ و نزد امام محمد اگر بہ درنگ ہم گرفتار گردد

کے نزدیک اس کی قربانی جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر دیر میں بھی پکڑا جائے تو مستحب

جائز است و اگر غلطانیدہ شد گو سفندے بنا بر ذبح و اضطراب کرد تا اینکه

جائز ہے اور اگر بکری ذبح کرنے کے لئے لٹائی گئی اور تڑپ کر اس کا پاؤں ٹوٹ گیا تو

پایش بشکت پس قربانی آں جائز است۔

اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ اگر شرکار خرید کردند ہفت کس گاوے ازاں جملہ چہار کس بہ نیت

اگر سات شریکوں نے ایک گائے خریدی ان میں سے چار واجب قربانی کی اور تین نقل

لے مکروہ است۔ پس لے کر خریدنے وقت صرف اس کی اپنی قربانی کی نیت تھا بر فقیر۔ چونکہ محض اس جانور کی وجہ سے اس پر واجب تھا۔ جب وہ جانور نہ رہا۔

وجہ ستم ہو گیا فقیر ہر دورا۔ چونکہ فقیر کے جانور پر واجب ہو جاتا ہے تو دونوں جانوروں کو قربان کرنا ضروری ہو گیا۔ بقول۔ جو عیب ذبح کے درمیان پیدا

ہو گیا۔ اس کا اعتدال ہو گا۔ اب اگر وہ جانور نہ رہا ہو کر ذبح کر دیا گیا تو سمجھنا چاہیے کہ عیب ذبح کے درمیان پیدا ہوا ہے ورنہ نہیں ہے جائز است۔ چونکہ ذبح

کے دوران میں عیب پیدا ہوا ہے نہ کیونکہ فقیر پاس جانور کی وجہ سے واجب تھا جب وہ جانور نہ رہا تو وجہ ستم ہو گیا۔

بہ نیت قربانی وہ کس بقصد تَطَوُّع پس جائز است اتفاقاً۔

قربانی کی نیت کبیں تر بالاتفاق قسربانی جائز ہے

مسئلہ اول وقت ذبح برائے شہریاں بعد نماز عید است و برائے اہل قریہ

شہر کے لوگوں کے لئے (جن پر نذہ عید واجب ہے) ذبح کا وقت نماز عید کے بعد کا ہے اور

طلوع فجر یوم عید و وقت آخر قبل غروب آفتاب روز سوم است و نزدیکش فحی تا

وہانت کے لوگوں کے لیے عید کے دن طلوع فجر (صبح صادق) کے بعد اور قربانی کا آخری وقت تیسرے دن (۱۲ ذی الحجہ) غروب آفتاب

سیدہم نیز جائز است پس اہل شہر را لاریب قبل نماز امام قربانی جائز نہ

ہے ویکہ مکہ ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تیسریں دن بھی جائز ہے پس شہر کے باشندوں کے لئے باوجود امام کے نماز عید

واہل قریہ را جائز۔

پڑھانے سے قبل قربانی جائز اور وہاں باشندوں کے لئے جائز ہے۔

مسئلہ اگر خرید نمودند ہفت کس گاؤے را بن بر قربانی و بمردیکے ازانہا

اگر سات آدمیوں نے ایک گائے قربانی کے لئے خریدی اور پھر ان سات میں سے ایک

قبل قربانی و وارثان میت اجازت دادند جائز است و الا لا و نزدیک یوسف رحمۃ اللہ

قربانی سے پہلے مرگیا اور میت کے ورثہ نے اجازت دیدی تو جب تک کہ وہ نہ نہیں اور امام ابو یوسفؒ کی ایک روایت

علیہ بروایت جائز نہ و اگر از طرف خود یا وارث میت و اُم ولدہ آں ذبح سازند

کی کو سے ناجائز ہے اور اگر میت کے ورثہ اپنی طرف سے اور (یا) اس کی اُم ولدہ کی طرف سے قربانی

جائز است۔

کبیں تو جب تک کہ

تنبیہ۔ برائے فقر و غنا و ولادت و موت آخر وقت معتبر است پس اگر شخصے

مفقس (فقر و غنا) ہوئے اور مالدار کی (صاحب نصاب ہوئے) کے لئے آخر وقت موت اور پیدائش معتبر ہے پس

اول وقت فقیر بود و آخر وقت غنی شد برد اضمحیہ واجب است و اگر آخر وقت

اگر کوئی شخص اول وقت قربانی کا اول وقت فقیر تھا اور آخر وقت غنی ہو گیا تو اس پر قربانی واجب

فقیر شد و اول وقت غنی بود بہ سبب ادائیہ نمود واجب نیست و اگر پیداشد آخر وقت

ہے اور اگر آخر وقت صاحب نصاب رہے و آں حالیکہ اول وقت صاحب نصاب ہو اور کسی وجہ سے اول وقت ادائہ کر سکا تو قربانی واجب نہیں کی۔

نہ تعلق۔ میں نقل قربانی غرضیکہ گوشت خوری مقصد نہ ہو۔ نذہ عید کا وہ نماز ہو یا محسوس کسی مسجد کی۔ طلوع فجر۔ خواہ اس وقت شہر میں ہو

کی غائزہ ہوئی ہو۔ بدستور۔ یعنی باوجود ذی الحجہ۔ لاریب۔ یعنی ایک۔ والا۔ اس لیے کہ اب یہ جائز و دروں کی ایک ہے نہ جائز است۔ اس لیے کہ وہ نقل قربانی کا کلام

بہنہا سکتے ہیں۔ آخر وقت۔ یعنی باوجود تدریج کے غروب شمس سے پہلے کا وقت۔

واجب است و چوں بمیرد واجب نہ۔

اگر آخری وقت میں پیدا ہوا تو واجب ہے اور آخری وقت مر جائے تو قربانی واجب نہ رہتی۔

مسئلہ اگر کسی ذبح کرد اضحیۃ و بعد ازاں ظاہر شد کہ امام نماز عید بلا طہارت

اگر کوئی شخص قربانی کا جانور ذبح کرے اس کے بعد معلوم ہو کہ امام نے بلا طہارت نماز عید پڑھا دی ہے تو

خواندہ است اعادۃ نماز لازم است نہ قربانی۔

نماز کا پڑھنا لازم ہے قربانی کا اعادہ نہ ہوگا

مسئلہ اگر قبل خطبہ بعد نماز ذبح کنند جائز است الا ترک افضل لازم آید۔

اگر خطبہ پہلے ہو نماز کے بعد ذبح کریں تو قربانی جائز ہے اگرچہ افضل کا ترک لازم آیا دینی قطع نہیں ہوتا

مسئلہ اگر روز عید بوجہ نماز عید خواندہ نشود پس شہریاں را بروز دوم و سوم قبل

اگر عید کے دن کسی وجہ سے نماز عید نہیں پڑھی تھی تو اہل شہر کے لئے دوسرے اور تیسرے روز نماز

از نماز ہم ذبح قربانی جائز است۔

سے قطع بھی قربانی جائز ہے

مسئلہ اگر امام در روز عید تاخیر نماید پس سزاوار است کہ تا وقت زوال در ذبح

اگر امام عید کے دن (نمازیں) تاخیر کرے تو مناسب ہے کہ زوال کے وقت تک ذبح میں

ہم تاخیر نمایند۔

بھی تاخیر کریں۔

مسئلہ اگر در شبہ بابت فتنہ و نبودن والی نماز عید نہ شود پس جائز است

اگر عصر میں فتنہ و فساد اور والی و حاکم نہ ہونے کی بہت پر نماز عید ادا ہو نہ ہو تو

اضحیۃ بعد طلوع فجر و علیہ الفتویٰ۔

مذبح جس کے بعد قربانی جائز ہے اس پر فتویٰ ہے

مسئلہ اگر نماز عید در عید گاہ نہ شدہ باشد داخل مسجد فراغت کردہ باشند

اگر عید کی نماز عید گاہ میں نہ ہو اور عید گاہ کسی مسجد میں پڑھی جا چکی ہو یا اس کے برعکس ہو

یا بالعکس قربانی روا بود قربانی کنندہ در نماز شریک شدہ یا نہ۔

تو قربانی صحیح ہوگی خواہ قربانی کر لے والا نماز میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

اگر قربانی اس لئے کر قربانی کر لے والے نے بہر حال نماز کے بعد قربانی کی ہے۔

اگر کوئی شخص بہرہ منہ سے قربانی کرے۔ تو بیکہ۔ مثلاً بارش۔ سزاوار۔ مناسب۔ والی۔ جو نماز کا بندوبست کرتا ہے۔ اہل مسجد۔

میں عید گاہ میں نماز نہ ہو تو شریک کسی مسجد میں ہو سکتا ہے۔

اتفاقاً و اگر شک واقع شود در یوم اضحیہ پس مستحب است تا یوم سوم تاخیر در قربانی

اگر قربانی کا دن منسک ہو جائے پس مستحب ہے کہ تیسرے دن تک قربانی میں تاخیر نہ کریں (کیونکہ تیسری تاریخ کا احتمال ہے)

نہ نمایند و تبرانی کردن دریں ایام افضل است از آنکہ فوت کنند آن را دریں ایام و

جس کی قربانی سے روٹھی ہو (اور اسب کرنا چاہے) اسے ان دنوں (ایام تبرانی) میں قربانی کرنا افضل ہے اور اگر یہ دن

تصدق نماید بہائے آل بعد الانقضاء۔

گھر جائیں تو قیمت کا صدقہ کر دے۔

مسئلہ اگر قربانی نہ کئے شخصے حتیٰ کہ بگذرد ایام آل پس اگر واجب کردہ است

اگر کوئی شخص قربانی نہ کرے حتیٰ کہ قربانی کے دن گزر جائیں پس اگر خود پر معین بکری وغیرہ کی

برخود و معین کردہ است گو سفند معین را مثلاً پس واجب است تصدق کنمایند زندہ و

قربانی واجب کر لی حتیٰ تو زندہ کا صدقہ کرنا واجب ہے اگر کوئی طیر صاحب نصاب شخص بکری وغیرہ قربانی کی خاطر

اگر فقیر خرید نماید گو سفند بنا بر قربانی و نکند و وقت آل بگذرد پس ہمیں ست حکم

خریدے اور قربانی نہ کرے اور وقت گزر جائے تو مگر زمرہ شد

نزد علماء رحمہ اللہ علیہم و اگر غنی خرید نہ کردہ است گو سفند و ایام اضحیہ بگذرد پس

علیہم کے نزدیک ذبح بھی ایسی حکم ہے اگر صاحب نصاب بکری وغیرہ خریدے اور قربانی کے دن گزر

واجب است کہ تصدق کند بہائے آل را۔

جائیں تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ کسے ذبح کردہ اضحیہ را از میت بلا اجازت او پس ثواب برائے میت

کوئی شخص قربانی کا جانور میت کی طرف سے اس کی اجازت (و میت) کے بغیر ذبح کرے تو ثواب

است و اضحیہ از مضحی۔

میت کے واسطے ہرگز اور قربانی قربانی کرنے والے کی طرف سے۔

تنبیہ۔ واجب نمی گردد اضحیہ بجز دینیت مگر آنکہ نذر نماید یا بہ نیت اضحیہ خرید نماید

مضی نیت سے قربانی واجب نہیں ہو جاتی البتہ اگر نذر کرے یا قربانی ہی کی نیت سے خریدے تو مالدار

آں را غنی باتفاق روایات اما فقیر پس البتہ دریں اختلاف است مختار ایں

پر باتفاق روایات قربانی واجب ہے مگر فقیر (غیر صاحب نصاب) تو اس کے بارے میں اختلاف ہے زیادہ رائج

نہ ذبح نہ اس احتمال کے شاید یہ میرا مذہب میں ہو۔ ایام۔ دوسری۔ تیسری۔ چارویں۔ انقضت ہو گئی۔ تصدق نمایند زندہ۔ یعنی زندہ جانور

خیرات کے لئے حشر کر۔ یعنی زندہ خیرات کو نہایت تصدق کنند بہائے آل۔ یعنی جانور خرید کر دے۔ بلکہ جانوروں کی قیمت خیرات کر دے۔ از مضحی۔ لہذا

اس کا گوشت کھا سکتا ہے۔

است کہ اگر خرید نماید بہ نیت قربانی در ایام آں واجب می شود قربانی کردن آں

قول کے مطابق اگر قربانی کی نیت سے قربانی کے دنوں میں خریدے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے عواہ زبان

اگرچہ از زبان چیزے اقرار نہ کردہ باشد و علیہ الفتویٰ و اگر نیت مقادیر بشرأ نباشد

بلکہ اقرار نہ کیا ہو اسی پر فتویٰ ہے اور اگر خریداری کے وقت نیت نہ کی

پس واجب نیت بالا جماع۔

ہو تو بالا جماع واجب نہیں۔

مسئلہ اگر کسی قربانی کرد باذن میت پس واقع می شود و جائز نہ بود تناول

اگر کوئی شخص مرے والے کی اجازت سے قربانی کرے تو میت ہی کی طرف سے ہو جائے گی اور اس

گوشت آں و اگر بلا اذن کردہ است جائز۔

گوشت کا کھانا (صدقہ حاجری و جہ سے قربانی کرنے والے کے لیے) جائز نہ ہوگا اور بلا اجازت کرنے کی صورت میں کھانا جائز ہوگا۔

مسئلہ اگر چارہ دفعہ دو ہمار شتر بالا شتراک قربانی نمایند جائز است۔

اگر چارہ آدمی دو اونٹوں کی مشترک طور پر قربانی کریں تو جائز ہے۔

مسئلہ اگر کسی کو سفند خود را از غیر بلا امر او بہ نیت اضحیۃ ذبح نماید کفایت نہ

اگر کوئی شخص اپنی بچہ غیر کی جانب سے اس کے علم کے بغیر قربانی کی نیت سے ذبح

کند از غیر او۔

خیر اگر غیر کی طرف سے کاٹ نہ ہوگی

مسئلہ افضل است کہ اضحیۃ خود را خود ذبح نماید اگر واقف باشد از طریق

اپنے قربان کے ہاؤز کو خود ذبح کرنا افضل ہے بشرطیکہ ذبح کرنے کے وقت سے آگاہ ہو

ذبح و الا استعانت جوید از دیگر و خود حاضر باشد بر مکان ذبح۔

دو دنوں کے بعد سے ذبح کرنا اور ذبح کرنے کی جگہ پر موجود رہے

مسئلہ مکروہ است ذبح نصرانی و یہودی و حرام است ذبیحہ موسیٰ و

عیسائی اور یہودی کا ذبیحہ مکروہ ہے اور آتش پرست پرست پرستہ اسلام سے پھر

نیت پرست و مرتد۔

جانے والے کا ذبیحہ حرام ہے

نہ اگر مرد کھاداشد یعنی ذبح نہ کیا ہو۔ حلال ہوا ہر ذبح کے وقت نہ تناول گوشت۔ گوشت کھانا۔ چونکہ اس صورت میں یہ مردہ کی جانب سے صدقہ واجب

ہوگا۔ نہایت دیکھنا ضروری ہے کہ جانور کسی دوسری جانب سے بدن اس کے کھانے کے قربان کر دے تو اس کی قربانی ناجائز ہوگی نہ استعانت۔ مرد۔ اگرچہ یہی سوازیں

کی طرح حقیقی زحید کا کافی ہو۔ یا ان کتاب کی طرح زحید کا کافی ہو۔ اگرچہ ان کی زحید حقیقی زحید نہیں ہے۔

تسمیہ۔ از شرائط ذابح ایں است کہ صاحب توحید باشد اعتقاد ہم جو اہل اسلام

ذابح ذبح کرنے والے کی شرائط ہیں سے ہے کہ مسلمان کی طرح اہل توحید ہو یا اہل کتاب کی مانند

دارو یا از دوسرے دعویٰ مثل اہل کتاب باشد و واقف باشد بہ تسمیہ و ذبیحہ یعنی بداند

توحید کا دھیرا ہو اور بسم اللہ اور ذبح کرنے کے طریقہ سے واقف

کہ بہ تسمیہ حلال می شود وقت در باشد بہ بریدن رگب مرد باشد یا زن صبی

ہو یعنی بہ جانت ہو کہ بسم اللہ سے سب لڑ حلال ہو جاتا ہے اور رگیں کاٹنے پر قاعدہ ہو خواہ مرد ہو یا

باشد یا مجنون اقلق باشد یا مخمور و حمر کے نمی داند تسمیہ و ذبیحہ را پس ذبیحہ

حوریت بچہ ہو یا دیوانہ چر مستون ہو یا خستہ شدہ اور جو قصص تسمیہ (بسم اللہ) اور ذبح کرنے کے طریقہ

او حلال نیست و اہل کتاب ذمی باشد یا عربی اگر نام خدا وقت ذبح بگردد و

سے آگاہ نہ ہو اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور اہل کتاب ذمی یا عربی (دار الحسد کا باشندہ) اگر اللہ کا نام بہ وقت ذبح

نام حضرت عزیر و عیسیٰ علیہما السلام بر زبان نیاورد جائز است ذبیحہ او و الا لا۔

لے (بسم اللہ پڑھے) اور حضرت عزیر و حضرت عیسیٰ کا نام زبان پر نہ لائے تو اس کا ذبیحہ جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ اگر قبل غلطانیدن اضحیہ یا بعد ذبح بگوید اللہم تقبل منی

اگر قرانی کے ہاتھ کرنا لے سے قبل یا ذبح کے بعد کہے (اے اللہ! میری یہ قربانی فلاں کی طرف سے

فلاں جائز است اما در حالت ذبح مکروہ است زیرا کہ شرط ذبح ایں است کہ صرف

تہول واجب نہ ہے لیکن ذبح کرتے ہوئے مکروہ ہے۔ کیونکہ ذبح کی شرط صرف تسمیہ کہنا ہے جو دعا کے

تسمیہ گوید خالی از معنی دعا حشی کہ اگر گوید وقت ذبح اللہم اغفر لی حلال نمی شود و اگر

معنی سے خالی ہو حتیٰ کہ اگر کرنی ذبح کے وقت کے اصرار غفلت از ذبیحہ حلال نہ ہوگا اور اگر

عطسہ گوید الحمد للہ و ارادۃ تسمیہ کند صحیح نیست بروایت اصح و اگر بجائے بسم اللہ

اگر چیکر آئے پر الحمد للہ کہے اور اس سے تسمیہ کا ارادہ کرے تو زیادہ صحیح روایت کے مطابق درست نہیں اور اگر

الحمد للہ و سبحان اللہ گوید و ارادۃ تسمیہ کند صحیح است و آنچه مشہور است

بسم اللہ کی بجائے الحمد للہ اور سبحان اللہ کہے اور تسمیہ کا ارادہ کرے تو صحیح ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ

کہ می گویند بسم اللہ و اللہ اکبر منقول است از ابن عباس۔

بسم اللہ و اللہ اکبر کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

لے میں۔ بچہ۔ اقلق۔ جس کی عقل نہ ہوتی ہو۔ ذمی۔ جو غیر مسلمان یا کافر کے ساتھ نہ رہتا ہو۔ قرآن۔ جو دار الحرب کا رہنے والا ہے نہ حبشہ

است یعنی ذبح کے وقت محض بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔ دعا پڑھنے یا بعد میں مانگنی چاہئے۔ حلال نمی شود۔ اس لیے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے لئے

اللہ کا نام نہیں لیتے۔ عطسہ۔ چھیک۔ نہ صحیح است۔ چونکہ اللہ کا نام لیتا۔

تنبیہ۔ موضع ذبح میان حلق و لبہ است و ذبح عبارت است از بریدن رگہا کہ

ذبح کی جگہ حلق اور سینہ کے درمیان ہے اور ذبح سے مراد گلے کی ہلاتی اور پچھے چڑنے کے

در جانب بالائے گلو و زیر فک اسفل است و رگہائے کہ بریدن آں شرط است

پچھے رگوں کا کاٹنا اور وہ رگیں جن کا کاٹنا (مسمیت ذبح) کے لئے شرط ہے

چہار اند۔ اول حلقوم دوم مری کہ بفارسی آں را سُرخ رودہ می گویند و سوم و چہارم ہر دو

چہار ہیں اول حلقوم (سانس کی آمد و رفت کی نالی) دوسری مری (جس کے ذریعے کھانا پانی جاتا ہے) فارسی میں اسے

شہرگ و ایں ثابت است بہ حدیث و نزد شافعی اگر حلقوم و مری بالکل بریدہ شد

سُرخ رودہ کہنے میں تیسری اور چوتھی دونوں شہرگ یہ حدیث سے ثابت ہے۔ امام شافعی اس کے نزدیک اگر حلقوم اور مری بالکل کٹ گئی

حلال است و الا لا و نزد امام ابی حنیفہ اگر سہ رگہائیں چہار ہر کہ ام کہ بریدہ شود

ہوں تو ذبیحہ حلال ہے ورنہ نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان چار رگوں میں سے کوئی سی بھی تین رگیں کٹ جائیں تو

حلال است و نزد امام محمد اگر اکثر ہر رگ بریدہ شود و نحر عبارت است از بریدن رگہا کہ

ذبیحہ حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر ہر رگ کا اکثر حصہ کٹ جائے تو ذبیحہ حلال ہے غرض مراد ان رگوں کا کاٹنا

پائین گلو و نزدیک سینہ شتر واقع است و ذبح در گاو و گوسفند مستحب است و

ہے جو اونٹ کے گلے کے پچھلے کی جانب اور سینہ سے قریب ہوتی ہیں گائے اور بکری وغیرہ کو ریشاک ذبح کرنا اور اونٹ کا غرضتیبہ

نحر در شتر و مکروہ است نحر در آں ہر دو و ذبح در شتر۔ مسئلہ اگر قصۃ اتمیہ در

گائے اور بکری وغیرہ کا نحر اور اونٹ کا ذبح (ریشاک ذبح) مکروہ ہے۔ ذبح میں اگر قصۃ اتمیہ نہ لگ

ذبح ترک کند ذبیحہ حرام است و اگر سہوا ترک شود حلال است و نزد امام شافعی در ہر دو صورت

کوڑے تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر بھول کر چھوٹ جائے تو ذبیحہ حلال ہے اور امام شافعی کے نزدیک دونوں صورتوں

حلال است و نزد امام مالک در ہر دو صورت حرام و مسلمان و اہل کتاب در ترک تسمیہ برابر اند۔

میں حلال ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں حرام اور مسلمان اور اہل کتاب ترک تسمیہ میں برابر ہیں۔

مسئلہ۔ اگر دو کس غلطی کنند بایں طور کہ یکے سے بانی دیگر را ذبح نماید جب از است

اگر دو افراد سے اس طرح کی غلطی سرزد ہو کہ ایک دوسرے کے قربانی کے جانور کو ذبح کر دے تو جائز ہے اور

و ادائی شود از ہر دو و بر بیچ کس تاوان لازم نیاید بلکہ خواہ گرفت ہر کس

قربانی ادا ہو جاتی ہے اور دونوں میں سے کسی پر تاوان لازم نہیں آتا بلکہ ان میں سے ہر ایک کو اپنی قربانی کا ذبح شدہ جانور

لے لیتا۔ حلقوم کے پچھلے کا گٹھا۔ ٹکٹہ مغل۔ تھلا جزا حلقوم۔ سانس کی نالی۔ مری۔ کھانا جانے کی نالی۔ دوشہرگ۔ جو خون کی نالیوں ہیں۔ درکن ہر دو۔ یعنی گائے بکری

لے قصداً۔ جان بوجھ کر۔ سہواً۔ بھول کر۔ درپردہ صورت۔ یعنی بسم اللہ جان کر پڑھنا یا بھولے سے نہ پڑھنا۔

اضحیٰ خود را نزد علمائے ماحضہ اللہ علیہم

ہمارے مسئلہ روز اللہ علیہم کے نزدیک چاہیے

مسئلہ اگر بعد ذبح یکے گوشت قربانی دیگر را بخورد و بعد شش واضح گردد پس لائق

اگر ذبح کے بعد ایک شخص دوسرے کے قربانی کے گوشت کو کھائے اور بعد میں پتہ چلے تو مناسب یہ

است کہ حلال گرداند یکے مرد دیگرے را و اگر نزاع و خصومت نماید پس تاوان قیمت

ہے کہ ایک دوسرے کے لئے حلال کر دے (اور کھائے کی اجازت دے) اگر بھڑکے اور قربانی کی قربت آئے تو گوشت کی قیمت

گوشت بگیرند و تصدق نمایند و ہمیں حکم است اگر تلف کند گوشت

کا تاوان لے کر صدقہ کر دیں اور یہی حکم دوسرے کے قربانی کے گوشت کو تلف کر دینے

قربانی دیگر را۔

کی صورت میں ہے

مسئلہ اگر کسی اضحیٰ خود را با عانت دیگر ذبح نماید پس واجب است تسمیہ بر

کوئی شخص اپنے قربانی کے جانور کو دوسرے کی مدد سے ذبح کرے تو تسمیہ (مددگار) اور ذبح کرے (دوسرے)

معین و ذابح و اگر یکے ازاں ہم ترک نماید حرام گردد کذا فی الدر المختار و حشرنا لمفتیین۔

پر تسمیہ واجب ہے اگر ان میں ایک ترک کر دے گا تو ذبح حرام ہو جائے گا۔ در مختار اور غررہ لمفتیین میں اسی طرح ہے۔

مسئلہ اگر کسی امر کند دیگرے را برائے ذبح و او ذبح کند و ظاہر نماید کہ من تسمیہ

کوئی شخص دوسرے کو ذبح کرنے کا حکم کرے اور وہ ذبح کر دے اور ظاہر کر دے کہ میں نے عمداً تسمیہ ترک

عمداً ترک کردہ ام پس قیمت اضحیٰ بر ماورد لازم آید اگر ایام نحر باقی باشد دیگر خریدہ

کر دیا تو قربانی کے جانور کی قیمت ماورد اور ذبح کے لئے مقرر شخص پر لازم آئے گی اگر قربانی کے دن باقی ہوں تو

ذبح کند و تصدق نماید و بیچ از گوشت آن نخورد و اگر ایام نحر باقی نباشد قیمتش

دوسرا جانور جس پر ذبح کر کے صدقہ کر دے اور اس کے ذبح کردہ میں سے کچھ گوشت بھی دکھائے اور اگر

تصدق بر منقراء نماید۔

قربانی کے دن باقی نہ ہو تو اس کی قیمت فقرا و بر صدقہ کر دے۔

مسئلہ اگر نہ پتہ زائیدہ اضحیٰ قبل ذبح پس ذبح کردہ شود و نزد بعضی بلا ذبح

اگر قربانی کے جانور کے ذبح کرنے سے قبل مجسمہ پیدا ہو تو اسے بھی ذبح کر دیا جائے اور بعض کے نزدیک۔

نہ اضحیٰ خود را۔ یعنی ذبح شدہ کو نہ حلال گردانے۔ یعنی ایک دوسرے سے معاف کر لے۔ تصدق نماید۔ یعنی قربانی کے گوشت کا تاوان ہے۔ معین۔ مددگار۔

ذابح۔ ذبح کرنے والا۔ ظاہر نماید۔ یعنی اقرار کرے۔ آخر جس نے ذبح کیا ہے۔ ذبح کردہ شود۔ چونکہ یہی قربانی کا جزو ہے۔

تصق کردہ شود و مکروہ است ذبح شاة حاملہ کہ قریب الولادة است و اگر جنین مردہ یافتہ

ذبح کنے بغیر صدقہ کر دیا جائے حاملہ قریب الولادة بکری کو ذبح کرنا مکروہ ہے اور اگر قربانی کے جانور

شود در شکم اضغیہ پس حلال نیست مردہ اشہ یا نہ نزد امام ابی حنیفہ و نزد صاحبین

کے بیٹ میں مردہ بچہ ملے تو وہ حلال نہیں ہے اس بچہ کے بل اگل آئے ہوں یا نہ آئے ہوں امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہا

و شافعی اگر تمام شدہ باشد خلقت آں حلال است۔

حکم ہے امام ابو حنیفہ امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک اگر بچہ پورا ہو چکا ہو اور تخلیق اعضاء وغیرہ میں کی نہ ہو تو حلال ہے۔

مسئلہ۔ اگر غضب کند کسے گو سفندے را و تبرانی نماید از نفس خود حبانز است

اگر کوئی شخص کسی کی بکری غضب کے تبرانی کر دے تو اپنی طرف سے حبانز ہے اور

و ضمان قیمتش لازم و ہمیں است حکم مرہونہ و مشترکہ و اگر امانت سپرد کسے گو سفندے

اُس کی قیمت کا ضمان لازم ہوگا یہی حکم دہن دہی ہوتا اور مشترکہ کا ہے اور اگر کسی نے کسی شخص کے پاس بکری بیع

را پس ذبح کند آں را امانت دار کافی نیست و ہمیں است حکم عاریت۔

امانت دہ دی اور امانت رکھنے والے نے اسے ذبح کر دیا تو کافی نہیں ہے اور یہی حکم عاریت کا ہے اگر دہان کے واسطے ہلکے لہو پر ذبح کرے

مسئلہ۔ مثلاً ذید خرید کرد گو سفندے را از عمرو و ذبح کرد آں را بعد ازاں مستحق آں

مسئلہ ذید نے عمرو سے بکری خرید کر ذبح کر دی اس کے بعد اس کے حقدار بکر کا پشہ چلا

ظاہر شد بکر پس اگر بکر اجازت بہ بیع آں بدہ حبانز شد و الا لا۔

پس اگر بکر اس کے بیع کی اجازت دے تو تبرانی حبانز ہو جاتی دہ نہیں

مسئلہ۔ اگر خرید نمودند کس سے بخش یکے ازاں بہ قیمت وہ درم و دوم بقیمت بست

اگر تیس آدمیوں نے تین بکریاں قربانی کی تھیں سے طریق ان میں سے ایک کی قیمت دس درم اور دوسری کی تیس

درم و سوم بقیمت سی درم بعد ازاں چنان اختلاط واقع شد کہ کسے ازاںہا

اور ہمیں کی تیس درم ہو اس کے بعد وہ ایسی مخلوط ہوئیں کہ ان میں کوئی اپنے تبرانی کے حبانز (بکری)

قریب الولادة جس کو لینے کا وقت قریب ہے جنین۔ وہ بچہ ہو بیٹ میں ہے۔ مردہ اشہ یا نہ۔ یعنی اس کے بل اگلے ہوں یا نہ اگلے ہوں خلقت۔ بدن کے اعضاء

و ضمان۔ امانت دہ دی۔ امانت۔ جو کو امانت کا کسی خود بھی ہلکے نہیں ہو سکتا مستحق امانت کا ہے اگر وہ بکری ہو کہ وہ بکری دراصل عمرو کی تھی بلکہ اس شخص

کی تھی۔ جائز شد۔ چونکہ اس کو عمرو کا چنانکہ فضولی کا چنانکہ جو ایک کی اجازت پر موقوف تھے اگر خرید نمودند یعنی تین آدمیوں نے خلقت قیمت کی تین بکریاں قربانی کی تھیں

سے خرید کر۔ پھر وہ اس طرح مل گئیں کہ ان بکریوں میں باہمی امتیاز نہ ہو اور اگر ایک بکری کی قربانی درست ہو جائے گی اور یہ مناسب ہوگا کہ مردہ شخص

جس کی بکری کی قیمت کم از کم قیمت والی بکری سے زیادہ تھی اس قدر وہ بے خیرات کر دے جس قدر کم از کم قیمت والی بکری اور اس کی خرید کردہ بکری کی قیمت میں فرق ہے

اس لئے کہ یہ اصل پر ہو گیا ہے کہ اس نے وہ بکری قربان کی جو سب سے کم قیمت کی تھی حالانکہ اس پر اس بکری کی قیمت واجب ہو گئی تھی جو اس نے خرید لی تھی۔ ان اگر بکر ایک

نے دس درم کو اپنی بکری کی قربانی کی اجازت دے دی تھی تو پھر صدقہ کن ضروری نہ ہوگا اس لئے کہ اس کی بکری اگر اس کے اخص بھی قربان ہوئی ہوگی تو وہ صدقہ کے باعث اس

کی اجازت سے قربان ہوئی ہوگی لہذا وہ اس کی جانب سے بھی جائز ہے۔

اضحیہ خود را شناختن نمی تواند لهذا با ہم تجویز کرده یک یک گوسفند قربانی کردند
 کہ نہ ہنمان سکا بسنا آپس میں یہ تجویز ہون ایک ایک کی بوی کی قربانی کرنے
 پس رواست این قربانی و لازم است کہ مالک سی دم بہ بست دم و مالک بست
 تو یہ قربانی جب تک ہے اور لازم ہے کہ بیس دم کا مالک بیس دم اور بیس دم کا مالک
 دم بدہ دم تصدق نماید و مالک دم بیچ تصدق نہ نماید و اگر اجازت دادیکے از انہا بہ صد
 دس دم صدقہ کرے اور دس دم کا مالک کچھ صدقہ نہ کرے اور اگر ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو
 خود پس کفایت کند و بیچ لازم نہ۔

قربانی کی اجازت دی ہو تو کافی ہے اور کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر ذبح کنند کسے بہ ناخن و دندان و شاخ کہ از مواضع خود ہا بر کندہ باشد
 اگر کوئی شخص ناخن اور دانت اور سینگ سے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ سے لگاؤ

مکروہ است الا خوردن آں مضائقہ ندارد و نزدیک فحی حرام است و بہ ناخن
 یا گیاہ بزناح کرے تو مکروہ ہے مگر اس ذبح کے کھانے میں مضائقہ نہیں اور امام شافعی کے نزدیک حرام ہے اور ایسا ناخن چے
 غیر منزوع حرام است بالاتفاق زیرا کہ حکم منخنقہ دارد۔

اگر ناکہ گیاہ اس سے ذبح کرنا بالاتفاق حرام ہے اس لیے کہ یہ ذبح اس کے حکم میں ہوگا جسے لاکھنٹ کر مار دیا گیا ہو

مسئلہ جائز است ذبح بہ پوست نے و سنگ تیز و بہ ہر چیز یک تیز باشد و
 بائس صبیہ اور تیز (دھار دار) پتھر اور ہر تیسر (دھار دار) چیز سے

بریدہ رکھا و جاری کنند خون۔

رہیں کاٹ دے اور خون جاری کر دے ذبح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ مستحب است کہ ذابح اولاً تیز کند کارڈ را و مکروہ است کہ اول بخلطاند
 اور مستحب ہے کہ ذبح کرنے والا آؤق پھری ذبح کرنے کا آؤق تیز کرے۔ دیکھ بوی کو ذبح کے لئے

گوسفند را و بعد ازاں تیز نماید کار و خود را و مکروہ است جدا کردن سر
 ہٹ کر بعد میں پھری تیسر کرنا مکروہ ہے سر پیٹھ کرنا اور (ذبح کرتے ہوئے) پھری حرام معنی ہٹ

در سانیدن کار و تا حرام مغزو مکروہ است آنکہ بگیرد پائے گوسفند را

پہنچا مکروہ ہے بکریوں و خسیہ کے پاؤں پھو کر ذبح تک بھیج کرے

بہر گندہ باشد یعنی ناخن اٹکی۔ دانت منہ سے بیس گندہ سے لکھا ہوا ہو۔ غیر منزوع۔ جو لکھا ہوا نہ ہو۔ منخنقہ۔ وہ جانور جس کا لاکھنٹ کر مارا ہو ہر راستہ
 بائس کی بھی لکھا۔ یعنی جس آؤق سے ذبح کرتے ہیں۔ حرام منزوع۔ جو معلوم سے پیچے ہوئے۔ بکشتہ آؤق یا غریبیکہ ہر وہ فعل مکروہ ہے جس کی ذبح میں ضرورت ہو۔
 اور جانور کے لئے تکلیف رسان ہو۔ اضطراب رزق۔ تقا۔ کدی یا کم تکلیف۔

آنرا تا موضع ذبح و آل کہ بہ شکنجہ گردن ذبیحہ را یا بکشہ پوست آل را پیش

جانا مکروہ ہے اور ذبیحہ کے تڑپ کر پھرنے سے پہلے گردن توڑنا یا کھال کھینچنا مکروہ ہے کھال کے

ازانکہ از اضطراب ساکن شود و مکروہ است ذبح از قفا بلکہ اگر بمیرد گو سفند

بیچہ سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اگر بجری رہیں گھنے سے قبل

پیش از بریدن رگہا حرام است۔

ای مرہائے تر حرام ہے۔

تنبیہ۔ کلیہً ایں آنست کہ ہر چیز کہ در آل الم و تعذیب است و بآں حاجت

قائدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو باعث تحلیف و رنج ہو اور اس کی ضرورت نہ ہو

و در باب ذبح مکروہ است۔

ذبح کے سلسلے میں (اس کا ارتکاب) مکروہ ہے۔

مسئلہ ہر جانور سے کہ مانوس است از انسان و رم نہ می کند پس طہریق ذبح آل

ہر وہ جانور جو انسان سے مانوس ہو اور وحشت زدہ ہو کہ بھاگت نہ ہو اس کے ذبح کا

بریدن رگہا مذکور است و ہر جانور سے کہ وحشت دارد انسان و رم و گریزی کند

طریق مذکورہ رگوں کو کاٹنا ہے اور ہر وہ جانور جو انسان سے وحشت زدہ ہو کہ بھاگے اور بچے تو اس کا ذبح

پس طریق ذبح آل اینست کہ پے زند آل را و زخمی کند و مروی از امام محمد کہ اگر گو سفند

کند کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو عاجز اور مجروح کرے امام محمد سے منقول ہے کہ اگر بجری جنگل کو بھاگ جائے تو

رم کند یہ صحرا پس ذبح اضطراری آل جائز است و اگر رم کند میان شہر پس

ذبح اضطراری (مجروح و عاجز نہ کر دینا) جائز ہے اور شہر کے درمیان بھاگے تو ذبح اضطراری

جائز نیست ذبح اضطراری و در گاؤں و شتر صحرا و شہر ہر دو برابر است۔

جائز نہیں اور گائے اور اونٹ کا جنگل اور شہر دونوں میں حکم یکساں ہے

مسئلہ مکروہ است سوار شدن بر شتر قربانی و اجارہ دادن آل و دوشیدن شیر

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا اور اجرت پر دینا اور اونٹنی کا دودھ دوہنا اور اس کی آؤں

آل و بریدن پشم آل بنا بر انتفاع۔

بیچ کی منشا کاٹ مکروہ ہے

لہذا اگر کسی کو وحشت نہیں آتا۔ بچہ زندہ یعنی عاجز رہے وقت درگاہ سے زخمی نہ ہو۔ یعنی بدن کے کسی حصہ کو دھار دار آل سے بھاڑ کر زخمی کر دے

میان شہر۔ ہر گز اس کا پھلنا ممکن نہ ہوگا۔ لہذا ذاکہ اضطراری جب زندہ ہوگا۔ ہتھکڑیاں۔ آبدی اور جھل، چونکہ اس کا قابو نہیں کیا بہر صورت

و شتر ہر دو ہے۔

مسئلہ جائز است صاحب قربانی را کہ بخورد گوشت و ذخیرہ کند یا بخوراند حر کے را

قربانی کرنے والے کے لئے گوشت کھانا اور ذخیرہ کرنا اور بلا اختیار غنی (غلام) یا فقیر

کہ خواہ غنی باشد یا فقیر و مستحب است کہ صدقہ از ثلث کم نہ کند مگر

سب کو کھانا جائز ہے مستحب ہے کہ تھانے سے کم گوشت صدقہ دے لیکن صاحب چال جو تو کم صدقہ

آنکو صاحب عیال باشد۔

کرنے میں بھی مصلحت نہ تھیں

مسئلہ جائز است کہ تصدق کند پوست قربانی را یا جراب و غربیل و مشک

جائز ہے کہ قربانی کا مکمل کا صدقہ کرے یا منہ سے ڈول و مشک و غیرہ اور کمر میں کم آٹے والے

و غیرہ چیزیکہ بکار خانہ دارمی آید طیار سازد و یا تبدیل کند بچیزیکہ بذات آل

کوتی چیز دیگر تیار کرے یا معاوضہ میں ایسی چیز لے کہ اسے اس سے

بلا استہلاک آل انتفاع ممکن باشد مثل پارچہ و موزہ و غیرہ نہ کہ سرکہ و آرد و مصلح

انتفاع ممکن ہو مثلاً پھل اور موزہ و غیرہ نہ کہ سرکہ اور آٹا اور

گوشت و غیرہ کہ اشیائے مستهلكہ اند و اینست حکم گوشت اضحیہ۔

گوشت کے معالے و غیرہ کہ نف ہذیرہ چیزیں ہیں اور انہیں بانی رکھ کر نفع اٹھانا ممکن نہیں قربانی کے گوشت کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ جائز نیست فردختن گوشت و پوست اضحیہ بدرابہم و دنانیر زیرا کہ

قربانی کا گوشت اور قربانی کے جانور کی مکمل درہوں اور دین داروں میں فروخت کرنا جائز نہیں اس لیے

ایں گونہ تصرف بہ قصد تمول می باشد و ایں در مال وقف جائز نیست۔

کہ یہ تصرف ایک طرح سے مال دار بننے کی غرض سے ہے اور یہ مال وقف میں جائز نہیں۔

مسئلہ اگر قربانی کردہ شود از مال صبی پس بخورد از اں صغیر و ذخیرہ کردہ شود گوشت

اگر بچہ کے مال سے قربانی کی جائے تو وہ بچہ اس میں سے کھائے اور اس کا گوشت نقد ضرورت و غیرہ

بقدر حاجت او و از مابقی پارچہ و موزہ و غیرہ تبدیل کردہ شود نہ باشیائے مستهلكہ

کے (دکھانے کے رکھے) اور بانی ماندہ سے بچے اور موزے و غیرہ تبدیل کرے۔ بانی جو بچے والی چیزیں مستحق ہے

بچہ جو آرد و سرکہ و شیرینی۔

اور سرکہ اور شیرینی سے تبادلہ نہ کیا جائے

لے صاحب عیال یعنی اس قدر ہر گز نہ ہو کہ ایک دو تین گوشت کافی نہ ہو بلکہ بجاغیرہ داری یعنی وہ چیزیں جو ہر کی ضرورت میں کام آتی ہیں۔ تبدیل نہ کرے یعنی ایسی چیزیں نہ

میں سے کھائے جس کو بانی نہ لے لیا ہو۔ جیسا کہ بچے و غیرہ اس چیز سے تبادلہ میں کیا جاسکتا جس کو بانی کے نفع اٹھایا جاسکتا ہو جیسے کہ کھانے کے پینے کی چیزیں

تو ان مالداران صغیر وہ بچہ جس کی حاجت قربانی کی ہے نہ۔ یعنی ایسی چیز سے تبادلہ کیا جائے جس کو بانی نہ لے لیا ہو بلکہ بچہ جو آرد و سرکہ و شیرینی۔

مسئلہ اگر بفروشد کسے گوشت یا پوست اضحیہ را بدر اہم یا تبدیل کند از سرکہ

اگر کوئی شخص گوشت یا قربانی کے جانور کی کھال در اہم کے بدلے بیچ دے یا سرکہ وغیرہ سے

وغیرہ پس واجب است کہ تصدق کند قیمت آل را۔

بدلے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے

مسئلہ جائز نیست کہ چیزے از اضحیہ بہ اجرت قصاب دادہ شود چنانچہ در عوام

قربانی کے جانور کی کسی چیز کو قصاب کو اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں ہے جیسا کہ عوام میں

رواج است کہ پوست قربانی را بقصاب عوض اجرت اومی دہند۔

رواج ہے کہ قربانی کی کھال قصاب کو کشتن کی اجرت کے طور پر دیتے ہیں۔

تمت بالخیر

چوں مسائل اضحیہ از جملہ مالا بدمنہ بود و جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس پترہ

قربانی کے مسائل سے فی الجملہ واقفیت ضروری تھی اور جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس پترہ نے

معلوم فرمایا کہ بکدام سبب در رسالہ مالا بدمنہ بیان نہ فرمود لہذا فقیر حسن

نہ معلوم کیوں رسالہ "مالا بدمنہ" میں بیان نہیں فرماتے لہذا فقیر حسن

بن حسین بن محمد العلوی الحنفی کہ از تلامذہ مولانا محمد حسن علی ہاشمی در ماہ محرم الحرام ۱۲۶۶ھ

سین بن محمد العدوی الحنفی نے کہ مولانا محمد حسن علی ہاشمی کے شاگردوں میں سے ہے

بطور تکملہ نوشتہ شامل رسالہ مالا بدمنہ نمود۔

مجموعہ احکام اسلام میں محمد کے طور پر لکھ کر رسالہ مالا بدمنہ میں شامل کر دیئے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمَوْلَانِيهِ وَلِقَائِيهِ وَمَنْ دَلَّ عَلَى ذَالِكَ وَلَيْنَ نَظَرْتِيهِ وَ

اے اللہ! اس کے عذرت اور بخش دے اور ان لوگوں کو جو اس پر ولایت کریں یا اس پر نظر کریں عاف فرما دے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ذات ہے تنہا اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَمْرُ وَاجِبُ أَجْمَعِينَ هـ

صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں رفتہ رفتہ اللہ ان پر امداد کی تمام آل اور اصحاب اور انوار پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمین

اے اگر بفروشد۔ یعنی باوجود ممانعت کے اگر گوشت یا کھال فروخت کرے گا تو اس کی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اگر چیز سے تبادلہ کیا جس کو فکا کے

نفع اٹھایا جاتا ہے تو کسی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔

جائز نیست۔ یعنی قربانی کے جانور کا کوئی حصہ کسی اجرت میں نہیں دیا جاسکتا۔

رسالہ احکام عقیقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً و مُصلّیاً۔ بدانکہ عقیقہ نزد امام مالک و شافعی و احمد سنت مؤکدہ است و

عاماً و مُصلحاً۔ واضح رہے کہ امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک عقیقہ سنت مؤکدہ ہے اور

بہ روایت از امام احمد واجب و نزد امام اعظم مستحب و قول بہ بدعت بود نش افتراء است

امام احمد کی ایک روایت کی رو سے عقیقہ واجب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب۔ امام ابو حنیفہ کی طرف اس قول کی

بر امام ہم کذا فی العاجلۃ الدقیقۃ و در بخاری از سلمان ضعیفی مروی

نسبت کہ بدعت ہے امام حماد پر افتراء (من غمزت بات) ہے و العاجلۃ الدقیقۃ میں اسی طرح ہے صحیح بخاری میں حضرت سلمان ضعیفی سے

است کہ نہ مود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با طفل عقیقہ است پس

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچہ کا عقیقہ ہے پس اس کی

بریزید از جانب او خون (یعنی ذبح جانور کنید) و دفع کنید از دایدا و ہندہ

طرف سے خون بہاؤ (یعنی جب فور ذبح کرو) اور اس سے تکلیف دینے والی چیز

را (یعنی مونے سرش را تراشیدہ) و از انس بن مالک روایت است کہ آنحضرت

ذکر کرو (یعنی اس کے سر کے بال صاف کرو) اور حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت عقیقہ خود نمود و در ابو داؤد و ترمذی و نسائی از

علیہ وسلم نے نبوت کے بعد (نبوت کے بعد) اپنی عقیقہ فرمایا۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی میں

سمہ بن جذب مروی است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ مود ہر طفل

حضرت سمہ بن جذب سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ

مروءن است بہ عقیقہ ذبح کردہ شود از جانب او بروز ہفتم و نام نہادہ شود

عقیقہ کا مروءن ہے (یعنی بعض بیابان اور تکالیف اس قدر ہوتی ہیں اس کی جانب ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور نام رکھا جائے

نہ افتراء است۔ یعنی نام صاحب کی طرف غلط منسوب ہے کہ وہ عقیقہ کہ بدعت کہتے ہیں۔ غور۔ لہذا اگر بچہ میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو بچہ ہو کہ گدیہا چاہئے نہ مروءن

گودی۔ یعنی وہ بچہ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو۔ والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔ لہذا اس بچہ کی مثال اس چیز کی سی ہوتی جو کسی کے پاس گروی پڑی ہو اور مالک اس

سے کوئی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو۔

و سرش تراشیدہ شود فرمود امام احمد کہ معنی مرہون آنست کہ چون عقیقہ طفل
اور سر کے بال صاف کئے جائیں امام احمد فرماتے ہیں مرہون کے معنی یہ ہیں کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو
نہ کردہ شود شفاعت والدین خود نخواہد کرد بروز قیامت چنانکہ شتی مرہون نفع
وہ قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا جس طرح کہ رہن رکھی ہوتی ہے جیسے
بہ مالک خود نمی دہد۔

اپنے مالک کے بچے نفع بخش نہیں ہوتے۔
مسئلہ۔ برہر کسے کہ نفقہ مولود واجب باشد اورا عقیقہ او ہم از مال خود
بر شخص یا عیال کا حشر واجب ہے اس کا عقیقہ بھی اپنے مال سے کرنا چاہئے

باید کرد نہ از مال مولود ورنہ ضامن خواہد شد و اگر پدرش محتاج باشد مادرش عقیقہ نماید اگر شیر باشد۔
نہ کہ بچہ کے مال سے ورنہ تاوان دینا ہوگا اور اگر بچہ کا باپ مفلس و محتاج ہو تو اگر استطاعت ہو تو کسی مال عقیقہ

مسئلہ۔ در ابوداؤد از ائم کمرز روایت است کہ فرمود رسول مقبول صلی اللہ علیہ
ابوداؤد میں ائم کمرز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

و سلم کہ از جانب پسر دو گوسفند ذبح کردہ شود و از جانب دختر یک گوسفند و بیج
کہ بیٹے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کی جائے۔ بکری ہو یا بکرا کسی کے ذبح کرنے

مضائق نیست کہ گوسفند نر باشد یا مادہ لہذا مختار اکثر علماء و شافعی ہمیں
ہی کوئی مضائقہ نہیں لہذا اکثر علماء امام شافعی کے نزدیک راجح یہی

است کہ از پسر دو بزد ذبح کردہ شود و نزد بعضے یک کافی است چرا کہ رسول اللہ صلی
ہے کہ لڑکے کے لیے دو بزد (بکریاں بکری) ذبح کئے جائیں اور بعض کے نزدیک ایک کافی ہے اس لئے کہ رسول اللہ

اللہ وسلم در عقیقہ امام حسن رضی اللہ عنہ یک گوسفند ذبح نموده و فرمود اے فاطمہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کر کے فرمایا اے فاطمہ

سر او تراش و بروزن مویش سیم تصدق کن پس وزن مویش یک درم
اس کے سر کے بال مونڈ کر اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی مسدقہ کر دو پس ان باتوں کا وزن ایک درم

بود یا بعض درم رواہ الترمذی و در عقیقہ ذبح گوسفند یا پیش یا دنبہ یک کالہ کامل
یا درم کے یک حصہ کے بقدر تھا (رواہ الترمذی) اور عقیقہ میں بکری یا بھیڑ یا دنبہ ہارے ایک سال کا غواہ

نہ نفقہ خرچ۔ مولود عیال
لے ضامن خواہد شد۔ یعنی اگر بچہ کامل عقیقہ میں صرف کیا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔

نمودادہ جائز است و در گاؤ و شتر شرکت تا ہفت کس جائز است بشرطیکہ
 از ہر یادہ جائز ہے اور گائے اور اونٹ میں سات تک شرکت جائز ہے مگر شرط یہ ہے
 نیت ہمہ شرکاء قربت باشد۔

کرب شرکاء کی قربت (عذائت و کرب) کی جو

مسئلہ در شرح مقدمہ امام عبد اللہ وغیرہ مرقوم است و ہی کالاً ضحیۃ یعنی
 امام عبد اللہ وغیرہ کے مقدمہ کی شرح میں لکھا ہوا ہے وحی کا ضحیتہ یعنی

حکم جانور عقیقہ مثل حکم جانور شربانی است فی سبتہا در عمر او کہ بزرگ از یک سال
 عقیقہ کے جانور کا حکم قربانی کے جانور کا سا ہے فی سبتہا اس کی عمر میں کہ بزرگ ہو جائے، بیٹھا

و گاؤ کم از دو سال و شتر کم از پنج سال نہ بود و فی جنسہا و در جنس او مثل
 سال بھر سے کم کا اور گائے دو سال سے کم کی اور اونٹ پانچ سال سے کم کا نہ ہو فی جنسہا اور اس کی جنس میں مثلاً

شتر و گاؤ و بز و میش و دنبہ و سلا متہا و سلامتی اعضاء کہ هیچ عضو او زیادہ از
 اونٹ اور گائے اور بز اور میش و سلا متہا اور اعضاء کا صحیح سالم ہونا کہ اس کا کوئی اعضاء سے زیادہ

ثلث مقطوع نباشد و فی افضلیہا و در فضیلت او کہ فرہ و تیمتی افضل است
 کمش ہونا نہ ہو و فی افضلیہا اور اس کی فضیلت میں کہ فرہ اور تیمتی ہونا افضل ہے

و الاکل منہا و در خوردن ازو کہ خوردن گوشت عقیقہ ہمہ فقیر و غنی و صاحب عقیقہ
 و الاکل منہا اور اس میں سے کھانا کہ عقیقہ کا گوشت کھانا مالدار اور مفلس اور صاحب عقیقہ اور

و والدین او را جبائز است مثل گوشت شربانی و چھین شکستن استخوانش
 والدین سب کے بچے قربانی کے گوشت کی طرح جائز ہے اور اس طرح اس کی ہڈیوں کا

جائز است و الا ہذا و الا ذلک و در ہدیہ فرسادن اگر چہ اغنیاء باشد و
 توڑنا جب تک ہے والا ہذا و الا ذلک اور یہ میں بیچنا خواہ اغنیاء کرے یا

ذخیرہ نمودن و امتناع بیعہا و در منع بیع او و التعمین بالتعمین و در مقرر شدن
 (ذخیرہ کرنا) و امتناع بیعہا اور اس کی بیع کی ممانعت میں و التعمین بالتعمین اور تعین کی نیت سے

بہ نیت تعین و اعتبار النیت و غیر ذلک و در اعتبار نیت وغیرہ۔
 معین ہو جانے میں و اعتبار النیت و غیر ذلک اور نیت کا اعتبار کرنے میں وغیرہ

لے قربت۔ ثواب۔ مرقوم لکھا ہوا۔ شکستن استخوانش۔ عوام میں یہ بات غلط مشہور ہو گئی ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیوں نہ توڑنی جائز نہیں۔
 نہ مقرر شدہ۔ یعنی اگر کوئی جانور عقیقہ کی نیت سے تعین کر لیا ہے تو اس کو کرنا ہوگا۔

مسئلہ۔ مستحب است کہ سر جانور عقیقہ بہ حجام و یک دان بہ تلبہ یعنی دانی

مستحب ہے کہ عقیقہ کے جانور کا سر (یا اور گوشت) حجام کو اور ایک دان کے بقدر گوشت اقبالہ کو یعنی دانی

جانی و یک ثلث گوشت بہ فقراء بدینہ و باقی خود خورد یا با عسرا یا احباب تقسیم

جانی کر اور ایک تمان گوشت فقراء کو دیدیں اور باقی خود کھائیں یا رشتہ داروں یا احباب میں تقسیم کر

نمائند و جلد ذبیحہ تصدق نمایند یا بہ صرف خود آرد و در زمین دفن نہ نمایند کہ تضرع مال است۔

دیں اور ذبیحہ کی کھال صدقہ کردی جائے یا اپنے مرنے والے کو مل جائے زمین میں دفن نہ کریں کہ یہ اصاحت مال ہے۔

مسئلہ۔ مومے سر مولود تراشیدہ برابر وزنش زریا سیم خیرات نماید و مودناخن اورا

بچہ کے سر کے بال منڈھ کر ان کے برابر سونا یا چاندی خیرات کریں اور بچہ کے بال اور ناخن

دفن نماید و همچنین ہمیشہ آنچه از جسم انسان از مودناخن و دندان و غیرہ جدا شود آں را

دفن کر دینے جائیں اسی طرح ہمیشہ جو کچھ انسان کے جسم سے بال ناخن داغ کے سر کے بال و ناخن اور دانت وغیرہ الگ ہوں

دفن باید کرد و بر سر مولود زعفران یا صندل بمالد۔

انہیں دفن کر دینا چاہیے اور مولود (بچہ) کے سر پر زعفران یا صندل لا جائے

مسئلہ۔ بعد ولادت ہفتم روز یا چہار دہم یا یست و یکم و بہمیں حساب یا بعد ہفت ماہ یا

بہر پیش کے بعد ساتوں دن یا ہر دو صلیب یا اکھیری دن اور اسی حساب سے یا سات ماہ یا

ہفت سال عقیقہ باید کرد الغرض رعایت عدد و ہفت بہتر است۔

سات سال کے بعد عقیقہ کرنا چاہیے الغرض سات کے عدد کی رعایت بہتر ہے

مسئلہ۔ وقت ذبح جانور عقیقہ ایں دعا بخواند اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَقِیْقَةُ ابْنِیْ فُلَانٍ

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنے وقت یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ یہ عقیقہ میرے منسلک بیٹے

دُمَہَا بِدَمِہِ وَلَحْمُہَا بِلَحْمِہَا بِلَحْمِہِ وَعَظْمُہَا بِعَظْمِہِ وَجِلْدُہَا بِجِلْدِہِ

بڑی کی طرف سے ہے اس کا خون اس کے خون کے بدلے اس کا گوشت اور ہڈیاں اس کے گوشت اور ہڈیوں کے بدلے اس کا جڑا اس کے

وَسَعَرُہَا بِسَعَرِہِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنْ النَّاسِ بَعْدَ اِنِّیْ دَجَمْتُ وَنَجَّیْ

بڑے کے بدلے اور اس کے بال اس کے بالوں کے بدلے اے اللہ اس کو میرے بیٹے کے بدلے جہنم کی آگ کا فدیہ بنا دے پھر بڑے میں اپنا رنج اس خدا کی طرف سے

لے قابو دانی جانی یعنی دانی جو کچھ ہوا ہے۔ درازیں۔ یعنی عقیقہ کے جانور کی کھال زمین میں دفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے جو شرف بڑا ہے۔ زریا سیم یعنی

سولہ پانچویں جو کچھ مقدور ہو ملے مودناخن یعنی بچہ کے سر کے بال اور ناخن زمین میں گاڑ دینے چاہئیں۔ بہمیں حساب یعنی جس میں ہفتوں کا مجموع حساب ہو سکے کہ ملے آٹھ۔

اے اللہ یہ میرے منسلک بیٹے کا عقیقہ ہے اس عقیقہ کے جانور کا خون اس بچہ کے خون کے عوض۔ اس کا گوشت اس کے گوشت کے عوض۔ اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے

عوض۔ اس کی کھال اس کی کھال کے عوض۔ اس کے بال اس کے بالوں کے عوض قربان کرتا ہوں۔ اے اللہ اس عقیقہ کو اس کے بچہ سے چھٹکارے کا فدیہ بنائے

گمہ اپنی و جنت الخ میں اپنا رنج اس خدا کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں قنوت عقیقہ پڑھوں اور میں شریکین میں سے نہیں ہوں میری

نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت، اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اس کا حکم ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ میری

لَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ صَلَاتِي

جس کے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں طبعاً ہی سے مشرکین میں سے نہیں ہوں میری نماز میری قربانی اور

وَنُفْسِي وَحَيَاتِي وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ

سب سے زندگی اور موت اور رہا عالمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی کا حکم ہے

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ نَخْوَةٌ وَسُبْحَانَكَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُنْتَ ذِي

اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ میری جانب سے ہے اور تیرے لیے ہے اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہ کر ذبح کرے

نَمَائِدٍ وَكَرْزَانٍ غَيْرِ وَالِدِ طِفْلٍ بَاثِلٍ بَجَائِ ابْنِي نَامٍ بِسَرِّهِ وَوَالِدٍ أَوْ بَكْوَيْدٍ وَكَرْزَانٍ

اور اگر ذبح کرنے والا نہ ہے گا باپ نہ ہو تو لفظ ابنی (میر چٹا) کی بجائے لڑکے اور اس کے باپ کا نام ہے اگر عقیقہ نہ ہو

بُودٍ بَجَائِ ضَامِرٍ ذِكْرٍ مَوْتٍ بَكْوَيْدٍ لَعْنَةُ اللَّهِ هَذِهِ عَقِيْقَةُ بَنِي فَلَانَةٍ دَمَهَا بِلَدِّهَا

کی جانب سے جو تو دعائی ذکر کی خبروں کے بجائے لعن کی خبریں استعمال کریں۔ یعنی اللعنه نہ ہو الخ

وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا تَاْخِرُ بَكْوَيْدٍ

آخر تک پڑے

مَسْكَةٍ بِرُكَاةٍ طِفْلٍ يَسْتَوْدُ نَافِثٍ بِرَيْدَةٍ غَسَلٍ دَاوِدَةٍ بِأَرْحَبٍ بِوَشَانَةٍ وَاز

جب بچہ پیدا ہو تو اس کی آواز کافی جائے نہلا کر کھڑے بہت میں اور

بَارِجَةٍ زَرْدٍ احْتِرَازٍ نَمَائِدٍ وَاسْتَوْنٍ اسْتِ كَمَا بَكْوَيْدٍ رَاسْتٍ اِذَانٍ وَبَكْوَيْدٍ چپ اقامت

پیلے کپڑوں کے زرد اور سفید اور مسنون ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت نماز کی

مَثَلِ اِذَانٍ وَاَقَامَتِ نَسَازٍ بَكْوَيْدٍ وَبَقْتِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ وَحَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ہر دو

اذان و اقامت کی طرح پڑھیں اور حتی علی الصلوة حتی علی الفلاح (کہتے وقت) دونوں طرف

جَانِبٍ رُوْ بَكْرٍ دَانِدٍ وَبَعْدَهُ بَكْوَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ

ذبح پھرے اور اس کے پڑھے اے اللہ میں اس کو اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ

الرَّجِيْئِ وَبَعْدَ اِذَا نَسَمًا یَّاشِیْ شِیْرٍ مِّنْ خَانِدَةٍ دُرْكَامٍ اُولَیْسَہُ وَاِیْنَ رَا تَحْنِیْکَ کُوَیْدٍ

میں دیتا ہوں اور اس کے بعد چھوڑا یا کوئی بیٹھی چیز چھوڑے اس کے نام پر لگا دی جائے اسے تحنیک کہتے ہیں

دَاوِلِیْ بَرَاۤءِ تَحْنِیْکِ تَمَاسْتِ پَسِ رَطْبِ پَسِ شَبَدِ

اور تحنیک کے لیے زیادہ بہتر چھوڑے پھر تر چیز پھر شہد

نہ نامش تریدہ۔ آواز کاٹ کر۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

نہ تحنیک۔ یعنی تلو پر کوئی چیز لگانا۔ ہم نیت۔ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے برے نام کے اثرات انسان پر پڑتے ہیں۔

مسئلہ و نام نیک مولود مقرر کنند در حدیث است کہ بہترین اسماء آل است کہ

اور محمد کا اچھا نام رکھا جائے حدیث میں ہے کہ ناموں میں بہترین نام وہ ہے کہ جس سے اظہار عبودیت

بر عبودیت دلالت کند مثل عبد اللہ و عبد الرحمن و غیرہ یا بر حمد مثل محمود و حامد و احمد

مثلاً عبد اللہ و عبد الرحمن وغیرہ یا حمد پر دلالت کرتا ہو مثلاً محمود ، حامد اور

وغیرہ یا یا اسمائے انبیاء بود مثلاً محمد ابراہیم و محمد اسماعیل و غیرہما و مروی

احمد وغیرہ یا اسماء کے ناموں میں سے ہو مثلاً محمد ابراہیم ، محمد اسماعیل وغیرہ اور حضرت

است از عبد اللہ بن عباس کہ ہر کسے را کہ سہ پسرزائیدہ شد و نام یکے باسم محمد

عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جس شخص کے تین بچے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا

نہ کرد پس تحقیق نادانی خود یعنی ثواب و برکت این ندانست و در روایت ابو نعیم

نام محمد نہ رکھے تو حقیقتاً اس نے نادانی کا اظہار کیا یعنی اس کے ثواب و برکت سے ناواقف رہا۔ اور ابو نعیم

است کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایہ کہ مراقبہ عزت و جلال خود است کہ ہرگز عذاب نخواہم

کہ روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ میں اس شخص کو ہرگز عذاب و عذاب

نہ کرد مگر راناش مثل نام تو باشد در آتش یعنی مثل نام یعینہ خدا صلی اللہ

میں مبتلا نہ کروں گا جس کا نام تیرے نام جیسا ہو یعنی نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند

علیہ وسلم مثل محمد ، احمد ، محمد علی ، احمد حسن وغیرہا واللہ اعلم و علمہ اتم ، حرر ہا

مثلاً محمد ، احمد ، محمد علی ، احمد حسن وغیرہ اور اللہ بہتر جانتا ہے اور اسی کا علم

العبد العاصی الراعی غفر اللہ القوی محمد عبد الغفار الکنوی عفا اللہ الولی عنہ و

مکمل و اکمل ہے اس کو ایک گنہگار بندے نے کہا جو امیدوار ہے کہ اللہ اس کو بخش دے جو زبردست ہے محمد عبد الغفار الکنوی اور اس

عن والدیہ و احسن الیہما والیہ فقط

کے ماں باپ اللہ درگزر فرمائے اور ان کا انجام بہتر کرے۔ آمین ثم آمین

لہ عبد اللہ و محمد الرحمن۔ چونکہ ان ناموں میں عبودیت کا اقرار ہے اس لئے یہ نام اللہ کو بہت پسند ہیں۔

برکت ہیں۔ روایات میں ہے کہ آنحضرت کے ہم نام تمام انسانوں کو خدا بخش دے گا۔

نہ مثل۔ غرضیکہ آنحضرت کا کوئی نام گرامی نام کا جو ضرور ہونا چاہیے۔

یہ خداوندی ضابطے ہیں! (النملہ ۱۳)

طرازی

شرح

سراجی

نقشِ اوّل

مولانا اشتیاق احمد صاحب درہنگوی

استاذ دارالعلوم حیدرآباد

نقشِ ثانی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الدُّرَرُ الْكَافِي

ترجمہ اردو

مِثَرُ الْكَافِي

منہض و تہذیب، مولانا محمد ظفر صاحب
از اخادات، مولانا مفتی احمد علی صاحب
فطرتانی و مقتدہ، ابن سرور محمد اویس

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار - لاہور

التَّحْقِيقُ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ

شرح اردو

مَحَقَّةِ الْقَدْرِ

دوم

شایح

حضرت ملا علی حسینی

مکتبہ رحمانیہ

اقراسٹر، غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

التَّبَيُّنُ

فِي

عِلْمِ الْقُرْآنِ

بِقَلَمِ

مُحَمَّدِ عَلِيِّ الصَّابُونِيِّ

تَطْرُفَاتِي

ابن سرور محمد اویس

تَرْجِمَهُ

آختر فتح پوری

مکتبہ رحمانیہ

اقراسنہ غزنی سٹیٹ آرڈو بازار - لاہور

اجمل الحاشی

علی

اصل الحاشی

تالیف

مولانا جمیل احمد صاحب سکریٹری ہوی مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

تکمیل الايضاح

شرح اردو

نور الايضاح

تصنیف

شیخ حسن بن علی الشرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ

شرح اردو: مولانا ابوالکلام وسیم صاحب (فاضل دیوبند)

پسند فرمودہ: حضرت مولانا وحید الزمان کیرانوی

(و) حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری

مکتب رحمانیہ

اقراسٹر-غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور